UNIVERSAL LIBRARY
OU_226011
UNIVERSAL LIBRARY

جس کتاب پر انجمن کی مُہر نہ ہوگی وہ مسروقہ سمجھی جائیگی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

اُردو میں سلسلۂ تعلیم دینیات

دینیات کا پہلا رسالہ (۱)

جسے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے

سنہ ۱۳۳۴ ہجری المقدس

علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا

رجسٹری شدہ ہے بے اجازت کوئی نہ چھاپے

دفعہ ۱۷ — تعداد جلد ۵۰۰۰ — قیمت فی جلد ۱ر ۳ پائی

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہ لاشریک لہٗ کی شان دیکھو کہ اپنی قدرت - اپنی عظمت - اپنا جلال کیسے عجیب و حیرت انگیز انقلابوں سے ظاہر کرتا ہے - چنانچہ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو بندے جو اپنی اعلےٰ درجے کی دینداری - لیاقت - فضیلت - حسن اخلاق وغیرہ خوبیوں کے باعث آج کل کی معدن علوم ہونے کی مدعی قوموں کے بھی اُستاد تھے - اُنہیں کی نسلیں آج مطلق جاہل بے ہنر محض اور اپنے سچے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے کوسوں دور ہیں - ان کی جہالت کا یہ نتیجہ ہے کہ بت پرست قومیں جن کے پاس اپنے مذہب کی کوئی عقلی اور نقلی دلیل نہیں علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں اور ہمیں اپنی بے علمی اور نالیاقتی سے ان کے جواب دینے کی بھی جرأت نہیں - عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کر سکتا ہے - وہ خاتم المرسلینؐ کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو بہتان باندھکر عام لوگوں کے سامنے سُناتے ہیں - مگر افسوس کہ ہم ان بیہودہ اور پوچ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں - یہ باتیں تو رہیں درکنار - مشن سکولوں میں ہمارے شفیع المذنبینؐ اور ہمارے دین کی نسبت وہ نالائق الفاظ ہمارے لڑکوں کی زبان سے نکلوائے جاتے ہیں جن کا سُننا بھی جائز نہیں - مگر ذلیل ہے ہماری بے غیرتی ! کہ ہم اپنے لڑکوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بند و بست نہیں کرتے - ہماری لڑکیوں کے عقائد بگاڑنے اور انہیں ناجائز آزادی سکھلانے کو کبھی روپے پیسے کا لالچ دیکر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر - کبھی دستکاری سکھانے کا وعدہ دیکر عیسائی عورتیں جن سے پردہ کرنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا مردوں سے - ہمارے گھروں میں آتی ہیں - مگر واے ہے ہماری نادانی ! کہ ہم ان نقصوں کے مٹانے اور اپنی لڑکیوں کو ان گمراہ کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے ؁

بے ہُنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا کہ جتنے رذیل پیشے ہیں وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں - چور - اُچکے - مفلس - قلاش جتنے ہیں اکثر مسلمان - بھٹیارے کنچن - بھانڈ - ڈوم کل مسلمان - اَن پڑھ - جاہل - بے ادب - گستاخ بھی ہیں تو یہی مسلمان - دنیاوی علوم کون نہیں پڑھتے ؟ اعلےٰ عہدوں پر کون ترقی نہیں کرتے ؟ اپنی جائدادیں کون بیچتے جاتے ہیں ؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان ؁

اسلام کے پاک اصولوں کی پیروی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں آئے ہوئے کچھ مدت نہیں گزری - اُن کا دل آزار مقولہ اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ ہے کہ اسلام انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے - غرض دینی و دنیوی دونو طرح کی حالت میں تو پست اور ذلیل ہو رہے ہیں - باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں اور ملکر اس حالت سے نکلنے کی بجائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے سے جدا ہیں بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی بیخ کنی کر کے اسلام کو صدمہ پہنچا رہے ہیں اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں - افسوس ! افسوس !!

مندرجہ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے ۱۸۸۴ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور قائم ہوئی جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں :-

(۱) معترضین اصول مذہب مقدس اسلام کے اعتراضوں کے جواب (تحریری یا تقریری) تہذیب کے ساتھ دینا اور اس مقدس مذہب کے اصول کی حمایت اور اشاعت کرنا (۲) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا تا کہ وہ غیر مذہب والوں کی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہیں (۳) مال زکوٰۃ یا ایسے مال سے جو اصحاب معاونین اس غرض کے واسطے عطا فرمائیں - لاوارث - مفلس - یتیم مسلمان بچوں کی پرورش اور تربیت کا انتظام کرنا اور مفلس مسلمان بچوں کی تعلیم میں حتے الوسع امداد دینا جو بسبب عدم توجہی مسلمانوں کے عموماً خراب اور آوارہ ہو جاتے ہیں اور بے نصیبی کی حالت میں نعمت اسلام سے بے نصیب رہ جاتے ہیں (۴) اہل اسلام کو اصلاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ[۱]

۲۹۷۱۳۶۲
۱-۷

تکبیر تحریمہ۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ○

ثنا۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ[۲] وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ ○

تعوذ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

تسمیہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سورۂ فاتحہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ○ اٰمِیْن ○

---

۱ سب عربی الفاظ طلبہ کو حفظ کرائے جائیں ۔ اور مسئلے سمجھا کر یاد کرائے جائیں :

۲ بعض یہ بھی پڑھتے ہیں :- اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ○ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ○ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ ○

سُورۂ اِخلاص۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○
لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

تکبیر۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○

رُکوع کی تسبیح۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ○

تسمیع۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ○

تحمید۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ[۱] ○

تکبیر۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○

سجدے کی تسبیح۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ○

تکبیر۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○

تشہد۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ○

درود۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

---

[۱] بعض اس کے بعد یہ بھی پڑھتے ہیں:۔ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

دُعا - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ ○ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ ○ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَ ارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

سلام - اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ○

دُعائے قنوت - اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ
وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ
الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ
مَنْ يَّفْجُرُكَ ○ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ
وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ

وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ○ [له]

فرضوں کے بعد کی دُعا - اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ○ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ○ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ ○

[له] بعض یہ دُعائے قنوت پڑھتے ہیں: - اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنِيْ فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ مَآ اَعْطَيْتَ وَ قِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَ لَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَ اِنَّهٗ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ○

طریق وضو

جب وضو کرنے لگو۔ قبلے کی طرف مُنہ کر کے بیٹھو۔ پہلے بسم اللہ[1] پڑھو۔ پھر دونو ہاتھ پہنچوں تک دھوؤ۔ اِس کے بعد دائیں ہاتھ سے تین دفعہ مُنہ میں پانی ڈال کر کُلّی کرو۔ کُلّی سے پہلے مسواک بھی ضرور کرو۔ مسواک نہ ہو۔ تو شہادت کی اُنگلی سے ہی دانتوں کو مل لو۔ کُلّی کے بعد تین ہی دفعہ دائیں ہاتھ سے پانی ناک میں ڈال کر اُسے صاف کرو۔ پھر تین ہی دفعہ مُنہ پر پانی ڈال کر اُسے دھوؤ۔ تین تین دفعہ دونو ہاتھ کہنیوں تک اِس طرح دھوؤ کہ پہلے دایاں پیچھے بایاں۔ پھر نیا پانی لیکر سر۔ کانوں اور گردن کا مسح[2] ایک ایک دفعہ کرو۔ اخیر میں دونو پاؤں ٹخنوں تک تین تین دفعہ اِس طرح دھوؤ کہ پہلے دایاں۔ پیچھے بایاں ؂

تیمم

پانی نہ ملے یا اُس سے ضرر کا ڈر ہو۔ تو وضو اور غُسل

---

[1] بعض بسم اللہ کی بجائے یہ پڑھتے ہیں:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْكُفْرُ بَاطِلٌ ۝

[2] طریق وضو پڑھاتے وقت ساری جماعت کے سامنے ایک لڑکے سے وضو کرایا جائے اور مسح کا طریق خصوصیت سے بتایا جائے ؂

دونو کے عوض نیت کر کے تیمّم کر لینا چاہیئے۔ اِس کی ترکیب یہ ہے۔ پہلے پاک مٹی یا ایسی چیز پر جس پر پاک مٹی ہو۔ دونو ہاتھ مار کر ایک دفعہ سارے مُنہ پر ملو۔ پھر دُوسری دفعہ مٹی یا مٹی والی چیز پر ہاتھ مار کر دونو ہاتھ کُہنیوں تک[1] ملو اور اخیر میں یہ پڑھو:۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۝

ایک حدیث میں ہے کہ اِس کے بعد یہ بھی پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۝

اذان

نماز کے پانچوں وقت مسجد میں اذان کہی جاتی ہے۔

اذان کہنے والے کو مُؤذّن کہتے ہیں۔ مُؤذّن مسجد کے جنوب مشرقی گوشے میں وضو کر کے اُونچی جگہ پر کھڑا ہو کر مُنہ قبلے کی طرف کرے اور کانوں پر شہادت کی اُنگلی رکھے اور بلند آواز سے کہے۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۝ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۝ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۝ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

---

[1] بعض کے نزدیک ایک ہی دفعہ مٹی پر ہاتھ مار کر مُنہ اور ہاتھ مل لینے کافی ہیں +

اِس کے بعد مُنہ دائیں طرف کرکے یہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ○ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ○ پھر بائیں طرف مُنہ پھیر کر یہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ○ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ○ اِس کے بعد پھر مُنہ قبلے کی طرف کرے اور یہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ○

صُبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو دفعہ کہے ٭

مسجد کے باہر بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی ہو۔ تو پہلے اذان کہہ لینی چاہیئے ٭

جب اذان کہی جائے۔ تو کھیل کود۔ کام کاج اور بات چیت کو چھوڑ کر اُسے توجہ سے سُنو اور جو لفظ اذان دینے والا کہے وُہ تُم بھی آہستگی سے دِل میں کہتے جاؤ۔ مگر جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے۔ تو تُم کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○

اذان کہے جانے کے بعد یہ دُعا پڑھو اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ

رَسُوْلًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَ الدَّرَجَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ○

پھر مسجد میں جاؤ اور نماز جماعت سے پڑھو۔ جائز ہے کہ لڑکیاں اور عورتیں گھر میں ہی نماز پڑھ لیں

نماز اور اُس کے وقت

فجر کی نماز کا وقت پو پھٹنے سے سورج نکلنے سے پہلے تک ہے اور اُس میں دو سُنّتیں اور دو فرض پڑھنے چاہئیں

ظہر کی نماز کا وقت دو پہر ڈھلنے کے بعد سے چوتھائی دن رہنے سے پہلے تک ہے۔ اِس میں چار سُنّتیں چار فرض۔ دو سُنّتیں اور دو نفل[۵] پڑھے جاتے ہیں +

عصر کی نماز کا وقت چوتھائی دِن رہنے کے بعد سے سورج ڈوبنے سے پہلے تک ہے۔ اور اُس میں چار سُنّتیں چار فرض پڑھنے چاہئیں +

مغرب کی نماز کا وقت سورج ڈوب جانے کے بعد ہے۔

---

۵ نفل نہ پڑھیں۔ تو کچھ گناہ نہیں۔ پڑھیں۔ تو ثواب ہے +

اس میں تین فرض دو سنتیں اور دو نفل پڑھا کرتے ہیں +

عشا کی نماز کا وقت تھوڑی سی رات جانے کے بعد سے فجر ہونے کے پہلے تک ہے۔ اس میں چار سنتیں چار فرض۔ دو سنتیں دو نفل۔ تین وتر اور دو نفل پڑھے جاتے ہیں +

نماز پڑھنے کا طریق

نماز کے لیئے بدن۔ کپڑا اور نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو۔ بدن ڈھانپیں۔ اگر مرد کا جسم ناف سے گھٹنوں تک عورت کا منہ ہتھیلیوں اور قدموں کے سوا بدن کا کوئی حصہ ننگا ہو جائے۔ تو نماز نہیں ہوتی +

حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام ہمیشہ کے ساتھ نماز کے فرض پڑھا کرتے تھے۔

ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ آپ کی پیروی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے +

نماز جماعت کے لیئے اذان کہی جاتی ہے کے بعد جب نمازی جمع ہو جائیں۔ تو مؤذن اجازت سے کوئی اور شخص امام کے پیچھے

قِبلے کی طرف مُنہ کرکے کھڑا ہو اور کانوں پر ہاتھ دھرے بغیر اقامت کہے۔ یعنی اذان کے اَلفاظ ذرا جلدی جلدی پڑھے۔ مگر حَیَّ عَلَی الفَلَاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو دفعہ کہہ کر باقی الفاظ کہے +

جب اقامت کہنے والا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پر پہنچے۔ تو اِمام کھڑا ہو جائے اور مُقتدی صفیں دُرست کرلیں۔ قَدْ قَامَتْ کہنے کے موقع پر اِمام قِبلے کی طرف مُنہ کرے پھر نیّت باندھ کر تکبیر تحریمہ کہتا ہُوا دونو ہاتھ کانوں[۱] تک اُٹھائے۔ اِس کے بعد ناف[۲] کے نیچے دایاں ہاتھ بائیں رکھے۔ مُقتدی بھی اِسی طرح کرے۔ پھر اِمام اور مُقتدی سب ثنا آہستہ دِل میں پڑھیں اور اِس کے تعوّذ اور تسمیہ پڑھ کر سُورۂ فاتحہ پڑھے۔ جب فاتحہ پڑھ چکے۔ تو اِمام اور مُقتدی دونو آہستگی سے اٰمین[۳] کہیں۔ سُورۂ فاتحہ کے بعد اِمام قرآن شریف

---

[۱] کاندھے تک ہاتھ اُٹھائے۔ بعض مرد بھی کاندھے [تک] اُٹھاتے ہیں +

[۲] سینے پر ہاتھ باندھے۔ بعض مرد بھی سینے پر ہاتھ [باندھتے ہیں] اور بعض ہاتھ کھُلے بھی چھوڑ دیتے ہیں +

[۳] [بعض آمین] ذرا آواز سے کہتے ہیں +

کی کوئی سورۃ یا کم سے کم ایک بڑی آیت پڑھے۔ جسے قرأت کہتے ہیں ؛

ظہر اور عصر کی نماز میں امام سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت آہستہ پڑھے۔ مگر شام۔ عشا اور فجر کی نماز میں بلند آواز سے پڑھے۔ جمعے اور عیدین کی نماز میں بھی پکار کر کہنا چاہیئے۔ مگر مقتدی اس وقت چپکے کھڑے سنا کریں۔ اس وقت سب کی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیئے ؛

قرأت کے بعد امام آواز سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں[۲] اور سب کے سب رکوع کے لئے سر جھکائیں۔ پہلے امام۔ پیچھے مقتدی۔ رکوع میں دونو گھٹنے دونو ہاتھوں سے انگلیاں کھول کر مضبوط پکڑیں اور ہاتھوں کو سیدھا رکھیں۔ سر پیٹھ کو چوتڑ کے ساتھ ہموار کریں اور سب کے سب رکوع کی تسبیح تین یا پانچ یا سات دفعہ پڑھیں۔ رکوع میں نظر پاؤں کی پیٹھ پر رہے ؛

پھر امام آواز سے تسمیع کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

---

[۱] بعض کے نزدیک الحمد مقتدی کو آہستہ پڑھنی چاہیئے ؛

[۲] بعض اس تکبیر کے وقت بھی کاندھوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں ؛

اس کے بعد ساتھ ہی مُقتدی بھی کھڑا ہو جائے۔ مگر تسمیع[۵۱] نہ کہے۔ البتّہ جب امام تسمیع کہ چُکے۔ تو آہستگی سے تحمید پڑھے۔ مگر امام کو تحمید پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ وُہ آواز سے اور اُس کے پیچھے مُقتدی آہستگی سے تکبیر کہتے ہُوئے سب سجدے میں جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت پہلے دونو گھُٹنے[۵۲] زمین پر رکھیں اس کے بعد دونو ہاتھ۔ پھر ناک اور ماتھا دونو ہاتھوں کے بیچ میں دونو ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیاں مِلی ہُوئی ہوں اور اُن کا رُخ کعبے کی طرف ہو۔ بازو۔ بغلوں سے۔ پیٹ رانوں سے۔ پنڈلیاں اور باہیں زمین سے الگ رہیں نظر ناک پر رہے اور سجدے کی تسبیح تین یا پانچ یا سات دفعہ سب کے سب آہستگی سے پڑھیں۔ پھر امام بلند آواز سے اور مُقتدی آہستگی سے تکبیر کہہ کر اُٹھ بیٹھیں[۵۳] اور ذرا آرام لے کر پھر امام بلند آواز سے اور اس کے پیچھے مُقتدی

---

[۵۱] یہ بھی ہے کہ امام اور مُقتدی دونو میں اِس طرح تسمیع و تحمید کہیں کہ امام تسمیع بلند آواز سے اور تحمید آہستہ دِل میں کہے اور مُقتدی تسمیع و تحمید دونو آہستہ کہیں۔

[۵۲] یہ بھی ہے کہ پہلے ہاتھ زمین پر رکھے۔

[۵۳] بعض کے نزدیک اِس وقت یہ دُعا پڑھنی چاہئے:- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۵

آہستگی سے تکبیر کہے اور سجدے میں جاکر پہلی دفعہ کی طرح تسبیح پڑھے۔ اس کے بعد امام بلند آواز سے اور اس کے بعد ساتھ ہی مقتدی آہستگی سے تکبیر کہ کر اٹھ کھڑا ہو۔ اٹھتے[1] وقت پہلے منہ۔ پھر دونو ہاتھ۔ پھر دونو گھٹنے اٹھانے چاہئیں ✤

پھر دوسری رکعت پہلی رکعت[2] کی طرح پڑھنی چاہئے۔ مگر ثنا اور تعوذ نہ پڑھیں۔ جب دوسری رکعت پوری کر چکیں تو دونو سجدوں کے بعد تکبیر کہ کر بیٹھ جائیں اور بیٹھتے وقت بایاں[3] پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں اور دونو پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف رہے۔ دونو ہاتھ دونو گھٹنوں پر رکھیں۔ نظر سینے پر رہے اور تشہد پڑھیں ✤

اب اگر نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہیں۔ تو تشہد پڑھ کر معمولی طور پر تکبیر کہتے ہوئے سب اٹھیں اور باقی

---

[1] بعض کے نزدیک اٹھنے سے پہلے ذرا تھوڑی دیر بیٹھنا چاہئے۔ جسے جلسۂ استراحت کہتے ہیں ✤

[2] بعض دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو کر بھی ہاتھ اٹھاتے ہیں ✤

[3] عورت دونو پاؤں بچھا کر بیٹھے۔ بعض کے نزدیک مرد کو بھی اس طرح بیٹھنا چاہئے ✤

رکعتیں بھی اِسی طرح پڑھیں۔ مگر اِن میں اِمام سُورۂ فاتحہ آہستگی سے پڑھے اور قُرآن کی کوئی اور سُورۃ یا آیت نہ پڑھے۔ سب سے آخیر رکعت میں جب تشہُّد پڑھا جائے تو اُس کے ساتھ درُود اور دُعا سب کے سب آہستگی سے پڑھیں۔ پھر اِمام بلند آواز سے اور مُقتدی آہستگی سے پہلے دائیں طرف۔ پھر بائیں طرف مُنہ کرکے سلام پھیریں ؞

اگر فرض اکیلے پڑھتے ہوں۔ تو تکبیرِ تحریمہ کہہ کر جو کُچھ اِمام پڑھتا ہے۔ سب آہستگی سے پڑھیں۔ سُنّتوں میں بھی اِسی طرح کرنا چاہیئے۔ مگر چار سُنّتوں میں آخیر کی دو رکعتوں میں بھی سُورۃ یا آیت پڑھنی چاہیئے ؞

لڑکیوں اور عورتوں کو بھی اِسی طرح نماز پڑھنی چاہیئے۔ تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونو ہاتھ کاندھوں تک اُٹھائیں۔ ہاتھ سینے پر باندھیں۔ سجدے میں پیٹ رانوں سے ملائیں۔ تشہُّد پڑھتے وقت بائیں چُوتڑ پر بیٹھیں۔ دونو پاؤں دائیں طرف نکال دیں ؞

کوشش کرنی چاہیئے کہ تمہیں قُرآن کی بہت سی سُورتیں اور آیتیں یاد ہو جائیں۔ تاکہ نماز میں وُہ پڑھ

سکو۔ جس شخص کو کوئی اور سورت یا آیت یاد نہ ہو۔ وُہ سورۂ اخلاص ہی پڑھے ⁂

اگر جماعت ہو رہی ہو۔ تو اُس کے ساتھ مِل جانا چاہیئے۔ علیٰحدہ نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ امام جس حالت میں ہو۔ اُسی میں مِل جاؤ اور جتنی نماز وُہ پڑھے۔ اُس کے ساتھ پڑھو۔ جب وُہ دائیں طرف سلام پھیرے۔ تو تُم سلام کے لئے مُنہ نہ پھیرو۔ چُپکے بیٹھے رہو۔ جب دُوسری طرف سلام پھیرے۔ تو تکبیر کہہ کر کھڑے ہو جاؤ اور باقی نماز پُوری کر لو ⁂

یہ بھی یاد رہے کہ نماز کے الفاظ کو جلدی جلدی نہیں پڑھنا چاہیئے۔ سب لفظ اچھی طرح آہستہ آہستہ سمجھ سمجھ کر پڑھنے چاہئیں۔ اور جس قدر کام نماز میں کرنے ہوتے ہیں وُہ سب بہت آہستگی سے کئے جائیں۔ اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھیں اور دِل میں خُدا کی طرف دِھیان رکھیں۔ جو کُچھ پڑھا جائے۔ اُس کے معنی معلُوم ہوں۔ تو معنوں پر دِھیان رکھیں۔ تاکہ خُدا کی بُزرگی کا خیال دِل میں پیدا ہو ⁂

فرض پڑھنے کے بعد امام اور مُقتدی کو چاہیئے کہ ایک دفعہ آیۃ الکرسی پڑھیں اور تینتیس ۳۳ دفعہ سُبحان اللہِ

تینتیس ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تینتیس ۳۳ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ دل میں آہستگی سے پڑھیں یا درود شریف کا ورد کریں اور اخیر میں دعا مانگیں۔ دعا کے لفظ امام پڑھے اور مقتدی آمین کہیں۔ الگ نماز پڑھیں۔ تو بھی فرضوں کے بعد اسی طرح ورد کریں اور دعا مانگیں۔

آیۃ الکرسی ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج وَ لَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ط وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

دعا ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط وَتُبْ عَلَیْنَآ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ

الْکٰفِرِیْنَ ○ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاهْدِنَا وَارْزُقْنَا وَعَافِنَا ○

بیمار اور مُسافر کی نماز

کِسی وقت آدمی کو نماز چھوڑنے کی اِجازت نہیں۔ جیسی حالت میں ہو۔ نماز ضرور پڑھے۔ وضو نہ ہو اور پانی نہ مِل سکے۔ تو تیمّم کرے۔ کھڑا نہ ہو سکے۔ تو بیٹھ کر پڑھے۔ بیٹھ نہ سکے۔ تو لیٹے ہی لیٹے سر کے اِشارے سے نماز ادا کرے۔ چھوڑے نہیں ٭

مُسافِر[1] سفر میں چار کی بجائے صِرف دو رکعت نماز فرض پڑھے۔ مگر جب مُقیم کے پیچھے نماز پڑھے۔ تو پُوری ادا کرے۔ جب مُسافِر اِمام ہو اور مُقتدی مُقیم۔ تو مُسافِر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے مُقتدی باقی نماز پُوری کریں ٭

جُمعے کی نماز

جُمعے کی نماز ظُہر کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ اِس دِن

[1] مُسافِر اور مُقیم کا بیان دِینیات کے دُوسرے رسالے میں ہے ٭

نہا دھوکر کپڑے بدل کر خوشبو لگانی چاہیئے۔ پھر شہر کی سب سے بڑی مسجد میں جاکر پہلے چار رکعت سنتِ جمعہ ادا کریں۔ جب خطیب خطبہ پڑھنے لگے۔ تو چپ چاپ بیٹھ کر اُسے سُنیں۔ اِس وقت کوئی نماز سنّت ہو یا نفل ہرگز نہ پڑھیں۔ خطبے کے بعد جمعے کی دو رکعت نمازِ فرض امام کے ساتھ ادا کریں۔ جس میں امام قرأت آواز سے پڑھے اس کے بعد دو یا چار رکعت سنّت اور پھر دو نفل پڑھیں مگر ہندوستان کے اکثر مسلمان احتیاطاً ظہر کے چار فرض بھی پڑھ لیتے ہیں۔ بعض نہیں بھی پڑھتے۔

عورتوں پر جمعہ واجب نہیں۔ مگر وہ پڑھ لیں۔ تو جائز ہے۔

عیدین کی نماز

عیدُ الفطر کے دن نہانا۔ دھونا۔ مسواک کرنا۔ اُجلے کپڑے پہننے اور خوشبو لگانی چاہیئے۔ پھر کچھ میٹھی چیز کھائیں۔ صدقۂ فطر[1] ادا کریں اور تکبیر کہتے ہوئے آہستہ آہستہ عیدگاہ کو جائیں۔ لوگوں کے جمع ہونے پر عید کی دو رکعت

[1] صدقۂ فطر کا بیان دینیات کے تیسرے رسالے بابِ زکوٰۃ میں ہے۔

نماز جو سنّت ہے۔ یوں پڑھنی چاہئے ٭

اِمام پہلی رکعت میں ثنا کے بعد الحمد سے پہلے تین[لہ] دفعہ آواز سے تکبیر کہ کر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے۔ مُقتدی بھی ایسا ہی کریں۔ مگر تکبیر آہستہ کہیں۔ دُوسری رکعت میں قرأت کے بعد اسی طرح تین دفعہ تکبیر کہنی چاہیئے۔ نماز پڑھ کر اِمام خُطبہ پڑھے اور سب لوگ اُسے سُنیں ٭

عیدِ اُضحےٰ بھی عیدِ فطر کی طرح ہے۔ مگر اِس میں صدقۂ فطر نہیں دِیا جاتا اور نماز سے پہلے نہ کھانا اچھّا ہے۔ عیدگاہ کو جاتے وقت تکبیر پکار کر کہیں۔ دولتمند نماز کے بعد قُربانی[ٰلہ] کریں ٭

عورتوں پر عیدین کی نماز بھی واجب نہیں۔ مگر وہ پڑھ لیں۔ تو جائز ہے ٭

تکبیر۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

عیدِ اُضحےٰ ذی الحج کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے۔ اِس مہینے میں نویں کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر

لہ بعض کے نزدیک سات دفعہ پہلی رکعت میں اور پانچ دفعہ دُوسری رکعت میں ہے٭
ٰلہ قُربانی کے مسئلے دینیات کے تیسرے رسالے باب ذبائح میں ہیں ٭

نماز فرض کے بعد آواز سے تکبیر کہنی واجب ہے +

وِتر کی نماز

وِتروں کی تیسری رکعت میں الحمد اور سُورہ کے بعد کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہنی چاہیئے۔ پھر ہاتھ باندھ کر دُعاے قُنوت[۱] پڑھ کر رکعت کو پُورا کرکے سلام[۲] پھیرنا چاہیئے +

تراویح

رمضان میں عِشا کی نماز کے بعد وِتروں سے پہلے بیس[۳] رکعت تراویح دو دو رکعت الگ الگ جماعت سے پڑھیں۔ اور ہر چار رکعت کے بعد اِتنی دیر آرام لیں۔ جتنی چار رکعت پڑھنے میں لگے +

تراویح میں سارے رمضان کے اندر قرآن کا ایک ختم کرنا سُنّت ہے۔ جب قرآن نہ پڑھا جا سکے۔ تو تراویح میں سُورتیں یا آیتیں پڑھ لیا کریں +

صِرف رمضان میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا دُرست ہے +

---

۱ بعض پندرھویں رمضان سے اخیر مہینے تک تو دُعاے قُنوت پڑھتے ہیں۔ پھر کبھی نہیں پڑھتے +
۲ بعض دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور تیسری رکعت الگ پڑھ لیتے ہیں +
۳ بعض آٹھ رکعت بھی پڑھتے ہیں +

ہر چار رکعت کے بعد جب آرام لینے کو بیٹھتے ہیں۔ تو یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ○ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ○ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ ○ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

جنازے کی نماز

کتنا ہی قریبی اور عزیز کیوں نہ ہو۔ جب مر جائے۔ تو اُس پر پُکار پُکار کر نہ روئیں۔ اُس کے مرنے پر صبر کریں۔ اُس کی لاش کو نہلا دُھلا کے کفن پہنائیں۔ پھر باہر لے جا کر اُس پر نمازِ جنازہ اِس طرح پڑھیں کہ میت کو آگے قبلے کی طرف رکھیں۔ امام اُس کے سینے کے مُقابل کھڑا ہو۔ مُقتدی کم سے کم تین صفوں میں کھڑے ہوں یا پانچ یا سات ہیں۔ غرض صفیں تعداد میں طاق ہوں۔ امام

اور نمازوں کی طرح تکبیرِ تحریمہ کہے۔ دونو ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ مگر اور تکبیروں کے وقت ہاتھ[۱] نہ اُٹھائے۔ پھر دونو ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ پڑھے۔ اِس کے بعد[۲] امام آواز سے اور مقتدی آہستگی سے تکبیر کہہ کر درود[۳] پڑھیں۔ پھر تکبیر کہہ کر دُعا پڑھیں۔ اُس کے بعد سلام پھیریں ؎

بڑی میّت کی دُعا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا ○ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ○

لڑکے کی میّت کی دُعا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ○

لڑکی کی میّت کی دُعا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ○

جب نمازِ جنازہ پڑھی جا چکے۔ تو میّت کو قبرستان میں لے جا کر دفن کر دیں ؎

---

[۱] بعض کے نزدیک اور تکبیروں کے وقت بھی ہاتھ اُٹھاتے ہیں ؎
[۲] بعض ثنا کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ آواز سے پڑھتے ہیں ؎
[۳] تشہد کے بعد کا درود ؎

تمّت

طرز معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتفاق و اتحاد کا شوق دلانا اور ان کی ترقی اور بہتری کے وسائل کو پیدا کرنا اور تقویت دینا (۵) اہل اسلام کو گورنمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی کے فوائد سے آگاہ کرنا (۶) اِن اغراض و مقاصد کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کے تقرر ماہوار رسالے کے اجرا۔ مدارس۔ کالج اور یتیم خانے کے قیام اور دیگر مناسب وسائل کو عمل میں لانا +

اِن اغراض کی تکمیل کے واسطے انجمن کی طرف سے کئی واعظ مقرر ہیں جو بیرونجات میں انجمن کے مقاصد کی اشاعت اور برادران اسلام سے انجمن کے لئے امداد طلب کرتے ہیں۔ ان کے پاس قلمی سند مثبتہ دستخط میر مجلس وسکرٹری انجمن موجود ہے + ۱۱ زنانہ مدرسے ہیں جن میں کلام اللہ اور دینی و دنیوی کتابوں کی تعلیم کے ساتھ ضروری دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے + ماہ محرم ۱۳۰۲ھ سے لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے ایک سکول لاہور میں جاری ہؤا جو یکم جنوری ۱۸۸۹ء سے مڈل کے درجے تک - یکم جنوری ۱۸۹۰ء سے انٹرنس کے درجے تک پہنچا - یکم مئی ۱۸۹۲ء سے ایف اے تک کالج بنا - یکم جون ۱۹۰۰ء سے بی اے اور یکم جون ۱۹۰۶ء سے ایم اے بھی کھل گیا ہے - اس سکول و کالج میں تین ہزار سے زیادہ طلبا دینی و دنیوی تعلیم پاتے ہیں اور یونیورسٹی کے امتحانوں میں شریک ہو کر علے العموم اچھے نمبروں پر پاس ہوتے ہیں - شروع ۱۸۹۱ء سے سکول و کالج کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے جس میں بورڈروں کی ہر طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے + ہفتہ وار جلسۂ وعظ اسلامیہ کالج و سکول میں ہوتا ہے جس میں مدرسین - پروفیسر - واعظ اور طلبا اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے بھائیوں کو مستفید کرتے ہیں + انجمن کے سابق میر مجلس خلیفہ حمید الدین صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک عربی دینی مدرسہ موسوم بمدرسہ حمیدیہ اکتوبر ۱۸۹۱ء سے کھولا گیا ہے جس میں اعلےٰ دینی تعلیم دی جاتی ہے - ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے جس میں انجمن کی کارروائی تہذیب کے ساتھ مخالفین مذہب اسلام کے جواب اور ان کے مذہب کی تردید اور مسلمانوں کی حالت کی درستی کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں + بچّوں کی تعلیم کے واسطے بہت سی کتب چھپ گئی ہیں جن میں سے اکثر اسلامیہ سکول و کالج کی تعلیم میں داخل ہونے کے سوا سارے ہندوستان کے اسلامی اور بعض سرکاری صوبجات میں اور ریاستوں کے مدارس میں مروّج ہیں - اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاءاللہ چھپتی جائینگی + مسلمانوں کے لاوارث - یتیم اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو بیکسی کی حالت میں پادریوں کے ہاتھ آجاتے تھے یتیم خانہ کھل گیا ہے - اس میں دو سَو سے زائد لڑکے اور لڑکیاں داخل ہیں جن کی خوراک و پوشاک کا نہایت معقول انتظام ہے + علاوہ ازیں بعض مفلس اور یتیم بچوں کو سکول و کالج اور مدرسہ حمیدیہ میں وظیفہ دیا جاتا ہے بعض کو فیس - چنانچہ ان سب مندرجہ بالا کاموں پر دس ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ خرچ ہوتا ہے جو بفضل خدا ہمدردان قوم کے غیر منتقن ماہواری اور یکمشت چندوں سے بصد مشکل پورا ہوتا ہے +

مندرجہ بالا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مال سے - زبان سے - قلم سے مدد کریں اور جس طرح ہو سکے ان کے پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیں تاکہ دین اور دنیا میں ان کو سُرخروئی حاصل ہوئی +

اشتہار

انجمن کے متعلق کُل معاملات میں خط وکتابت سکرٹریان انجمن کے نام کرنی چاہیئے - مگر روپیہ ہمیشہ صاحب فنانشل سکرٹری انجمن کے نام آنا چاہیئے +

المشتہران شمس الدین عبدالعزیز سکرٹریان انجمن

فہرست تالیفاتِ انجمن حمایت اسلام لاہور

نام کتاب	قیمت
کاپی سلیپ نمبر ۱ (الف)	۰/
〃 〃 نمبر ۱ (ب)	۰/
〃 〃 نمبر ۲	۰/
〃 〃 نمبر ۳	ـ/
تختہ حروف اردو جلی	ـ/
〃 〃 عربی جلی	۰/
اردو قاعدہ	۰/
اردو کی پہلی کتاب لڑکوں کے لئے	۰۱/
〃 〃 لڑکیوں 〃	۰۱/
〃 دوسری کتاب	۰۲/
〃 تیسری کتاب	۵/
〃 چوتھی کتاب	۸/
〃 پانچویں حصہ نظم	۲/
اردو میں دینیات کا پہلا رسالہ	۱/
〃 〃 دوسرا 〃	۱/
〃 〃 تیسرا 〃	۲/
صرف اردو کا ابتدائی رسالہ	۲/
فارسی کی پہلی کتاب	۱/
〃 دوسری 〃	۲/
〃 تیسری 〃	۶/
〃 چوتھی 〃	۸/
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ	۳/
فرہنگ اردو کی پہلی کتاب	۰/
〃 〃 دوسری 〃	ـ/
〃 〃 تیسری 〃	۳/
〃 〃 چوتھی 〃	۰۴/
فرہنگ فارسی کی پہلی کتاب	۱/
〃 〃 دوسری 〃	۰۲/
〃 〃 تیسری 〃	۰۳/
〃 〃 چوتھی 〃	۴/
عربی میں دینیات کی پہلی کتاب	۱/

نام کتاب	قیمت
عربی میں دینیات کی دوسری کتاب	۰۲/
〃 〃 تیسری 〃	۰۳/
〃 〃 چوتھی 〃	۰۳/
〃 〃 پانچویں 〃	۴/
منیۃ الراغب	عہ/
عوامل عربیہ	۱/
اردو خط و کتابت	۳/
انگریزی بول چال	۶/
انگریزی قاعدہ مرتبہ انجمن	ـ/
انگریزی انگلش پرائمر	۰۱/
〃 فسٹ ریڈر	۰۴/
〃 سیکنڈ ریڈر	۰۵/
〃 گرامر	۰۱/
لکچر نمبر ۳۶	۳/
لکچر نمبر ۳۸	۲/
لکچروں کا مجموعہ حصہ دوم	۳/
لکچروں کا مجموعہ	۳/
لکچر درباری	۳/
اتمام حجت	۳/
چند پند	۴/
ابن الوقت	۱۲/
مرآۃ العروس	۱۰/
بنات النعش	۱۰/
توبۃ النصوح	۱۰/
فسانۂ مبتلا الملقب بہ محصنات	۱۰/
نصاب خسرو	۰۱/
منتخب الحکایات	۴/
مبادی الحکمت	۹/
رویائے صادقہ	عہ/
بائعنبک سے الصرف	۸/

نام کتاب	قیمت
نصیحت نامہ فرجام و نامۂ پیام الملقب بموعظہ حسنہ	۱۰/
پرشین اینڈ عربک ورڈس	۸/
اینڈ پلورلز	۲/
رسالہ صابون سازی	۱۰/
شرف و شرافت	۲/
فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب	۲/
رسالہ ابطال تناسخ	۳/
تاریخ بینی	۰۲/
قول الفصیح علے فوائد المسیح	۴/
بہار نیوگ تحفۂ آریہ کو قابلہ نمبر ۳	۱/
عین الفوائد	۵/
ناصح حصہ دوم	
مفید المسلمین حصہ سی حرفی و حکایات افضل المرسلین	۲/
ارکان اسلام	۸/
باغ بہشت پنجسورہ مترجم	۲/
ضرورۃ المسلمین	۳/
مجموعہ معجزات اردو	۵/
تفسیر فیروزی پارہ عم	۱۲/
راحت المومنین فی ندامت المنکرین	۱/
شرح انوار العاشقین	۶/
رہنمائے تشخیص	عہ/
رفیق الطلبا	۵/
عربی قاعدہ مرتبہ انجمن	۰/

نوٹ - کتب فروختنی موجودہ کتب خانہ انجمن کی مکمل فہرست علیحدہ چھپی ہوئی ہے۔ انجمن سے درخواست کرنے پر مفت مل سکتی ہے اور عام کمیشن تالیفات انجمن کی بارہ روپے آٹھ آنے (۱۲/۸) فیصدی ہے۔

فرمائش بھیجنے کا پتہ:- کتب خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور

کتب خانہ انجمن کی فہرست کتب کلاں دفتر انجمن سے مفت مل سکتی ہے۔

جس کتاب پر انجمن کی مُہر نہ ہوگی وہ مسروقہ سمجھی جائیگی

ين امنوا قوا انفسكم واهليكم نارا

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

مسلمان بچوں کے واسطے

اردو میں سلسلۂ تعلیم دینیات

دینیات کا دوسرا رسالہ

جسے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے

کنز، شرح وقایہ اور دیگر معتبر کتب فقہ و حدیث سے انتخاب کر کے
ابتدائی مدرسوں کی چوتھی جماعت کے مسلمان طلبہ کے لئے تالیف کیا

سنہ ۱۳۳۳ ہجری المقدس
علے صاحبہا التحیۃ والسلام

نولکشور پریس لمیٹڈ لاہور میں چھپوایا

رجسٹری شدہ ہے بے اجازت کوئی نہ چھاپے

دفعہ ۱۳ تعداد جلد ۳۰۰۰۰ قیمت فی جلد ۲؍۹ پائی

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہ لا شریک لہٗ کی شان دیکھو کہ اپنی قدرت۔ اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز انقلابوں سے ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو بندے جو اپنی اعلیٰ درجے کی دانشمندی۔ لیاقت۔ فضیلت۔ حسن اخلاق وغیرہ خوبیوں کے باعث آج کل کی معدن علوم ہونے کی مدعی قوموں کے بھی اُستاد تھے۔ انہیں کی نسلیں آج مطلق جاہل۔ بے ہنر محض اور اپنے سچے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے کوسوں دور ہیں۔ ان کی جہالت کا یہ نتیجہ ہے کہ بت پرست قومیں جن کے پاس اپنے مذہب کی کوئی عقلی اور نقلی دلیل نہیں علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں اور ہیں اپنی بے علمی اور نالیاقتی سے ان کے جواب دینے کی بھی جرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کر سکتا ہے۔ وہ خاتم المرسلینؐ کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو بہتان باندھ کر عام لوگوں کے سامنے سُناتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان بیجا اور پوچ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔ یہ باتیں تو رہیں درکنار مشن سکولوں میں ہمارے شفیع المذنبینؐ اور ہمارے دین کی نسبت وہ نالائق الفاظ ہمارے لڑکوں کی زبان سے نکلوائے جاتے ہیں جن کا سُننا بھی جائز نہیں۔ مگر بل بے ہماری بے غیرتی! کہ ہم اپنے لڑکوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے۔ ہماری لڑکیوں کے عقائد بگاڑنے اور انہیں ناجائز آزادی سکھانے کو کبھی روپے پیسے کا لالچ دیکر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر کبھی دستکاری سکھانے کا وعدہ دیکر عیسائی عورتیں جن سے پردہ کرنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا مردوں سے۔ ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ مگر واے برے ہماری نادانی! کہ ہم ان نقصوں کے مٹانے اور اپنی لڑکیوں کو ان گمراہ کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے۔

بے ہنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا کہ جتنے رذیل پیشے ہیں وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور۔ اُچکے۔ مفلس قلاش جتنے ہیں اکثر مسلمان۔ بھٹیارے کنجن۔ بھانڈ۔ ڈوم کل مسلمان۔ اُن پڑھ۔ جاہل۔ بے ادب۔ گستاخ بھی ہیں تو یہی مسلمان۔ دنیاوی علوم کون نہیں پڑھتے؟ اعلیٰ عہدوں پر کون ترقی نہیں کرتے؟ اپنی جائدادیں کون بیچتے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان۔

اسلام کے پاک اصولوں کی پیروی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہؤا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں آئے ہوئے کچھ مدت نہیں گزری۔ اُن کا دل آزار مقولہ اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ ہے کہ اسلام انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے۔ غرض دینی و دنیوی دونو طرح کی حالت میں تو پست اور ذلیل ہو رہے ہیں۔ باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں اور ملکر اس حالت سے نکلنے کی بجائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے سے جدا ہیں بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی بیخ کنی کر کے اسلام کو صدمہ پہنچا رہے ہیں اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں۔ افسوس! افسوس!!

مندرجہ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے ۱۸۸۴ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور قائم ہوئی جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں:—

(۱) معترضین اصول مذہب مقدس اسلام کے اعتراضوں کے جواب (تحریری یا تقریری) تہذیب کے ساتھ دینا اور اس مقدس مذہب کے اصول کی حمایت اور اشاعت کرنا (۲) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا تا کہ وہ غیر مذہب والوں کی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہیں (۳) مال زکوٰۃ یا ایسے مال سے جو اصحاب معاونین اس غرض کے واسطے عطا فرماویں۔ لاوارث۔ مفلس۔ یتیم مسلمان بچوں کی پرورش اور تربیت کا انتظام کرنا اور مفلس مسلمان بچوں کی تعلیم میں حتے الوسع امداد دینا جو بسبب عدم توجہی مسلمانوں کے عموماً خراب اور آوارہ ہو جاتے ہیں اور بے بسی کی حالت میں نعمت اسلام سے بے نصیب رہ جاتے ہیں (۴) اہل اسلام کو اصلاح

پہلا باب

اخیر سیپارے کا آخری رُبع

سُورۂ قدر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿ۖ۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ﴿ؕ۲﴾
لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ﴿ؕ۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ
فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿ۙۛ۴﴾ سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

سُورۂ بیّنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ
حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۙ﴿۲﴾
فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ؕ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ
مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ
لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ
دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ
فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾
جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا
الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا
عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ ﴿۸﴾ ع

لے حفظ کرایا جائے۔

سُورۂ زِلزال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○
وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ○ بِاَنَّ
رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ○ لِّيُرَوْا
اَعْمَالَهُمْ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَ مَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○ ع

سُورۂ عادیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ○
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ○ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ○ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ
لَشَدِيْدٌ ○ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ○ وَ حُصِّلَ
مَا فِى الصُّدُوْرِ ○ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ○ ع

سُورۂ قارعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْقَارِعَةُ ○ مَا الْقَارِعَةُ ○ وَ مَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ○ يَوْمَ
يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ○ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوْشِ ○ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ○ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ
رَّاضِيَةٍ ○ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ○
وَ مَا اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ○ نَارٌ حَامِيَةٌ ○ ع

سُورۂ تکاثُر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○
ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○ ثُمَّ
لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○ ع

سُورۂ عصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○ ع

سُورۂ ہُمَزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ○ نِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ
اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ○ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ
مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ○
اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○ ع

سُورۂ فیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ○ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ
فِيْ تَضْلِيْلٍ ○ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ
بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○ ع

سورۂ قریش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ○ فَلْيَعْبُدُوْا
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ○ وَّاٰمَنَهُمْ
مِّنْ خَوْفٍ ○ ع

سورۂ ماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ
الْيَتِيْمَ ۙ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ
لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ
هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ ع

سورۂ کوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○ ع

سورۂ کافرون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ○ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○ ع

سُورۂ نصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ○ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ○
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○ ع

سُورۂ لہب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ
وَ مَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّ امْرَاَتُهٗ
حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○ ع

سُورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ
يُوْلَدْ ○ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ ع

سُورۂ فلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ
مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ ع

سُورۂ ناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ○ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○ ع

دوسرا باب

نمازؔ اور اُس کے معنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تکبیرِ تحریمہ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○

اللہ بہت بڑا ہے ۔

ثناؔ - سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ

پاک ہے تُو اے اللہ اور میں تجھے یاد کرتا (کرتی) ہوں تیری تعریف کے ساتھ

وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ○

اور برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔

ؔ لڑکیوں کو جو لفظ کہنے چاہئیں - وہ خط وحدانی میں لکھ دئے ہیں ۔

ؔ ثنا - بعض یہ پڑھتے ہیں :- اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ

اے اللہ دوری کر درمیان میرے اور درمیان

خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ○

میرے گناہوں کے جیسی تو نے دوری ڈالی ہے درمیان مشرق اور مغرب کے

اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ

اے اللہ پاک کر تو مجھے میرے گناہوں سے جیسا پاک کیا جاتا ہے

الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ○

سفید کپڑا میل کچیل سے ۔

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ

اے اللہ دھو مجھے میرے گناہوں سے پانی سے اور برف سے

وَ الْبَرَدِ ○

اور اولوں سے ۔

تعوذ - اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان راندے ہوئے سے +

تسمیہ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع نام پر اللہ بخشنے والے مہربان کے +

سورۂ فاتحہ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

سب تعریف اللہ کو جو پالنے والا ہے - سارے جہاں والوں کا

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ

بخشنے والا مہربان مالک دن قیامت کا تیری ہی ہم بندگی کرتے (کرتی) ہیں

وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○

اور تجھی سے ہم مدد مانگتے (مانگتی) ہیں - دکھا ہم کو راہ سیدھی

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

راہ اُن لوگوں کی کہ تو نے انعام کیا اُن پر - نہ اُن لوگوں کی کہ تو نے غضب کیا

عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ○ اٰمِیْنَ ○

اُن پر اور نہ گمراہوں کی - میری دُعا قبول کر +

سورۂ اخلاص - قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○

کہدے وہ اللہ ایک ہے - اللہ بے نیاز ہے -

لَمْ یَلِدْ ۵ وَ لَمْ یُوْلَدْ ○ وَ لَمْ یَکُنْ

نہیں جنا اُس نے کسی کو اور نہ جنا اُس کو کسی نے اور نہیں ہے

لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

اُس کا خویش کوئی ایک بھی +

رکوع کی تسبیح - سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ○

پاک ہے میرا پروردگار بزرگی والا +

تسمیع - سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ○

سُنی اللہ نے اُس کی بات جو اُس کی تعریف کرے +

تحمید۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۝ [1]

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے۔

سجدے کی تسبیح۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۝ [2]

پاک ہے میرا پروردگار سب سے بزرگ۔

تشہد۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوٰاتُ وَ

سب بندگیاں زبان کی اللہ کو ہیں اور سب بندگیاں بدن کی اور

الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ

سب بندگیاں پاک مال کی بھی۔ سلامتی ہو تم پر اے نبیؐ اور رحمت

اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ۝

اللہ اور اُس کی برکتیں۔ سلامتی ہو تم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ

مَیں گواہی دیتا (دیتی) ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور مَیں گواہی دیتا (دیتی) ہوں

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۝

یہ کہ محمدؐ اس کے بندے ہیں اور اُس کے رسول ہیں۔

درود۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسی

صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ

رحمت بھیجی تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر تو ہی ہے

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

تعریف کیا گیا بزرگی والا۔

---

[1] بعض اس کے بعد حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ ۝ بھی زیادہ کرتے ہیں۔
تعریف بہت پاک برکت دی گئی اس میں

[2] بعض لوگ یہ دعا دونو سجدوں کے درمیان پڑھتے ہیں:۔
رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ اَجِرْنِیْ وَ اهْدِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ ۝
اے پروردگار بخش مجھے اور رحم کر مجھ پر اور بدلہ دے مجھے اور راہ دکھا مجھ کو اور رزق دے مجھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
اے اللہ برکت دے محمدؐ کو اور محمدؐ کی آل کو جیسی برکت دی تو نے
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○
ابراہیم اور ابراہیم کی آل کو تو ہی ہے تعریف کیا گیا بزرگی والا +

دعا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
اے اللہ میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ عذاب قبر سے
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
اور میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ مسیح دجّال کی مصیبت سے
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
اور میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ زندگی کی مصیبت سے
وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
اور موت کی مصیبت سے + اے اللہ میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا
گناہوں اور قرض سے + اے اللہ میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر ظلم بڑا
وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
اور نہیں بخشتا گناہ کوئی مگر تو ہی پس بخش مجھ کو بخشش اپنی طرف سے
وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ رَبِّ اجْعَلْنِیْ
اور رحم کر مجھ پر تو ہی ہے بخشنے والا مہربان اے پروردگار تو بنا مجھے
مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ○ رَبَّنَا
قائم کرنے والا (کرنے والی) نماز کا (کی) اور میری اولاد کو بھی + اے میرے پروردگار
وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
اور قبول کر میری دُعا۔ اے ہمارے پروردگار بخش مجھے اور میرے ماں باپ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○
اور مومنوں کو اس دن کہ کیا جائیگا حساب +

سلام۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ ○

سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی بھی ÷

دُعاءِ قنوت۔ اَللّٰھُمَّ[1] اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے (مانگتی) ہیں اور

نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ

تجھ سے بخشش مانگتے (مانگتی) اور ایمان لاتے (لاتی) ہیں تجھ پر اور ہم بھروسہ کرتے (لاتی) ہیں

عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ

تجھ پر اور ہم تعریف کرتے (کرتی) ہیں تیری اچھی اور ہم شکر کرتے (کرتی) ہیں تیرا

وَ لَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ

اور ہم انکار نہیں کرتے (کرتیں) تیرا اور رد کرتے (کرتی) اور چھوڑتے (چھوڑتی) ہیں

---

[1] بعض یہ پڑھتے ہیں:۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْ مَنْ ھَدَیْتَ

اے اللہ ہدایت کر مجھے اُس شخص کے ساتھ جس کو تو نے ہدایت دی

وَ عَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ

اور آرام دے مجھ کو اُس شخص کے ساتھ جس کو تو نے آرام دیا اور دوست رکھ مجھے

فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ مَآ اَعْطَیْتَ

اُس شخص کے ساتھ جس کو تو نے دوست رکھا اور برکت دے مجھے اس میں کہ تو نے دیا

وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ

اور بچا مجھے بُرائی سے اُس کی کہ تو نے حکم کیا۔ تو ہی حکم کرتا ہے اور نہیں حکم کیا جاتا تُو

اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَ لَا یَعِزُّ مَنْ

بیشک نہیں ذلیل ہوتا ہے وہ جسے تو دوست رکھے اور نہیں عزت پاتا وہ جسے تو

عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ وَ

دشمن رکھے برکت والا ہے تو اے ہمارے پروردگار اور بلند ہے تو اور

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ ○

رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ نبی پر ÷

مَنْ یَّفْجُرُکَ ○ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ

اس کو جو نافرمانی کرے تیری - اے اللہ تیری ہی ہم بندگی کرتے (کرتی) ہیں اور تیری ہی

نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ

نماز پڑھتے (پڑھتی) ہیں اور تجھ کو ہی سجدہ کرتے (کرتی) ہیں اور تیری ہی طرف

نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا

ہم دوڑتے (دوڑتی) ہیں اور خدمت کو حاضر ہوتے (ہوتی) ہیں اور امید کرتے (کرتی) ہیں

رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ

تیری رحمت کی اور ڈرتے (ڈرتی) ہیں تیرے عذاب سے ضرور تیرا عذاب منکروں کو

مُلْحِقٌ ○

ملنے والا ہے ✤

نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ ○ تَبَارَکْتَ یَا

اے اللہ تُو ہی سلامت اور تجھ ہی سے سلامتی - برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ○

صاحب جلال اور بزرگی کے ✤

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ

اے پروردگار میرے مدد کر میری اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور

عِبَادَتِکَ ○ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ

اپنی اچھی عبادت پر ✤ اے اللہ نہیں منع کرنے والا کوئی اُس چیز سے جو تُونے دی

وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

اور نہیں کوئی دینے والا جس کو تُو نے روک لیا اور نہیں نفع کرتی بزرگی والے کو

مِنْکَ الْجَدُّ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

تجھ سے بزرگی ✤ اے اللہ میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ

مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

بزدلی سے اور میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ بخل سے

وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ

اور میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ بہت بری عمر سے اور

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ

میں پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں تیرے ساتھ دنیا کی مصیبت سے اور

عَذَابِ الْقَبْرِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا

قبر کے عذاب سے - اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمدؐ پر جس قدر

ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ ○ وَ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ذکر کیا اُس کا ذکر کرنے والوں نے - اور رحمت بھیج ہمارے سردار محمدؐ پر

كَمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ ○

جس قدر غافل ہے اس کے ذکر سے غفلت کرنے والے +

اذان

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ○

اللہ بہت بڑا ہے - میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ -

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ○

میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں یہ کہ محمدؐ رسول خدا کے ہیں - آؤ نماز کے لئے

حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ ○ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ○

آؤ بھلائی پر - نماز اچھی ہے نیند سے +

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○

نہیں پھرنا گناہ سے اور نہ قوت بندگی کی مگر اللہ سے +

لہ پوری اذان دینیات کے پہلے رسالے سے دیکھو - یہاں دوبارہ الفاظ نہیں لکھے صرف ایک ایک فقرے کے معنی لکھ دئے ہیں +

شہادت - اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک اکیلا ہے وہ نہیں

شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

ساتھی اُس کا اور میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں یہ کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ

اے اللہ صاحب اس پکار پوری اور نماز قائم کے دے تو محمدؐ کو

نِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ؕ

وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا اُسے مقام محمود پر جس کا تو نے اُسے وعدہ دیا ہے۔

اقامت - قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ؕ

کھڑی ہوئی نماز۔

تسبیح - سُبْحَانَ اللّٰهِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

پاک ہے اللہ - سب تعریف ہے اللہ کے لئے - اللہ بہت بڑا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک اکیلا - نہیں کوئی شریک اُس کا - اُس کے لئے ہے

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

ملک اور اُس کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر ایک شے پر قدرت والا ہے۔

آیۃُ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ لَا تَاْخُذُهٗ

اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جیتا ہے تھامنے والا سب کا - نہیں پکڑتی اُس کو

سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اُونگھ اور نہ نیند - اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ

کون ہے ایسا جو سفارش کرے اُس کے پاس مگر اُس کی اجازت سے - جانتا ہے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ

جو خلقت کے روبرو اور جو کچھ اُن کی پیٹھ پیچھے اور یہ نہیں گھیر سکتے

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

کچھ بھی اُس کے علم سے مگر جو وہ چاہے ۔ گھیر لیا ہے اُس کی کرسی نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

آسمانوں اور زمین کو اور نہیں تھکاتی اُس کو اُن کی حفاظت اور وہ ہے

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

سب سے بلند عظمت والا ۔

دُعا - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اے ہمارے پروردگار تو یہ قبول کر ہم سے تو ہی تو ہے سُننے والا جاننے والا ۔

وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ رَبَّنَا

اور توبہ قبول کر ہماری تو ہی تو ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان ۔ اے ہمارے پروردگار

اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

دے تو ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمیں عذاب

النَّارِ ○ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

دوزخ سے ۔ اے ہمارے پروردگار ڈال ہم پر صبر اور ثابت کر ہمارے قدم

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ رَبَّنَا لَا

اور غلبہ دے ہمیں کافروں کی قوم پر ۔ اے ہمارے پروردگار نہ

تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ

ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہمیں ہدایت دے چکا تو اور عطا کر

لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا

ہم کو اپنے ہاں سے رحمت ۔ تو ہی تو ہے عطا کرنے والا ۔ اے اللہ ہم

نَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ۔

مانگتے (مانگتی) ہیں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور عفت اور غنا ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اھْدِنَا وَ ارْزُقْنَا

اے اللہ بخش دے ہم کو اور رحمت کر ہم پر اور ہدایت دے ہمیں اور رزق دے ہم کو

وَ عَافِنَا ○

اور معاف کر ہمیں ÷

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ ○ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَ الْعَظَمَۃِ

پاک ہے مالک زمین اور آسمان کا - پاک ہے مالک عزت کا اور بزرگی کا

وَ الْھَیْبَۃِ وَ الْقُدْرَۃِ وَ الْکِبْرِیَاءِ وَ الْجَبَرُوْتِ ○ سُبْحَانَ

اور مالک ہیبت کا اور مالک قدرت کا اور مالک بزرگی کا اور مالک زبردستی کا - پاک ہے

الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَ لَا یَمُوْتُ ○ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ

بادشاہ جیتا جو نہ سوتا ہے اور نہ مرتا ہے - بڑا پاک ہے بہت بڑا پاک ہے

رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الرُّوْحِ ○

پروردگار ہمارا اور پروردگار فرشتوں اور جبرئیلؑ کا ÷

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَ نَعُوْذُ بِکَ

اے اللہ ہم مانگتے (مانگتی) ہیں تجھ سے بہشت اور پناہ مانگتے (مانگتی) ہیں تیرے ساتھ

مِنَ النَّارِ ○ یَا خَالِقَ الْجَنَّۃِ وَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا

دوزخ سے - اے بنانے والے جنت اور دوزخ کے تیری رحمت سے اے

عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ یَا رَحِیْمُ یَا جَبَّارُ

غلبے والے اے بخشنے والے اے کریم اے ڈھانپنے والے اے رحیم اے زبردست

یَا خَالِقُ یَا بَارُّ ○

اے پیدا کرنے والے اے احسان کرنے والے ÷

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ

اے اللہ بچا ہمیں دوزخ سے اے بچانے والے اے بچانے والے اے بچانے والے

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

اپنی رحمت سے اے بہت بڑے مہربان سب مہربانوں سے ÷

دعائے جنازہ

بڑی میت کے لئے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا

اے اللہ بخش دے ہمارے جیتوں کو اور ہمارے مردوں کو

وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا

اور ہمارے حاضروں کو اور ہمارے غائبوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو

وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا ○

اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو ۔

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ

اے اللہ جس کو تو جیتا رکھے ہم سے پس جیتا رکھ اُس کو اسلام پر

وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ○

اور جس کو تو مارے ہم سے پس مار تو اُس کو ایمان پر

لڑکے کے لئے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا

اے اللہ کر ہمارے لئے منزل میں پہلے پہنچکر اسباب تیار کرنے والا

وَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا

اور کر اسے ہمارے لئے اجر اور آخرت کا توشہ اور کر اُسے ہمارے لئے

شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ○

سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا ۔

لڑکی کے لئے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا

اے اللہ کر اُس کو ہمارے لئے منزل میں پہلے پہنچکر اسباب تیار کرنے والی

وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا

اور کر اُسے ہمارے لئے اجر اور آخرت کا توشہ اور کر اُسے ہمارے لئے

شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ○

سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی ۔

تیسرا باب
طہارت کے مسئلے
۱- وضو کا بیان

وضو کرنے کا طریق تو پہلے رسالے میں لکھا گیا ہے۔اب یہ بتایا جاتا ہے کہ وضو میں کس جگہ کا دھونا قرآن شریف سے ثابت ہے اور کس جگہ کے دھونے کی رسولِ خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تاکید کی ہے اور کس جگہ کے دھونے میں ثواب ہے۔اور نہ دھونے میں عذاب نہیں۔اسی میں یہ بھی بتایا جائیگا کہ وضو کس طرح ٹوٹ جاتا ہے÷

(۱) وضو کے فرائض

فرض وہ ہے جو قرآن مجید سے ایسی پکّی دلیل کے ساتھ ثابت ہو کہ جس میں شبہ نہ ہو۔اُس کے کرنے سے ثواب ہے اور بلا عذر نہ کرنے سے سخت عذاب اور اُس کے نہ ماننے سے کفر لازم آتا ہے÷

وضو میں چار فرض ہیں (۱) مُنہ دھونا پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لو تک (۲) دونو ہاتھوں کا کُہنیوں سمیت دھونا (۳) دونو پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا (۴) چوتھائی سر کا مسح[۱] کرنا÷

(۲) وضو کی سُنّتیں

سُنّت وہ ہے جس کے موافق حضرت رسولِ خدا (صلے اللہ

---

[۱] امام شافعیؒ کے نزدیک ایک دو بال کے تر ہونے سے بھی مسح ہو جاتا ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک سارے سر کا مسح فرض ہے÷

علیہ وسلّم) نے علی العموم عمل کیا ہو۔ مگر گاہے نہ کیا ہو۔ اُس کے کرنے سے ثواب اور نہ کرنے سے عذاب ہے ÷

وضو میں چودہ[1] چیزیں سنت ہیں (۱) وضو کرنے کی نیت کرنی[5]۔ (۲) وضو کے شروع میں اللہ کا نام لینا یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھنا (۳) دونو ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) تین دفعہ کلّی کرنا۔ (۶) تین دفعہ ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) ڈاڑھی[2] کا خلال کرنا اس طرح پر کہ انگلیوں کو ڈاڑھی کے نیچے کرکے باہر نکالا جائے۔ (۸) دونو ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ (۹) دونو پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ (۱۰) ہر عضو کو تین تین دفعہ دھونا۔ (۱۱) ایک دفعہ سارے سر کا مسح کرنا۔ (۱۲) سر کے مسح کے پانی سے دونو کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۳) ترتیب[3] سے وضو کرنا۔ (۱۴) اعضا[4] کو اتنی جلدی دھونا کہ ابھی ایک خشک نہ ہوا ہو کہ دوسرا دھونے لگ جائیں ÷

مسح۔ کسی عضو پر تر ہاتھ پھیرنے کا نام مسح ہے ÷

مسح کے لئے برتن میں سے نیا پانی لینا چاہیئے ÷

سر۔ کانوں اور گردن کے مسح کی ترکیب یہ ہے۔ دونو ہاتھوں کو پانی سے تر کرکے پہلے درمیانی اور اس کے نیچے کی دو انگلیوں سے سارے سر پر مسح کریں۔ پھر سبّابہ اور انگوٹھے سے کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ سبّابہ تو کان کے اندر پھرے اور انگوٹھا اُس کے گرد اور ہاتھ کی پیٹھ سے گردن کا مسح کیا جائے ÷

ہاتھ کے جس حصّے سے ایک دفعہ مسح کیا جائے۔ اُسی حصّے سے دوسری جگہ کا مسح کرنا درست نہیں۔ اُسی طرح اُس تری سے بھی

---

[1] امام شافعیؒ کے نزدیک نیت فرض ہے ÷ [2] عورتوں اور بچوں کے لئے اس کی ضرورت نہیں۔ بعض کے نزدیک ڈاڑھی کا دھونا اور بعض کے نزدیک اس کا مسح فرض ہے ÷
[3] امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے ÷ [4] امام مالکؒ کے نزدیک فرض ہے ÷

مسح جائز نہیں ہے۔ جو کسی دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے لی جائے ۔

مسح کرکے سر منڈوائیں ۔ تو دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اسی طرح وضو کرکے ناخن کتروائیں ۔ تو اُتنی جگہ کو پھر دھونے کی حاجت نہیں ۔

مسواک ۔ حضرت رسولِ خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے مسواک کرنے کی تاکید کی ہے ۔ وہ کڑوے درخت کی لکڑی کی ہو ۔ جیسے پیلو کے درخت کی جڑ ۔ اس کی لمبائی بالشت بھر اور موٹائی اتنی ہو ۔ جتنی چھوٹی اُنگلی کی ۔

مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑنی چاہیئے کہ چھوٹی اُنگلی اُس کے نیچے ہو ۔ انگوٹھا مسواک کے سر کے پاس اُس کے نیچے ۔ اور باقی تینوں اُنگلیاں اُس کے اُوپر ۔

مسواک دانتوں کی چوڑائی یا مُنہ کی لمبائی میں اس طرح کرنی چاہیئے کہ پہلے دائیں طرف کے اوپر اور نیچے کے دانتوں میں ۔ پھر بائیں طرف کے اوپر اور نیچے کے دانتوں میں ہر دفعہ تازہ پانی لینا چاہیئے ۔ اور یہ عمل تین دفعہ کرنا چاہیئے ۔

مسواک کرنے سے پہلے اُسے دھو لینا چاہیئے ۔ اور جب مسواک کر چکیں ۔ تو بھی اُسے دھو کر رکھنا چاہیئے ۔

چلتے پھرتے اور لیٹے ہوئے مسواک نہیں کرنی چاہیئے ۔

(۳) وضو کے مستحب

مستحب وہ عمل ہے جسے حضرت رسولِ خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کیا ہو ۔ اس کے کرنے سے ثواب ہے اور نہ کرنے سے عذاب نہیں ۔

لہ بعض کے نزدیک عمامے پر بھی مسح درست ہے ۔

وضو میں دو مستحب ہیں۔(۱) پہلے دائیں طرف کا ہر ایک عضو دھونا۔(۲) گردن کا مسح کرنا +

(۴) وضو کے ناقض

جس چیز سے وضو نہیں رہتا اور پھر کرنا پڑتا ہے۔ اُسے **ناقضِ وضو** کہتے ہیں اور وہ بارہ چیزیں ہیں۔(۱) کسی چیز کا آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلنا۔ خواہ اُس کے نکلنے کی عادت ہو۔ جیسے آگے سے پیشاب۔ پیچھے سے پاخانہ وغیرہ۔ خواہ اُس کے نکلنے کی عادت نہ ہو۔ جیسے آگے یا پیچھے سے کیڑا نکلے۔(۲) اُن دونو راہوں کے سوا کسی اور جگہ سے ناپاک شے کا اِتنا نکلنا[۱] کہ وہ بہ کر اس جگہ تک پہنچ جائے۔ جس کا دھونا وضو یا غسل میں واجب ہو۔(۳) قے[۲] جس میں اِتنا خون نکلے کہ تھوک سُرخ ہو جائے۔(۴) مُنہ بھر کے قے ہونا جس میں بلغم (پت) یا کھانا یا جما ہوا خون نکلے۔(۵) کروٹ لیکر یا چت سونا۔ جسے اِضطجاع کہتے ہیں۔(۶) اِس طرح پر سونا[۳] کہ سر دونو گھٹنوں پر رکھا جائے یا دونو ہاتھوں پر یا اس طرح سو جائے کہ ایک چُوتڑ زمین پر ٹکا رہے اور دوسرا چُوتڑ اور پیچھے کی راہ زمین سے جُدا رہے۔ اِسے اِتّکا بولتے ہیں۔(۷) کسی چیز کے سہارے سونا اس طرح کہ اگر وہ چیز اُٹھائی جائے۔ تو سونے والا گر پڑے۔ اِسے اِستناد کہتے ہیں۔(۸) بیہوشی۔(۹) مستی۔(۱۰) جنون۔(۱۱) رُکوع و سُجود والی نماز میں بالغ آدمی کا کھلکھلا کر ہنسنا[۴] جسے قہقہہ کہتے ہیں۔(۱۲) مباشرتِ فاحشہ +

---

[۱] امام شافعی رح کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا +

[۲] امام شافعی رح اور مالک رح کے نزدیک قے سے وضو نہیں ٹوٹتا +

[۳] سونے کی اِن تینوں قسموں کے سوا اَور طرح سوئے۔ تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ مگر امام شافعی رح کے نزدیک کھڑا ہو جائے۔ تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور امام مالک رح کے نزدیک رُکوع یا سجدے میں سو جائے۔ تو بھی ٹوٹ جاتا ہے +

[۴] امام شافعی رح کے نزدیک قہقہہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے +

۲۔غُسل (نہانے) کا بیان

(۱) غسل کے فرائض

(۱) مُنہ میں پانی ڈالنا۔(۲) ناک میں پانی ڈالنا۔(۳) سارے بدن پر پانی پہنچانا[1]۔

(۲) غُسل کی سُنّتیں

(۱) دونو ہاتھوں کا دھونا۔(۲) آگے یا پیچھے کی دونو راہوں کا دھونا۔ (۳) دونو راہوں کے دھونے کے بعد جو نجاست بدن پر ہے۔اُس کا دھونا۔ (۴) وضو کرنا۔اگر غُسل کے لئے وضو ایسی جگہ پر بیٹھ کر کیا جائے کہ وہاں پاؤں کے پاس پانی جمع ہو۔ تو وضو میں پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں۔(۵) سارے بدن پر تین دفعہ پانی بہانا۔

(۳) غُسل کی ترکیب

پہلے استنجا کریں۔پھر وضو۔اس کے بعد جو نجاست بدن پر لگی ہو۔اُسے دھو ڈالیں۔پھر سر کے بالوں کو تر کر کے تین چلو پانی سر پر ڈالیں۔اس کے بعد سارے بدن پر تین دفعہ پانی بہائیں۔

نہانے میں پانی کا بہت خرچ کرنا منع ہے۔نہاتے وقت پردے میں ہونا چاہیئے اور سارے بدن کو دھونا چاہیئے۔ایسا نہ ہو کہ بدن کا کوئی حصّہ یا بال دھونے سے رہ جائے۔

۳۔تیمُّم کا بیان

وضو یا غُسل کی بجائے ان صورتوں میں تیمُّم کر لینا جائز ہے (۱) آدمی سفر میں ہو یا شہر سے باہر اور ایک میل سے ورے

---

[1] اگر کانوں میں سوراخ ہو۔تو اس میں بھی پانی ڈالنا چاہیئے۔

پانی نہ مل سکتا ہو اور پانی تک پہنچنے میں نماز کے وقت کے گزر جانے کا اندیشہ ہو-(۲) بیمار آدمی پانی کا استعمال نہ کر سکے-(۳) بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو-(۴) پانی کے استعمال سے یہ اندیشہ ہو کہ اس سے بیمار ہو جائیگا یا جان پر بن جائیگی یا کسی عضو کو ضرر پہنچیگا-(۵) پانی تک جانے میں دشمن یا آگ یا درندے وغیرہ کا خوف ہو-(۶) پانی کے کام میں لانے سے یہ اندیشہ ہو کہ پانی سارا خرچ ہو جائیگا-تو پیاس کے مارے مصیبت میں پڑیگا-(۷) عید کی نماز کے قضا ہونے کا خوف ہو یا عید کی نماز میں وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے سے نماز کے جاتے رہنے کا فکر ہو-(۸) نمازِ جنازہ کے فوت ہونے کا خوف ہو- مگر جنازہ کے ولی کو تیمّم کرنا جائز نہیں ہے+

تیمُّم ان چیزوں پر کرنا جائز ہے-(۱) زمین کی جنس سے کوئی چیز جو پاک ہو-جیسے مٹی-ریت-پتھر-کنکر وغیرہ جو زمین کی قسم سے ہیں-(۲) سونا-چاندی-گیہوں-جَو وغیرہ جو گرد آلُود ہوں-اگر گرد آلُود نہ ہوں-تو اُن سے تیمّم جائز نہیں-(۳) غبار سے-جیسے دیوار گرائی یا دانے صاف کئے اور اُن سے ہاتھوں اور مُنہ پر غبار جم گیا-اب اگر ان پر ہاتھ مل کر تیمُّم کریں-تو درست ہے+

وضو کے ناقض تیمّم کے بھی ناقض ہیں-ان کے سوا کافی پانی کا ملنا یا عذر کا باقی نہ رہنا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے+

۴- موزوں کا مسح

آدمی وضو کر کے موزے پہنے-اُس کے بعد وضو نہ رہے-تو موزے پر مسح کر لینا درست ہے-ایسے ہی سخت

جراب[1] پر جو باندھے بغیر تھم سکے اور اُن کے نیچے چمڑا لگا دو ÷

موزہ وہ ہے جس سے ٹخنہ چھپ جائے اور جراب وہ ہے جو سردی سے بچنے کے لئے موزے کے اوپر پہنتے ہیں ÷

موزے پر مسح یوں کرنا چاہیئے کہ نیا پانی لیکر ہاتھ کی تین اُنگلیاں کشادہ کرکے پاؤں کی اُنگلیوں کے سِرے سے پنڈلی تک تین خط موزے پر کھینچیں ÷

مسح کی مدّت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں - وقت حدث یعنی وضو کے ٹوٹنے کے وقت سے مدّت شمار کرنی چاہیئے ÷

وضو کے ناقض مسح کے بھی ناقض ہیں - ان کے سوا موزے اُتارنا - مسافر یا مقیم کی مدّت مسح کا گزر جانا - موزے کا تین اُنگلی بھر یا اُس سے زیادہ پھٹ جانا بھی مسح کو توڑ دیتا ہے ÷

۵ - نجاست

بدن - کپڑا یا نماز پڑھنے کی جگہ پلید ہو جائے - تو اُسے پاک کر لینا چاہیئے - بدن یا کپڑا ایسی چیز سے ناپاک ہو جو نظر آتی ہے - تو اُسے پانی سے دھو کر پاک کر لینا چاہیئے - اگر ایسی نجاست سے ناپاک ہو جو دکھائی نہیں دیتی - تو اُسے پہلے دھو لیں - پھر زور سے نچوڑ لیں - اور یہ عمل تین دفعہ کریں اور اگر وہ نچوڑی نہ جا سکے - تو دھو کر خشک کر لی جائے ÷

خشک کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس میں سے قطرے ٹپکنے بند ہو جائیں ÷

---

[1] امام شافعیؒ کے نزدیک جراب پر مسح درست نہیں ÷

تلوار - چھری اور ایسی ہی اور چیزیں زمین یا کسی اور چیز پر ملنے سے پاک ہو جاتی ہے +

زمین - مٹی اور ایسی ہی اور چیزیں خشک ہو جائیں اور نجاست کا اثر باقی نہ رہے - تو پاک ہو جاتی ہیں +

۵ - استنجا

پیشاب اور پاخانے کے بعد ڈھیلے یا پتھر وغیرہ سے استنجا یوں کرنا چاہیئے کہ گرمی کے دنوں میں پہلے اور تیسرے ڈھیلے کو پیچھے کی طرف سے اور دوسرے کو آگے کی طرف سے لے جا کر پاک کریں - جاڑے کے دنوں میں پہلے اور تیسرے ڈھیلے کو آگے کی طرف سے اور دوسرے کو پیچھے کی طرف سے لے جانا چاہیئے +

ڈھیلے یا پتھر سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے دھونا ادب میں داخل ہے اور پانی سے استنجا کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ پہلے دونو ہاتھ دھو لینے چاہئیں - پھر مخرج کو ڈھیلا چھوڑ کر خوب صاف کر کے اور مل کے دھو لینا چاہیئے - اُنگلیوں کے سرے سے نہ دھوئیں - بلکہ ایک یا دو تین اُنگلیوں کے اندر کی طرف کے ساتھ دھوئیں - اور اس کے بعد پھر ہاتھ دھوئیں - یہ عمل تین دفعہ کریں +

رفعِ حاجت کے وقت قبلے کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنا منع ہے - ایسے ہی کھڑے ہو کر مُوتنا بھی منع اور خلافِ ادب ہے +

چوتھا باب
نماز کے مسئلے
۱۔ نماز کے وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کی ٹکیا نکلنے کے پہلے تک ہے ÷

صبح کو بہت سویرے مشرق کی طرف لمبی لمبی سفیدی ہوتی ہے۔جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔اس وقت کا نام **صُبحِ کاذب** ہے۔اس کے بعد مشرق کے اُفق پر چوڑی چوڑی سفیدی ہوتی ہے اور اطرافِ اُفق میں پھیلتی جاتی ہے۔اس وقت کا نام **صُبحِ صادق** ہے ÷

ظہر کا وقت زوال[1] سے اُس وقت تک ہے۔جب ہر چیز کا سایہ اُس کے سایۂ اصلی نکال ڈالنے کے بعد اُس چیز سے دُگنا ہو جائے۔لیکن اکثر کے نزدیک ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے۔جب ہر چیز کا سایہ اُس کے سایۂ اصلی نکال ڈالنے سے اُس چیز کے برابر ہو جائے ÷

عصر کا وقت ظہر کے بعد سے سورج کی ٹکیا ڈوب جانے سے پہلے تک ہے ÷

مغرب کا وقت سورج ڈوبنے سے شفق غائب ہونے تک ہے ÷
شفق اُس سُرخی کا نام ہے جو سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی

---

[1] ہر ایک چیز کا سایہ جو زوال کے وقت ہو۔اُس کا اصلی سایہ کہلاتا ہے۔اور یہ ہر موسم میں مختلف ہوتا ہے ÷

طرف اُفق پر ہوتی ہے - مگر بعض کے نزدیک اُس سفیدی کا نام ہے جو سُرخی کے بعد اُسی طرف ہؤا کرتی ہے[1]

عِشا کا وقت مغرب کے بعد صبح کے وقت تک

فجر[2] کی نماز پڑھنے کے لئے روشنی ہونے تک ٹھیرنا مستحب ہے - مگر نماز ایسے وقت شروع کی جائے کہ فرضوں کی قرأت میں چالیس آیتیں یا ساٹھ یا سو با ترتیل پڑھی جا سکیں اور اگر وضو ٹوٹ جائے - تو نماز کے پھر پڑھنے کا وقت ہو

ظہر کی نماز گرمیوں میں تاخیر سے پڑھنی چاہئے - اور سردیوں میں جلدی

عصر کی نماز میں آفتاب کی رنگت بدلنے سے پہلے تک اور عِشا میں تہائی رات تک تاخیر کرنی مستحب ہے

مغرب کی نماز جلد پڑھنی مستحب ہے

ابر کے دن عصر اور عشا میں جلدی چاہئے

وِتر کی نماز اگر جاگنے کا یقین ہو - تو آخر رات میں - ورنہ عِشا کے بعد ہی پڑھنی چاہئے

سورج کے نکلتے اور ڈوبتے وقت اور عین دوپہر کو نماز پڑھنی درست نہیں - صبح کی نماز کے وقت دو سُنّتوں کے سوا اور نفل نہیں پڑھنے چاہئیں اور عصر و مغرب کی نماز کے مابین بھی نفل پڑھنے مکروہ ہیں

۲-اذان

پانچوں نمازوں اور جُمعہ کے لئے اذان سُنّت ہے

ہر نماز کے لئے اذان اُس کے وقت میں دینی چاہئے

اذان دیتے وقت مؤذن قبلے کی طرف مُنہ کرے - شہادت کی دونو انگلیاں کانوں میں دے اور ٹھیر ٹھیر کر خوش آوازی سے اذان کہے

---

[1] سُرخی کے غائب ہونے تک فتوےٰ ہے

[2] بعض کے نزدیک ہر ایک نماز کو اوّل وقت میں پڑھنا چاہئے

گھمائے نہیں - جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہنے لگے - تو دائیں طرف منہ پھیرے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں طرف - اخیر میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت پھر قبلے کی طرف منہ کرلے ÷

۳ - اقامت

فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت تکبیر یا اقامت میں بھی اذان کے لفظ جلدی جلدی کہے جاتے ہیں - مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو دفعہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہا جاتا ہے ÷

جب اذان یا اقامت کہی جاتی ہو - تو باتیں نہیں کرنی چاہئیں ÷

۴ - نماز کے فرض

نماز میں کُل تیرہ ۱۳ فرض ہیں - چھ تو نماز شروع کرنے سے پہلے ان کو **شرائطِ نماز** کہتے ہیں اور سات نماز کے اندر - انہیں **ارکانِ نماز** کہا کرتے ہیں جن کا بیان حسب ذیل ہے :-

شرائط (۱) بدن کا پاک ہونا - (۲) کپڑوں کا پاک ہونا - (۳) نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا - (۴) عورت کا چھپانا (۵) قبلے کی طرف منہ کرنا - (۶) نیت کرنا ÷

ارکان (۱) نماز کے شروع میں تکبیرِ تحریمہ کہنا - (۲) قیام یعنی کھڑا ہونا - (۳) قرأت - یعنی قرآن مجید پڑھنا - (۴) رُکوع - (۵) سُجود - (۶) قعدہ یعنی نماز کے اخیر میں بیٹھنا - (۷) قصداً نماز سے باہر آنا ÷

شرائط کے مسئلے - مرد کا ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک اور عورت کا منہ - ہتھیلیوں اور قدموں کے سوا سارا بدن عورت ہے ÷

عورت کی چوتھائی ننگی ہو جائے - تو نماز نہیں ہوتی ÷

جس شخص کے پاس پاک کپڑا نہ ہو اور نجاست دور کرنے کا سامان بھی نہ ہو - وہ نماز نہ چھوڑے - ناپاک کپڑے سے ہی پڑھ لے ÷

قبلے کی طرف منہ کرنے میں خوف ہو - تو جس طرف چاہے منہ کرکے نماز پڑھ لے - اگر قبلے کی سمت معلوم نہ ہو اور اُس کا پتا بھی نہ لگ سکتا

ہو۔ تو سوچ کے جس طرف دل جھکے۔ اُسی طرف نماز پڑھ لے ۔

۵۔ نماز کے واجب[۱]

(۱) سورۂ فاتحہ[۲] پڑھنا (۲) سورۃ[۳] ملانا (۳) اُن کاموں میں جو نماز میں مکرر کئے جاتے ہیں ترتیب کی رعایت رکھنا (۴) چار رکعتی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا (۵) نماز میں بیٹھنے کے موقعہ پر تشہدؔ پڑھنا (۶) سلام[۴] کا لفظ نماز سے نکلنے وقت کہنا (۷) وِتر میں دُعاے قنوت پڑھنا (۸) دونو عیدوں کی تکبیر کہنا (۹) دو رکعتوں میں قرأت پڑھنا (۱۰) ٹھیر ٹھیر[۵] کے سب ارکان ادا کرنا جسے تعدیلِ ارکان کہتے ہیں (۱۱) جن نمازوں میں قرأت کو پکار کر پڑھنا چاہیئے۔ اُن میں پکار کر پڑھنا۔ اور جن میں آہستہ آہستہ پڑھنا چاہیئے۔ اُن میں آہستہ پڑھنا ۔

۶۔ نماز کی سُنتیں

(۱) رفع یدین[۶] یعنی دونو ہاتھ کانوں تک اس طرح اُٹھانا کہ انگوٹھے سے کان کی لو چھوئے اور اُنگلیاں نہ تو آپس میں بہت ملیں اور نہ کھلی رہیں ۔ تکبیرِ تحریمہ۔ تکبیر قنوت اور عیدین کی تکبیریں کہنے وقت بھی رفع یدین[۷] کریں (۲) قیام میں[۸] دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔ قوے اور عیدین کی تکبیروں میں ہاتھ نہ باندھیں (۳) ایک رُکن سے دوسرے رُکن میں جاتے وقت تکبیر کہنی (۴) ثنا پڑھنی (۵) تعوّذ پڑھنا (۶) تسمیہ پڑھنا اور تینوں آہستہ پڑھیں۔ مقتدی تعوّذ نہ پڑھے۔ ہاں جو پیچھے سے جماعت میں ملے۔ وہ پڑھے۔ پہلی رکعت کے سوا باقی رکعتوں میں یہ تینوں نہ پڑھیں (۷) آمین کہنا۔ مقتدی بھی جہری[۹] نماز میں آہستہ سے آمین کہے (۸)

---

[۱] واجب وہ ہے جس کا ثبوت قرآن شریف سے ہو تو سہی مگر اس میں شبہ ہو سکتا ہو۔ وہ فرض کی طرح ہے اور بعض کے نزدیک واجب و فرض میں ...... کچھ فرق نہیں۔ ایک ہی بات ہے [۲] امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے [۳] امام مالکؒ کے نزدیک فرض ہے [۴] امام شافعیؒ کے نزدیک یہ فرض ہے [۶] امام شافعیؒ کے نزدیک کندھوں تک اُٹھائے جائیں [۷] بعض کے نزدیک رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع یدین سُنت ہے [۸] امام مالکؒ کے نزدیک سب نمازوں میں ہاتھ چھوڑے رکھے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سینے پر ہاتھ باندھے [۹] امام شافعیؒ کے نزدیک امام تسمیہ بھی آواز سے پڑھے۔ بعض کے نزدیک آمین اونچی آواز سے کہنی چاہیئے ۔

رکوع میں تین یا زیادہ دفعہ تسبیح پڑھنا (۹) رکوع میں دونو ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھنا کہ انگلیاں کشادہ رہیں اور پیٹھ اور سر ایک سیدھ میں ہوں (۱۰) رکوع سے سر اٹھاتے وقت اکیلے کو تو تسمیع[۱] و تحمید پڑھنا اور امام کو صرف تسمیع اور مقتدی کو تحمید کہنا (۱۱) تسمیع و تحمید کہتے وقت کھڑا ہونا[۲] جسے قومہ کہتے ہیں (۱۲) سجدے میں تین یا زیادہ دفعہ تسبیح پڑھنا (۱۳) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونو گھٹنے۔ پھر دونو ہاتھ دونو کانوں کے مقابل زمین پر اس طرح رکھے کہ منہ اُن دونو کے درمیان رہے اور سجدے میں ناک اور پیشانی بھی زمین پر ٹکی رہے اور دونو ہاتھ دونو پہلوؤں سے اور دونو بازو پیٹ سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور پاؤں کی انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو (۱۴) دو سجدوں میں بیٹھنا جسے جلسہ کہتے ہیں (۱۵) پہلی یا تیسری رکعت کے لئے سجدے سے فی الفور[۳] کھڑا ہونا (۱۶) قعدے میں اس طرح بیٹھنا کہ بایاں پاؤں بچھائیں اور اس پر بیٹھیں۔ دایاں پاؤں کھڑا رہے اور انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو۔ دونو ہاتھ دونو گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ...... کشادہ رہیں[۴] (۱۷) تشہد کے بعد درود[۵] (۱۸) درود کے بعد کوئی دعاے مسنون پڑھنی (۱۹) سلام پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف کہنا ÷

۷- قرأت

فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کو قرأت کہتے ہیں۔ ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں امام قرأت آہستہ کرے۔ مگر جمعہ۔ عیدین اور فجر کی نماز کی دونو اور مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتوں میں پکار کر۔ مگر مقتدی چپکا کھڑا سُنے۔ اکیلے کو اختیار ہے آہستہ پڑھے یا پکار کر۔ ہاں قضا نمازوں

[۱] امام شافعیؒ کے نزدیک امام بھی دونو کلمے کہے [۲] امام شافعیؒ کے نزدیک قومہ فرض ہے [۳] امام شافعیؒ کے نزدیک اس وقت بھی بیٹھنا چاہیئے جسے جلسۂ استراحت کہتے ہیں [۴] امام شافعیؒ اور علماے حنفی کے نزدیک شہادت کی انگلی کا شہادت پڑھنے کے موقع پر اُٹھانا سنت ہے [۵] امام شافعیؒ کے نزدیک درود پڑھنا فرض ہے ÷

میں ضرور آہستہ پڑھے ÷
پکار کر پڑھنے یعنی جہر کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ دوسرا سُنے۔ آہستہ پڑھنے یعنی سِرّ سے یہ مراد ہے کہ فقط آپ سُنے ÷
ایک سورت کا نماز میں معین کرنا منع ہے ÷
علی العموم فجر اور ظہر میں سورۂ حُجرات سے سورۂ بروج تک کی کوئی ایک سورۃ پڑھتے ہیں۔ عصر و عِشا میں سورۂ بروج سے سورۂ بیّنہ تک اور مغرب میں سورہ بیّنہ سے بعد کی کوئی سورت ÷

۸۔ جماعت

جماعت سنتِ مُؤکّدہ ہے اور واجب کے قریب ÷
امامت کے لئے سب سے بہتر نماز[ل] کے احکام بخوبی جاننے والا ہے۔ پھر سب سے اچھا قاری۔ پھر زیادہ تر پرہیزگار۔ پھر عمر میں بڑا ÷
عشا و مغرب کی نماز میں قرأت لمبی نہ ہو۔ ایسے ہی پہلی رکعت میں دوسری رکعت سے قرأت زیادہ نہ ہو۔ مگر فجر کی نماز میں لمبی سورتوں کا پڑھنا سنت ہے ÷
مقتدی ایک ہو۔ تو امام کی دائیں طرف ذرا پیچھے کھڑا ہو۔ کوئی اور آ جائے۔ تو اُس پہلے کو پیچھے کرے اور دونو امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ پیچھے کافی جگہ نہ ہو۔ تو امام آگے بڑھ جائے۔ جب دو مقتدی ہوں۔ تو امام آگے رہے ÷
امام کی نماز فاسد ہو جائے۔ تو مقتدی بھی پھر نماز پڑھیں ÷
سب سے پہلے صفوں میں مرد کھڑے ہوں۔ اُن کے بعد لڑکے۔ اُن کے بعد خُنثے۔ پھر عورتیں۔ لڑکے اور عورتیں وغیرہ مردوں میں ملکر کھڑے نہ ہوں ÷
نمازی صفیں سیدھی بنائیں اور اس طرح ملکر کھڑے ہوں۔ کہ درمیان میں خالی جگہ نہ رہے ÷

ل بعض کے نزدیک اوّل قاری پھر عالم ÷

۹-نماز میں حدث

اکیلے یا امام کے پیچھے نماز پڑھتے وقت نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرکے نماز پوری[1] کرلے - خواہ تشہّد کے بعد ہی حدث کیوں نہ ہو ÷

امام کا وضو نہ رہے - تو مقتدیوں میں سے کسی کو خلیفہ کردے خود وضو کرے اور جہاں وضو کیا ہے - وہیں یا پہلی جگہ پر نماز پوری کرے - اگر خلیفہ فارغ ہو چکا ہو - تو وضو کرنے کی جگہ یا نماز پڑھنے کی پہلی جگہ پر اکیلا نماز پوری کرلے - اگر خلیفہ فارغ نہ ہؤا ہو - تو امام اُس کے پیچھے نماز پوری کرے ÷

۱۰-مفسداتِ نماز

اِن باتوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے (۱) کلام کرنا خواہ بھُولے[2] سے کرے خواہ نیند میں (۲) قصد سے سلام کرنا - اگر بھُول کر سلام کرے - تو فاسد نہ ہوگی (۳) سلام کا جواب قصداً یا بھُول کر دینا (۴) آہ - اوہ یا اُف کرنا (۵) کسی مصیبت یا درد کے مارے آواز سے رونا (۶) بلا عذر کھانسنا (۷) چھینک کا جواب دینا (۸) بری خبر کا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سے - اچھی خبر کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے اور عجیب خبر کا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے جواب دینا (۹) امام کے سوا کسی اور کو قرأت بتانا (۱۰) کلام اللہ سے دیکھ کر قرأت پڑھنا (۱۱) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۲) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگا کرتے ہیں (۱۳) کھانا پینا (۱۴) عمل کثیر کرنا ÷

عمل کثیر وہ ہے جس میں دونو ہاتھ لگانے پڑیں - مگر بعض کے نزدیک ایسا عمل ہے جسے نمازی کثیر جانے ÷

کوئی شخص جنت یا دوزخ کے ذکر سے نماز میں روئے یا عمل قلیل

---

[1] امام شافعیؒ کے نزدیک شروع سے نماز پڑھے ÷

[2] امام شافعیؒ کے نزدیک بھُولے سے بات کرے - تو نماز نہیں جاتی ÷

کرے یا عذر سے کھانسے یا اُس کے سامنے سے کوئی گزر جائے۔ تو نماز نہیں جاتی۔ مگر آگے سے گزرنے والا جبکہ مقامِ سجدہ اور اُس کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ گنہگار ہوتا ہے ؛

۱۱۔ مکروہاتِ نماز

جن کاموں سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ اُنہیں نہیں کرنا چاہئے۔ (۱) سدول کپڑے کا۔ چادر کا سدول یہ ہے کہ اُسے سر یا کندھے پر ڈالے اور اُس کے کناروں کو اس طرح چھوڑ دے کہ لٹکتے رہیں۔ قبا میں سدول یہ ہے کہ اُسے کندھوں پر ڈالے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اور دونو طرفوں کو نہ ملائے (۲) کپڑے کو خاک اور غبار سے سمیٹنا (۳) کپڑے یا بدن سے کھیلنا (۴) سب بالوں کا جمع کرنا یا بالوں کو لپیٹ کے اُن کی جڑ میں داخل کرانا (۵) اُنگلیوں کا چٹخانا (۶) گردن پھیر کر دیکھنا (۷) کنکریوں کا ہٹانا مگر سجدے کے موقع پر ایک دفعہ ایسا کرنا جائز ہے (۸) کمر پر ہاتھ رکھنا (۹) دونو ہاتھوں کو کھینچنا اور سستی کے باعث سینے کو آگے کرنا (۱۰) کُتّے کی طرح بیٹھنا۔ یعنی دونو چوتڑوں کے بل بیٹھ کر دونو گھٹنوں کو کھڑا کر دینا (۱۱) سجدے میں دونو بازوؤں کو بچھا دینا (۱۲) بے عذر چار زانو بیٹھنا (۱۳) امام کا محراب میں اکیلے کھڑا ہونا یا اُس کا دُکان[1] پر اور قوم کا نیچے کھڑا ہونا یا قوم کا دُکان پر اور امام کا نیچے کھڑا ہونا۔ بعض کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں کہ تنگی کی وجہ سے امام محراب میں کھڑا ہو (۱۴) مقتدی کا اس صف کے پیچھے کھڑا ہونا جس میں جگہ باقی ہے (۱۵) سر کے اوپر یا اُس کے آگے پیچھے تصویر کا ہونا (۱۶) سستی اور کاہلی کے باعث ننگے سر نماز پڑھنا۔ اگر عاجزی کے لئے ایسا کرے۔ تو مکروہ نہیں (۱۷) ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنا جنہیں پہن کر

[1] دکان آدمی کے قد کے برابر اونچی جگہ کو کہتے ہیں۔ مگر بعض نے اس کی بلندی ایک ہاتھ لکھی ہے

گھر سے باہر لوگوں کے پاس نہیں جاتا (۱۸) خاک ہٹانے کے لئے نماز میں پیشانی کا زمین پر ملنا (۱۹) آسمان پر نظر کرنا (۲۰) پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۱) آیتوں کا گننا (۲۲) تصویر والے کپڑے کا پہننا + نماز میں بچھّو یا سانپ کا مارنا مکروہ نہیں ہے +

۱۲- وِتر

وتر[۱] واجب ہیں اور تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھی جائیں۔ ہمیشہ تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دونو ہاتھ اُٹھاکر تکبیر کہیں اور دعاے قنوت پڑھیں۔ وِتر کے سوا اَور کسی نماز میں دعاے قنوت نہیں پڑھنی چاہئے۔ وِتر کی ساری رکعتوں میں فاتحہ اور سورۃ پڑھنی چاہئے +

۱۳- نوافل

فجر سے پہلے - ظہر - مغرب اور عِشا کے پیچھے دو رکعتیں اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں سُنت ہیں۔ جمعے سے پہلے اور جُمعے کے بعد عصر و عشا سے پہلے اور عشا کے بعد چار چار رکعتیں مستحب ہیں۔ دن کے وقت ایک ہی سلام سے چار رکعت سے زیادہ - رات کے وقت آٹھ رکعت سے زیادہ نفل پڑھنے مکروہ ہیں +

فرض کی دو رکعتوں اور وتر و نوافل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ جس نفل کو قصداً شروع کیا ہو۔ اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ کھڑے ہوکر شروع کرنا اور پھر بیچ میں بے عذر بیٹھ جانا مکروہ ہے +

۱۴- تراویح

رمضان میں وِتر سے پہلے اور عشا کے بعد تراویح[۲] کی بیس رکعت سُنت ہیں۔ چار چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا چاہئے۔ جتنے میں چا-

---

[۱] امام شافعیؒ کے نزدیک سُنت ہیں۔ دو سلام سے پڑھے جائیں۔ پندرھویں رمضان سے اخیر تک اس میں دعاے قنوت پڑھیں۔ پھر کبھی نہیں۔ اُن کے نزدیک نماز فجر میں اخیر رکعت کے رکوع کے بعد بھی دعاے قنوت پڑھی جائے [۲] بعض کے نزدیک صرف ۸ رکعت سنت ہیں۔ بعض کے نزدیک تراویح مستحب ہے +

رکعتیں پڑھی ہیں۔ ترویحہ ہر چار رکعت کو کہتے ہیں جس میں دو سلام ہیں÷ رمضان میں کلام اللہ کا ایک ختم سنت ہے۔ اسے نہیں چھوڑنا چاہئے÷ رمضان میں وتر جماعت سے پڑھیں۔ مگر رمضان کے سوا الگ الگ÷

۱۵۔ فرضوں میں ملنا

کسی شخص نے فجر یا مغرب کی نماز اکیلے شروع کی ہو۔ پھر جماعت ہونے لگے۔ تو وہ نماز توڑ کر جماعت کے ساتھ مل جائے اگرچہ ایک رکعت پڑھ چکا ہو۔ ہاں اگر ایک رکعت سے زیادہ پڑھ چکا ہو۔ تو اکیلے ہی نماز پوری کرے÷

• اگر کسی کے عشا۔ عصر یا ظہر کی نماز شروع کرنے پر تکبیر ہو۔ تو بھی وہ نماز توڑ کر جماعت کے ساتھ مل جائے۔ اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو۔ تو دوسری بھی پوری کرکے سلام پھیرے۔ ہاں اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ تو توڑ ڈالے۔ اگر چار رکعتوں میں تین پڑھ چکا ہو۔ تو نماز پوری کرے۔ بعدہٗ جماعت کے ساتھ ملکر نفل پڑھے۔ مگر عصر کے وقت نہ پڑھے÷

جب کوئی شخص مسجد میں جائے اور وہاں جماعت ہو چکی ہو اور اُسے اکیلے نماز پڑھنی ہو۔ تو سُنتیں پہلے پڑھ لے۔ لیکن وقت تنگ ہو۔ تو سُنتیں چھوڑ دے÷

جماعت ہو رہی ہو۔ تو اُسی رکعت میں مل جانا چاہئے جو اُس وقت ہو رہا ہو۔ جس قدر رکعتیں پہلے پڑھی جا چکی ہوں۔ وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کرے اور اس بات کا خیال رکھے کہ اگر اس نے ایک یا تین رکعت پائی ہیں۔ تو دوسری یا چوتھی رکعت میں پھر التحیات بیٹھے÷

امام کے رکوع سے سر اُٹھانے سے پہلے پہلے جماعت میں مل جائیں۔ تو وہ رکعت مل جاتی ہے۔ اور اگر قومہ یا سجدہ وغیرہ

ہیں ملیں۔ تو رکعت نہیں ملتی ٭

مسجد میں اذان ہو جائے۔ تو کسی دوسری جگہ کی جماعت کے منتظر یا امام کے سوا کسی اور مسلمان کو نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

فجر کی سنتیں پڑھنے سے فرضوں کی جماعت نہ ملنے کا اندیشہ ہو۔ تو سُنتیں چھوڑ دی جائیں۔ البتہ ایک رکعت ملنے کی بھی امید ہو۔ تو نہ چھوڑے۔ اگر فجر کی سنتیں فرض کے بغیر فوت ہوں۔ تو آفتاب نکلنے تک قضا نہ کریں۔ اس کے بعد بھی بعض کے نزدیک قضا نہ پڑھے اور بعض کے نزدیک دوپہر سے پہلے پہلے قضا کر لے ٭

ظہر کی پہلی چار سنتیں جماعت میں ملنے کے واسطے ترک کر دینی جائز ہیں۔ فرضوں کے بعد دو سنتوں سے پہلے پڑھ لی جائیں۔ اُن کے سوا کوئی اور سُنت قضا نہیں کی جاتی ٭

۱۶۔ قضا نماز کا پڑھنا

جہاں تک ہو سکے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ نماز قضا نہ ہو۔ اگر کبھی کسی سے قضا ہو جائے۔ تو اُسے عذر نہ رہنے کے بعد قضا کر کے اس نماز کے پہلے پڑھ لینا چاہیئے جو اُس وقت پڑھی جاتی ہو۔ اور اگر پانچوں نمازیں اور وِتر فوت ہو جائیں۔ تو اُن کا ترتیب سے پڑھنا فرض[1] ہے۔ اگر بعض وقتی ہوں اور بعض قضا۔ تو بھی ترتیب فرض ہے ٭

۱۷۔ سجدۂ سہو

فرض[2] چھوڑنے سے تو نماز ہوتی ہی نہیں۔ پھر پڑھنی چاہیئے لیکن اگر کسی نے ایک رُکن کو دوسرے رُکن پر مقدم کیا یا ایک کو دوبارہ کیا یا کسی واجب کو بدل دیا یا بھولے سے چھوڑ دیا۔ جیسے رکوع قرأت سے پہلے کر لیا۔ یا بیچ کے تشہد میں تشہد کے بعد بیٹھا رہا۔ تو سجدۂ سہو

[1] بعض کے نزدیک ترتیب فرض نہیں واجب ہے اور بعض کے نزدیک واجب بھی نہیں ہے ٭ [2] بعض کے نزدیک سنت کے ترک ہونے سے بھی سجدۂ سہو کرنا چاہیئے ٭

واجب ہوگا۔ مگر بعض نے کہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہی کہا۔ تو واجب نہ ہوگا۔ مگر جب ایک رُکن کے موافق زیادہ ہو۔ مثلاً قیام یا قعود یا دو بار رکوع یا جہری نماز میں آہستہ پڑھے اور آہستہ والی میں جہر کرے یا پہلا قعدہ ترک کرے۔ غرض واجب کو ترک کرے۔ تو ان سب صورتوں میں ایک سلام[1] کے بعد دو سجدے کرے۔ اور پھر تشہُّد وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے +

مقتدی کے سہو سے کسی پر سجدہ لازم نہیں آتا۔ مگر امام کے سہو سے سب پر سجدہ لازم ہے۔ اگرچہ کوئی مقتدی سہو ہونے کے بعد ہی شریک کیوں نہ ہُوا ہو +

اگر کسی کو سوچنے کے بعد یہ شک ہو کہ اُس نے ایک رکعت پڑھی یا دو۔ تو ایسی حالت میں اُسے ایک رکعت سمجھ کر نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو بھی ادا کرے۔ اگر دو یا تین یا چار پڑھنے میں شک ہو۔ تو کم تعداد کو لیکر باقی نماز پڑھکر سجدۂ سہو کرے +

۱۸۔ بیمار کی نماز

اگر کوئی شخص بیماری کے سبب سے پہلے ہی یا نماز کے اندر بیمار ہو جانے سے کھڑا نہ ہو سکے۔ تو بیٹھ کے نماز پڑھے اور رکوع و سجود کرے +

اگر رکوع و سجود بھی نہ کر سکتا ہو۔ تو بیٹھ کے سر سے اشارہ کرے۔ سجدے میں رکوع سے زیادہ جُھکے اور کوئی اونچی چیز سجدے کے واسطے نہ رکھے +

اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو۔ تو چت لیٹے۔ پاؤں قبلے کی طرف کرے اور سر کے اشارے سے نماز پڑھے یا کروٹ پر لیٹے اور مُنہ قبلے کی طرف کرے۔ مگر چت لیٹنا بہتر ہے +

---

[1] امام شافعیؒ کے نزدیک سلام سے پہلے +

اگر اشارہ بھی نہ ہو سکے۔ تو اس وقت نماز نہ پڑھے۔ جب طاقت ملے۔ پڑھے۔

۱۹۔ سجدۂ تلاوت

سجدۂ تلاوت ایک سجدہ ہے جو دو تکبیروں کے درمیان نماز کی شرائط سے کیا جاتا ہے۔ مگر اُس کے لئے ہاتھ اُٹھانے اور تشہد و سلام کی ضرورت نہیں۔ اُس میں بھی وہی لفظ پڑھیں جو نماز کے سجدے میں پڑھتے ہیں۔

قرآن شریف کی چودہ[۱۴] آیتوں میں سے کوئی سی ایک بھی پڑھیں یا سُنیں۔ تو سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے۔ سجدۂ تلاوت کی آیتیں اِن سورتوں میں ہیں (۱) سورۂ اعراف (۲) سورۂ رعد (۳) سورۂ نحل (۴) سورۂ بنی اسرائیل (۵) سورۂ مریم (۶) سورۂ حج[۱] (۷) سورۂ فرقان (۸) سورۂ نمل (۹) سورۂ سجدہ (۱۰) سورۂ صٓ[۲] (۱۱) سورۂ حٰمٓ (۱۲) سورۂ والنجم (۱۳) سورۂ انشقت (۱۴) سورۂ اِقرأ۔

ارادے سے یا بلا ارادہ کوئی شخص آیت سُنے۔ تو سجدہ کرے امام سجدے کی آیت پڑھے۔ تو مقتدی بھی اُس کے ساتھ سجدہ کرے۔ خواہ اُس نے آیتِ سجدہ نہ سُنی ہو۔

۲۰۔ مسافر کی نماز

اوسط چال سے جو شخص تین[۳] دن یا رات کے سفر کا ارادہ کرے اور شہر کے گھروں سے نکل جائے۔ وہ مسافر ہے۔

خشکی میں اوسط چال اونٹ یا پیادے کی ہے۔ دریا میں جب ہوا موافق ہو۔

جب تک مسافر اپنے شہر میں داخل نہ ہو یا کسی شہر یا گاؤں

[۱] امام شافعیؒ کے نزدیک اس میں دو سجدے ہیں۔ [۲] امام شافعیؒ کے نزدیک اس میں سجدہ نہیں۔ [۳] امام شافعیؒ کے نزدیک ایک دن رات۔

میں آدھے[1] مہینے کے رہنے کی نیت نہ کرے۔ تو اُسے قصر کی اجازت یعنی چار رکعتی نماز فرض میں چار کی بجائے صرف دو رکعتیں پڑھے +

آدھے مہینے سے کم رہنے یا دو مختلف شہروں یا گاؤں میں آدھے مہینے رہنے کی نیت کی یا کسی شہر میں وہ ایک دن رہنے کے ارادے سے رہا اور اُسے دیر ہو گئی۔ تو بھی نماز میں قصر کرے +

جب کوئی شخص اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جائے۔ تو دوسری جگہ اس کا وطن سمجھا جائیگا۔ جب تک پہلے وطن کو پھر وطن نہ بنائے +

وطن میں آتے ہی آدمی مسافر نہیں رہتا۔ مقیم سمجھا جاتا ہے +

۲۱- نمازِ جمعہ

اِن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں (۱) مسافر (۲) بیمار (۳) غلام (۴) عورت (۵) لڑکا (۶) دیوانہ[2] (۸) لنگڑا۔ ان کے سوا باقی سب پر فرض ہے +

جس جس پر جمعہ واجب نہیں۔ اگر وہ جمعہ ادا کرے۔ تو درست ہے۔ اُس کا ظہر کا فرض ادا ہو جائیگا +

جمعے کے ادا ہونے کے واسطے بھی کئی[3] شرطیں ہیں (۱) شہر ہو یا شہر کا کنارہ (۲) بادشاہ ہو یا اُس کا نائب (۳) ظہر کا وقت ہو (۴) نماز کے پہلے وقت ظہر میں خطبہ ہو (۵) جماعت ہو (۶) اِذن عام ہو +

شہر کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے جہاں امیر و قاضی شرع کے حکم اور اُس کی حدیں جاری کرتا ہو۔ بعض کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے جہاں کی سب سے بڑی مسجد میں وہاں کے لوگ اکٹھے ہوں۔ تو سما نہ سکیں +

---

[1] بعض کے نزدیک ۱۹ دن + [2] بعض کے نزدیک دیوانے اندھے اور لنگڑے پر فرض ہے اور قیدی پر فرض نہیں + [3] بعض کے نزدیک کوئی شرط نہیں +

شہر کا کنارہ وہ مقام ہے جو شہر کے متصل اور اُس کے فائدے کے لئے ہو۔جیسے گھوڑ دوڑ یا پریڈ وغیرہ +

جماعت کی حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین مرد ہوں ÷

جو شخص جمعے کے سوا اور سب نمازوں میں امامت کے لائق ہے۔وہ جمعے میں بھی امامت کے لائق ہے ÷

خطبہ پڑھے جاتے وقت نماز[۱] اور بات کرنی حرام ہے ÷

جب امام منبر پر بیٹھے۔تو اس کے سامنے اذان کہی جائے۔اور سب لوگ امام کی طرف منہ کر کے خطبہ سُنیں۔امام با طہارت کھڑا ہو کر دو خطبے پڑھے اور اُن دونو کے بیچ میں ایک دفعہ بیٹھے ÷

خطبہ تمام ہو جائے۔تو اقامت کہی جائے۔اور امام لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے +

جو شخص جمعے کی جماعت میں سلام پھیرنے سے پہلے ملے۔وہ جمعے کی دو رکعتیں پوری کرے۔اس کا جمعہ ادا ہو گیا۔مگر بعض کے نزدیک دوسری رکعت کے قیام کے بعد ملے۔تو ظہر پوری کرے +

جمعے کے دن کپڑے بدلنا۔خوشبو لگانا اور نہانا مستحب ہے ÷

۲۲۔ نمازِ عیدین

عیدِ فطر کے دن نماز سے پہلے (۱) کھانا خصوصاً میٹھا کھانا کھانا (۲) مسواک اور غسل کرنا (۳) خوشبو ملنا (۴) اچھے کپڑے پہننا (۵) صدقۂ[۲] فطر دینا مستحب ہے ÷

عید گاہ کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جانا چاہئے۔عید کی نماز سے پہلے نفل نہ پڑھیں۔جو شرطیں جمعے کے واسطے ہیں۔وہی عید کے لئے

---

[۱] اگر کوئی شخص ایسے وقت آئے۔جب خطبہ پڑھا جاتا ہے۔تو بعض کے نزدیک دو سنتیں پڑھ کر بیٹھے ÷ [۲] اس کے مسئلے دینیات کے تیسرے رسالے میں دیکھو

بھی ہیں - مگر نماز عیدین واجب ہے اور ان کا خطبہ سنت +

عیدین کی نماز کا وقت ایک یا دو نیزے کے برابر دن چڑھے سے شروع ہوتا ہے اور دوپہر تک رہتا ہے[1] +

امام مقتدیوں کے ساتھ دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلے تکبیر تحریمہ اور ثنا پڑھے - پھر تین[2] تکبیریں کہے - اس کے بعد فاتحہ و سورۃ پڑھکر رکوع و سجود کرے - پھر دوسری رکعت میں قرأت پڑھکر تین تکبیریں کہے اور ایک تکبیر کہکر رکوع میں جائے اور نماز پوری کرے - چھ[3] تکبیریں جو زیادہ ہیں - اُن میں ہاتھ اُٹھانے چاہئیں - نماز کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں - جن میں صدقۂ فطر کے حالات بتائے جائیں +

نماز عید کی قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں - البتہ اگر کسی عذر کے باعث پہلے دن نہ پڑھی جائے - تو دوسرے دن پڑھ لیں - اس کے بعد نہ پڑھیں +

عیدِ اضحٰے کے احکام بھی عیدِ فطر کے موافق ہیں - مگر عیدِ قربان کے دن نماز سے پہلے کھانا نہ کھانا مستحب ہے - کھا لیں - تو مکروہ نہیں +

عیدِ اضحٰے کی نماز کو جاتے وقت راستے میں پکار کے تکبیریں کہی جائیں - اور خطبے میں تکبیراتِ تشریق اور قربانی کے حکم بتائے جائیں + پہلے دن نماز نہ پڑھی جائے - تو دو دن بعد تک پڑھ لیں - مگر اس سے پیچھے نہیں +

قربانی[4] نماز عید کے بعد کرنی چاہیئے +

---

[1] بعض کے نزدیک اوّل وقت میں نماز پڑھنا بہتر ہے +
[2] امام شافعیؒ کے نزدیک سات تکبیریں +
[3] امام شافعیؒ کے نزدیک پانچ تکبیریں +
[4] قربانی کے مسئلے دینیات کے تیسرے رسالے سے دیکھو +

طرز معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتفاق و اتحاد کا شوق دلانا اور ان کی ترقی اور بہتری کے وسائل کو پیدا کرنا اور تقویت دینا (۵) اہل اسلام کو گورنمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی کے فوائد سے آگاہ کرنا (۶) ان اغراض و مقاصد کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کے تقرر۔ ماہوار رسالے کے اجرا۔ مدارس۔ کالج اور یتیم خانے کے قیام اور دیگر مناسب وسائل کو عمل میں لانا +

ان اغراض کی تکمیل کے واسطے انجمن کی طرف سے کئی واعظ مقرر ہیں جو بیرونجات میں انجمن کے مقاصد کی اشاعت اور برادران اسلام سے انجمن کے لئے امداد طلب کرتے ہیں۔ ان کے پاس قلمی **سند** مثبتہ دستخط میر مجلس و سکرٹری انجمن موجود ہے + **۱۱ زنانہ مدرسے** ہیں جن میں کلام اللہ اور دینی و دنیوی کتابوں کی تعلیم کے ساتھ ضروری دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے + ماہ محرم ۱۳۰۲ھ سے لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے **ایک سکول** لاہور میں جاری ہؤا جو یکم جنوری ۱۸۸۶ء سے **مڈل** کے درجے تک۔ یکم جنوری ۱۸۸۹ء سے **انٹرنس** کے درجے تک پہنچا۔ یکم مئی ۱۸۹۲ء سے **ایف اے** تک کالج بنا۔ یکم جون ۱۹۰۰ء سے **بی اے** اور یکم جون ۱۹۰۶ء سے **ایم اے** بھی کھل گیا ہے۔ اس سکول و کالج میں **تین ہزار** سے زیادہ **طلبا** دینی و دنیوی تعلیم پاتے ہیں اور یونیورسٹی کے امتحانوں میں شریک ہو کر علے العموم اچھے نمبروں پر پاس ہوتے ہیں۔ شروع ۱۸۹۰ء سے سکول و کالج کے متعلق ایک **بورڈنگ ہوس** بھی ہے جس میں بورڈروں کی ہر طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے + **ہفتہ وار جلسۂ وعظ** اسلامیہ کالج و سکول میں ہوتا ہے جس میں مدرسین۔ پروفیسر۔ واعظ اور طلبا اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے بھائیوں کو مستفید کرتے ہیں + انجمن کے سابق میر مجلس خلیفہ **حمید الدین** صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک عربی دینی مدرسہ موسوم بمدرسہ حمیدیہ اکتوبر ۱۸۹۱ء سے کھولا گیا ہے جس میں اعلےٰ دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ **ایک ماہوار رسالہ** چھپتا ہے جس میں انجمن کی کارروائی تہذیب کے ساتھ مخالفین مذہب اسلام کے جواب اور ان کے مذہب کی تردید اور مسلمانوں کی حالت کی درستی کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں + بچوں کی تعلیم کے واسطے بہت سی **کتب** چھپ گئی ہیں جن میں سے اکثر اسلامیہ سکول و کالج کی تعلیم میں داخل ہونے کے سوا سارے ہندوستان کے اسلامی اور بعض سرکاری صوبجات میں اور ریاستوں کے مدارس میں مروج ہیں۔ اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاء اللہ چھپتی جائینگی + مسلمانوں کے لاوارث۔ یتیم اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو بیکسی کی حالت میں پادریوں کے ہاتھ آجاتے تھے **یتیم خانہ** کھل گیا ہے۔ اس میں دو سو سے زائد لڑکے اور لڑکیاں داخل ہیں جن کی خوراک و پوشاک کا نہایت معقول انتظام ہے + علاوہ ازیں بعض مفلس اور یتیم بچوں کو سکول و کالج اور مدرسہ حمیدیہ میں **وظیفہ** دیا جاتا ہے بعض کو **فیس**۔ چنانچہ ان سب مندرجہ بالا کاموں پر **دس ہزار روپیہ ماہوار** سے زیادہ خرچ ہوتا ہے جو بفضل خدا ہمدردان قوم کے غیر منقش ماہواری اور یکمشت چندوں سے بصد مشکل پورا ہوتا ہے +

مندرجہ بالا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مال سے۔ زبان سے۔ قلم سے مدد کریں اور جس طرح ہو سکے ان کے پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیں تاکہ دین اور دنیا میں ان کو سرخروئی حاصل ہوئی +

اشتہار

انجمن کے متعلق کل معاملات میں خط و کتابت سکرٹریان انجمن کے نام کرنی چاہیے۔ مگر روپیہ ہمیشہ صاحب فنانشل سکرٹری انجمن کے نام آنا چاہیے +

المشتہران شمس الدین۔ عبد العزیز سکرٹریان انجمن

فہرست تالیفاتِ انجمن حمایتِ اسلام لاہور

نام کتاب	قیمت
کاپی سلیپ نمبرا (الف)	۰/
〃 〃 نمبرا (ب)	۰/
〃 〃 نمبر۲	۰/
〃 〃 نمبر۳	۰/
تختہ حروف اردو جلی	ـ/
〃 〃 عربی جلی	۰/
اردو قاعدہ	۰/
اردو کی پہلی کتاب لڑکوں کے لئے	۰۱/
〃 〃 لڑکیوں 〃	۰۱/
〃 دوسری کتاب	۰۲/
〃 تیسری کتاب	۵/
〃 چوتھی کتاب	۸/
〃 پانچویں حصہ نظم	۲/
اردو میں دینیات کا پہلا رسالہ	۱/
〃 〃 دوسرا 〃	۱/
〃 〃 تیسرا 〃	۲/
صرف اردو کا ابتدائی رسالہ	۲/
فارسی کی پہلی کتاب	۱/
〃 دوسری 〃	۲/
〃 تیسری 〃	۶/
〃 چوتھی 〃	۸/
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ	۳/
فرہنگ اردو کی پہلی کتاب	۰/
〃 〃 دوسری 〃	ـ/
〃 〃 تیسری 〃	۳/
〃 〃 چوتھی 〃	۰۴/
فرہنگ فارسی کی پہلی کتاب	۱/
〃 〃 دوسری 〃	۰۲/
〃 〃 تیسری 〃	۰۳/
〃 〃 چوتھی 〃	۴/
عربی میں دینیات کی پہلی کتاب	۱/

نام کتاب	قیمت
عربی میں دینیات کی دوسری کتاب	۰۲/
〃 〃 تیسری 〃	۰۳/
〃 〃 چوتھی 〃	۰۳/
〃 〃 پانچویں 〃	۴/
منیۃ الراغب	عہ/
عوامل عربیہ	۱/
اردو خط و کتابت	۳/
انگریزی بول چال	۶/
انگریزی قاعدہ مرتبہ انجمن	ـ/
انگریزی انگلش پرائمر	۰۱/
〃 فسٹ ریڈر	۰۴/
〃 سیکنڈ ریڈر	۰۵/
〃 گرائمر	۰۱/
لکچر نمبر ۳۶	۳/
لکچر نمبر ۳۸	۲/
لکچروں کا مجموعہ حصہ دوم	۳/
لکچروں کا مجموعہ	۴/
لکچر درباری	۳/
اتمام حجت	۳/
چند پند	۴/
ابن الوقت	۱۲/
مرآۃ العروس	۱۰/
بنات النعش	۱۰/
توبۃ النصوح	۱۰/
فسانۂ مبتلا ـ المتقب بہ محصنات	۱۰/
نصاب خسرو	۰۱/
منتخب الحکایات	۴/
مبادی الحکمت	۹/
رویائے صادقہ	عہ/
ما یعنیک فی الصرف	۸/

نام کتاب	قیمت
نصیحت نامہ و عام و نامۂ بیبیاں الملقب بہ لاعظ حسنہ	۱۰/
پرتیمن اینڈ عربک ورڈس	۸/
اینڈ ٹیلو رلینڈ	۲/
رسالہ صابون بہاڑی	۱۰/
شرف و شرافت	۲/
فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب	۱/
رسالہ ابطال تناسخ	۳/
تاریخ بیہقی	۲/
قول الفصیح ملے ـ فوائد المسیح ۴	۴/
بہار شوگ تحفہ ـ مابر کوٹلہ نمبر۳	۱/
ہمین الفوائد	۵/
ناصح حصہ دوم	
مفید المسلمین معہ سی حرفی و حکایات افضل المرسلین ۴	۲/
ارکان اسلام	۸/
باغ بہشت مجوزہ مترجم	۲/
ضرورۃ المسلمین	۳/
مجموعہ معجزات اردو	۵/
تفسیر فیروزی پارہ عم	۱۲/
راحت المومنین فی ندامت المنکرین	۱/
شرح انوار العاشقین	۶/
رہنمائے تشخیص	عہ/
رفیق الطلبا	۵/
عربی قاعدہ مرتبہ انجمن	۰/

نوٹ ـ کتب فروختنی موجودہ کتب خانہ انجمن کی مکمل فہرست علٰحدہ چھپی ہوئی ہے۔ انجمن سے درخواست کرنے پر مفت ملسکتی ہے اور عام کمیشن فہرست تالیفات انجمن کی بارہ روپے آٹھ آنے (۱۲/۸) فیصدی ہے +

فرمائش بھیجنے کا پتہ :- کتب خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور

کتب خانہ انجمن کی فہرست کتب کلاں دفتر انجمن سے مفت مل سکتی ہے

جس کتاب پر انجمن کی مُہر نہ ہوگی وہ مسروقہ سمجھی جائیگی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

اُردو میں سلسلۂ تعلیم دینیات

دینیات کا تیسرا رسالہ

جسے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے

سنہ ۱۳۳۲ ہجری المقدس

علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا

رجسٹری شدہ ۔ بے اجازت کوئی نہ چھاپے

دفعہ ۱۲ تعداد ۱۱۰۰۰

انجمن حمایت اسلام لاہور

اُس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی شان دیکھو کہ اپنی قدرت۔ اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز انقلابوں سے ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو بندے جو اپنی اعلےٰ درجہ کی دینداری لیاقت۔ فضیلت۔ حسن اخلاق وغیرہ خوبیوں کے باعث آج کل معدن علوم ہونے کی مدعی قوموں کے اُستاد تھے۔ اُنہیں کی نسلیں آج مطلق جاہل۔ بے ہنر محض اور اپنے سچے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے کوسوں دور ہیں۔ ان کی جہالت کا یہ نتیجہ ہے کہ بُت پرست قومیں جن کے پاس اپنے مذہب کی کوئی بھی عقلی اور نقلی دلیل نہیں۔ علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں اور ہمیں اپنی بے علمی اور نالیاقتی سے ان کے جواب دینے کی بھی جرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی غلط ثابت کر سکتا ہے۔ وہ خاتم المرسلین کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو بہتان باندھ کے لوگوں کے سامنے سُناتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان بیہودہ اور پوچ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں یہ باتیں تو رہیں درکنار مشن سکولوں میں ہمارے شفیع المذنبینؐ اور ہمارے دین کی نسبت وہ نالائق الفاظ ہمارے لڑکوں کی زبان سے نکلوائے جاتے ہیں جن کا سُننا بھی جائز نہیں۔ مگر یہ ہماری بے غیرتی کہ ہم اپنے لڑکوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے۔ ہمارے لڑکیوں کے عقائد بگاڑنے اور انہیں ناجائز آزادی سکھلانے کو کبھی روپے پیسے کا لالچ دیکر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر کبھی دستکاری سکھانے کا وعدہ دیکر عیسائی عورتیں جن سے پردہ کرنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا مردوں سے۔ ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ مگر واسطہ ہے ہماری نادانی کہ ہم ان نقصوں کے مٹانے اور اپنی لڑکیوں کو ان گمراہ کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے +

بے ہنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا کہ جتنے رذیل پیشے ہیں وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور۔ اُچکے۔ مفلس۔ قلاش جتنے ہیں اکثر مسلمان۔ ہیجڑے۔ کنجن۔ بھانڈ۔ ڈوم کل مسلمان۔ ان پڑھ۔ جاہل۔ بے ادب۔ گستاخ بھی ہیں تو یہی مسلمان۔ دنیاوی علوم کون نہیں پڑھتے؟ اعلےٰ عہدوں پر کون ترقی نہیں کرتے؟ اپنی جائدادیں کون بیچے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان +

اسلام کے پاک اصولوں کی پیروی چھوڑ دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں آئے ہوئے کچھ مدت نہیں گزری۔ اُن کا دل آزار مقولہ اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ ہے کہ اسلام انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے۔ غرض دینی اور دنیوی دونو طرح کی حالت میں تو پست اور ذلیل ہو رہے ہیں۔ باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں اور مل کر اس حالت سے نکلنے کی بجائے وقتہ فرقہ بن کر ایک دوسرے سے جدا ہیں بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی بیخ کنی کر کے اسلام کو صدمہ پہنچا رہے ہیں اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں۔ افسوس! افسوس!! مندرجۂ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے ۱۸۸۴ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور قائم ہوئی ہے جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں :-

(۱) معترضین اصول مذہب مقدس اسلام کے اعتراضوں کے جواب (تحریری یا تقریری) تہذیب کے ساتھ دینا اور اس مقدس مذہب کے اصول کی حمایت و اشاعت کرنا (۲) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہیں (۳) زکوٰۃ یا ایسے مال سے جو اصحاب جماعتین اس غرض کے واسطے عطا فرماویں۔ لاوارث مفلس یتیم مسلمان بچوں کی پرورش اور تربیت کا انتظام کرنا اور مفلس مسلمان بچوں کی تعلیم میں حتے الوسع امداد دینا جو بسبب عدم توجہی مسلمانوں کے عموماً خراب اور آوارہ ہو جاتے ہیں اور بے کسی کی حالت میں نعمت اسلام سے بے نصیب ہو جاتے ہیں (۴) اہل اسلام کی اصلاح

پہلا باب

اخیر سیپارے کا ربع اخیر مع ترجمہ

سورۂ قدر	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مکی پانچ آیتیں

إِنَّآ أَنزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا
تحقیق اُتارا ہم نے اُس کو[1] شب قدر میں - اور کیا سمجھے تم کیا ہے
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ
شب قدر - شب قدر - اچھی ہے ہزار مہینوں سے - اُترتے ہیں
الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝
فرشتے اور رُوح اُس میں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے -
سَلٰمٌ ۚ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ۶
رحمت ہے (اللہ کی طرف سے) وہ طلوع فجر تک ہے ÷

سورۂ بیّنہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مدنی آٹھ آیتیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
نہیں تھے[2] وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب[3] اور مشرکوں میں سے
مُنفَكِّيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ
جُدا ہونے والے - یہاں تک کہ آئی اُن کے پاس کھلی دلیل[4] - پیغمبر

[1] اُس کو یعنی قرآن شریف کو پہلے آسمان پر اُتارا ÷ [2] عرب کے لوگ جو کافر تھے اور اُن میں سے بعض اہل کتاب اور بعض مشرک تھے - وہ ملے جُلے رہے - یہاں تک کہ رسول علیہ السلام آئے اور اُن کی وجہ سے انہی میں سے بعض مسلمان ہوگئے - اُس وقت اہل کتاب اور مشرک مسلمانوں سے جُدا ہو گئے ÷ [3] جن لوگوں کے واسطے خدائے تعالیٰ نے اُن کے پیغمبر کو اپنی کتاب عنایت کی - اُنہیں اہل کتاب کہتے ہیں - جیسے عیسائی اور یہودی ÷ [4] وہ کھلی دلیل پیغمبر ہے ÷

اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۞
اللہ کی طرف سے جو پڑھتا ہے صحیفے پاک۔ اُن میں حکم ہیں ٹھیک ٹھیک۔
وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
اور نہیں اختلاف کیا[1] اُن لوگوں نے جن کو دی گئی کتاب مگر بعد
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۞ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا
اس کے کہ پہنچ گئی اُن کو کھلی دلیل۔ اور نہیں حکم کئے گئے وہ مگر یہ کہ
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ
عبادت کریں اللہ کی خالص کر کے اُس کے واسطے دین (عبادت) کو۔
حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
ایک طرف ہو جانے والوں کی طرح اور قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ
وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اور یہی ہے دین ٹھیک ٹھیک۔ تحقیق جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب
وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اور مشرکوں میں سے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔
اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
وہی ہیں بدتر خلقت کے۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے کئے
الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
نیک کام وہی ہیں بہتر خلقت کے۔ اُن کی جزا اُن کے رب کے پاس،
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
باغ ہیں سدا رہنے کے چلتی ہیں اُن کے نیچے نہریں وہ رہنے والے ہونگے
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ
اُن میں ہمیشہ خوش ہوا اللہ اُن سے اور وہ راضی ہوئے اُس سے (اللہ سے)

[1] یعنی اہل کتاب نے اس وقت اختلاف کیا ہے۔ جب رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلّم) اُن کے پاس پہنچ گئے۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ع

یہ اُس کے لئے ہے جو ڈرا اپنے رب سے ۔

سُورۂ زلزال	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مدنی آٹھ آیتیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝

جب ہلائی جائیگی زمین ساری کی ساری - اور نکال ڈالیگی زمین اپنے بوجھ -

وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝

اور کہیگا آدمی کیا ہُوا اسے (زمین کو) - اُس دن وہ بتا دیگی اپنی خبریں -

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝

اسلئے کہ تیرے رب نے حکم دیا اُس کو اُس دن نکلینگے آدمی گروہ گروہ ہوکر

لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

تاکہ دکھائے جائیں اُن کو اُن کے عمل - سو جس نے کی ذرّہ بھر بھی

خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ع

نیکی وہ دیکھیگا اُسے - اور جس نے کی ذرّہ بھر بھی بدی وہ دیکھیگا اُسے ۔

سُورۂ عادیات	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکّی گیارہ آیتیں

وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ

قسم ہے دوڑتے ہانپتے ہوئے گھوڑوں کی - پھر قسم ہے پتھریں سے نعل سے

قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝

آگ نکالتے ہوئے گھوڑوں کی - پھر قسم ہے صبح کے وقت لوٹ مچاتے ہوئے گھوڑوں کی

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ

پھر اُن کی جنھوں نے اُٹھائی گرد - اور گھس گئے انبوہ میں - بیشک انسان

لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَ

اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے - اور بیشک وہ اُس پر گواہ ہے - اور

اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اَفَلَا يَعْلَمُ

بیشک وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے - پھر کیا وہ نہیں جانتا

اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ وَ حُصِّلَ مَا فِي

جب اُٹھایا جائیگا جو کچھ قبروں میں ہے۔ اور ظاہر کیا جائیگا جو کچھ

الصُّدُوْرِ ۙ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ

سینوں میں ہے۔ بے شک اُن کا پروردگار اُن کے حال سے اُس دن

لَّخَبِيْرٌ ۠ ۶ ع

خبردار ہے ؞

سُورۂ قارعہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکی گیارہ آیتیں

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَ

لوگوں کے دل کو تھرتھرا دینے والی گھڑی (قیامت کی) کیسی تھرتھرا دینے والی گھڑی اور

مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

تو کیا سمجھا کیسی ہے تھرتھرا دینے والی گھڑی۔ اُس دن ہو جائینگے لوگ

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

مثل پتنگے بکھرے ہوئے کی۔ اور ہو جائینگے پہاڑ مثل رنگین

الْمَنْفُوْشِ ۭ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِيْ

اُون دُھنی ہوئی کے۔ پھر جس کی بھاری ہوئی تولیں۔ وہ

عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۭ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ

پسندیدہ عیش میں ہوگا۔ اور جس کی ہلکی ہوئیں تولیں۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۭ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ ۭ

پھر اُس کی ماں (رہنے کی جگہ) ہاویہ ہے اور تو کیا سمجھا ہے وہ (ہاویہ) کیا ہے

نَارٌ حَامِيَةٌ ۠ ۶ ع

آگ ہے بھڑکتی ہوئی ؞

سُورۂ تکاثر	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکی آٹھ آیتیں

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝

غفلت میں ڈالا تم کو بہتات کی حرص نے یہاں تک کہ دیکھیں تم نے قبریں

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ

ایسا نہیں چاہیئے تم جلدی (مرنے کے وقت) جان لوگے ۔(میں) پھر (کہتا ہوں)

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا

ایسا نہیں چاہیئے تم جلدی جان لوگے (قیامت کے دن)۔ ایسا نہیں چاہیئے

لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ

اگر جان لو (اب بھی) تم یقینی علم سے (تو ایسا نہ کرو)۔ ضرور دیکھوگے

الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ

دوزخ ۔ پھر تم دیکھوگے اُس کو یقین کی آنکھوں سے ۔ پھر

ع لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

البتہ تم سے سوال کیا جائیگا اُس دن نعمتوں کی بابت ✣

سُورۂ عصر	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکی تین آیتیں

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ

قسم ہے زمانے کی ۔ بے شک آدمی ٹوٹے[1] میں ہے ۔ سوا اُن لوگوں کے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا

جو ایمان لائے اور اُنہوں نے کئے اچھے کام اور آپس میں نصیحت کی

ع بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

نیکی کرنے کی اور آپس میں نصیحت کی صبر کی ✣

سُورۂ ہُمَزہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکی نو آیتیں

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ نِ الَّذِيْ جَمَعَ

خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چُننے والے کے لئے جس نے جمع کیا

مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ

بہت سا مال اور گن کر رکھا اُس کو ۔ کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اُس کا مال

[1] یعنی جن لوگوں کا آگے ذکر ہے ۔ اُن کے سوا باقی سب نقصان اُٹھا رہے ہیں ✣

اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝

ہمیشہ رکھیگا اُس کو۔ ایسا نہ ہوگا وہ ضرور ڈالا جائیگا پامال کرنے والی دوزخ میں

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ

اور کیا جانتا ہے تو کیا ہے وہ پامال کرنے والی دوزخ۔ آگ ہے خدا کی

الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا

سُلگائی ہوئی جو چڑھ آتی ہے دلوں کے اوپر بےشک وہ آگ

ع عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

بند کی گئی ہے اُن پر لمبے ستون لگا کر ؁

سُورۂ فیل	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکی پانچ آیتیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝

کیا نہیں دیکھا تو نے کیا کیا تیرے پروردگار نے ہاتھی[1] والوں کے ساتھ ۔

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا

کیا نہیں کر دیا اُن کا داؤ بے فائدہ اور بھیجے اُن پر اُڑتے جانور

اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ

جوق جوق ۔ مارتے تھے اُن کو کنکریاں کھنگر کی ۔ پھر کر دیا اُن کو

ع كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

جیسے گھاس کھائی ہوئی ہو (یعنی ریزہ ریزہ کر دیا) ؁

سُورۂ قریش	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکی چار آیتیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ

قریش[2] کے خوگر ہونے کے سبب سے ۔

[1] ایک بادشاہ ہاتھی لیکر مکہ گرانے آیا تھا۔ اُسے اور اُس کی فوج کو اصحاب فیل کہتے ہیں۔

[2] اس سورۃ کا ربط پہلی سورۃ کے ساتھ ہے یعنی قریش کے جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہونے کے باعث ہم نے اصحاب فیل کے ساتھ وہ معاملہ کیا۔ قریش کعبے کے متولی تھے اور سفروں میں کعبے کے متولی ہونے کے سبب لوٹ سے بچے رہتے تھے۔ اگر اصحاب فیل کعبے کو گرا دیتے تو اُن کی وہ عزت نہ رہتی اور آئندہ خوف میں مبتلا رہتے۔ خدا تعالےٰ اپنی یہ نعمت جتا کر فرماتا ہے کہ جب ہم نے اُن پر یہ عنایت کی ہے تو اُنہیں چاہئے کہ ہماری عبادت کریں۔

الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ ۚ○

جاڑے اور گرمی کے سفر سے اُن کے خوگر ہونے کے سبب۔

فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ ۙ○ الَّذِیْ

پھر چاہیئے کہ وہ عبادت کریں اس گھر کے پروردگار کی۔ جس نے

ۛ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۵ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○

کھانا دیا اُن کو بھوک میں اور امن دیا ڈر میں۔

سُورۂ ماعُون	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	مکی سات آیتیں

اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۗ○

کیا دیکھ لیا تو نے اس شخص کو جو جھٹلاتا ہے عملوں کی جزا کے دن (قیامت) کو۔

فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ○ وَلَا یَحُضُّ

پس یہ وہ ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو اور نہیں رغبت دلاتا کسی کو

عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ○ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ○ الَّذِیْنَ

فقیر کے کھانا کھلانے پر۔ پھر خرابی ہے اُن نمازیوں کے لئے جو

هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ○ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ○

اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں۔ وہ لوگ جو دکھاوے کی عبادت کرتے ہیں

ع وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ○

اور مانگتے نہیں دیتے برتنے کی چیز۔

سُورۂ کوثر	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ⓣ	مکی تین آیتیں

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۗ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۗ○

بے شک ہم نے دیا تجھے[1] حوض کوثر۔ پس نماز پڑھ اپنے پروردگار کی اور قربانی کر۔

ع اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۧ○

بے شک تیرا دشمن وہی ہے اُوت (بے اولاد۔ اَونترا)۔

[1] تجھے یعنی اے رسول (صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم) تجھ کو۔

مدنی چھ آیتیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۂ کافرون

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ

(اے رسول) کہدے اے کافرو! میں نہیں پوجتا۔ جسے تم پوجتے ہو۔

وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم پوجنے والے ہو جسے میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں پوجنے والا ہوں

مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ لَكُمْ

جسے تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم پوجتے ہو جسے میں پوجتا ہوں۔ تمہارے لئے

دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۠ ع

تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ٭

مدنی تین آیتیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۂ نصر

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ

جب آئی مدد اللہ کی اور فتح۔ اور دیکھے تو نے لوگ

يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ

داخل ہوتے اللہ کے دین میں گروہ کے گروہ۔ پس پاکی بیان کر[1]

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور اُس سے بخشش مانگ۔ بے شک وہ ہے

تَوَّابًا ۠ ع

توبہ قبول کرنے والا ٭

مکی تین آیتیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۂ لہب

تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ

ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابو لہب کے اور وہ ہلاک ہوگیا۔ کچھ کام نہ آیا اُس کے

[1] حضرت رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اس موقع پر یہ دُعا پڑھا کرتے تھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ ۝

مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ
اُس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا - وہ جلد پڑیگا شعلے
لَهَبٍ ۝ وَّ امْرَاَتُهٗ ۝ حَمَّالَةَ
مارنے والی آگ میں اور اُس کی جورو بھی - جو سر پر اٹھائے پھرتی ہے -
الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ ع
ایندھن - اُس کی گردن میں رسّی کھجور کی چھال کی ۔

سُورۂ اِخلاص	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مکی چار آتیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ
(اے رسول) کہدے وہ اللہ ایک ہے - اللہ بے نیاز ہے - نہیں
يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ
جنا اُس نے کسی کو اور نہیں جنا اُس کو کسی نے اور نہیں ہے
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ع
اُس کا رشتہ دار کوئی ایک بھی ۔

سُورۂ فلق	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	مدنی پانچ آتیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ
(اے رسول) کہدے میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے پروردگار کی -
شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ
برائی سے اُس چیز کی جو اُس نے پیدا کی - اور برائی سے
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ
بہت اندھیری رات کی جب اُس کا اندھیرا چھا جائے - اور برائی سے
النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَ
پھونکنے والیوں کی (رسّی کی) گرہوں پر (یعنی ساحرہ عورتوں سے) اور

لہ فلق کے معنی ہیں صبح اور وہ چیز بھی جو پھٹے اور اُس میں سے کوئی اور چیز نکل پڑے - تاکہ اُس نکلی ہوئی شے سے عجیب نشانیاں نکلیں ۔

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ع
برائی سے حسد کرنے والے کی جب کہ وہ حسد ظاہر کرے۔

مدنی چھ آیتیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُورۂ ناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝
(اے رسول) کہہ دے میں پناہ مانگتا ہوں آدمیوں کے پروردگار۔
مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ
آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی اُس وسوسہ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ
ڈالنے والے چھپ جانے والے کی بدی۔ جو بُرے
يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ
خیال ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں۔
الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝ ع
جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے +

دوسرا باب

طہارت کے مسئلوں کا بقیہ

۱۔ طہارت کے مسئلے

(۱) نجاست

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ غلیظہ اور خفیفہ÷

نجاست غلیظہ وہ ہے جس کا نجس ہونا قرآن مجید یا کسی حدیث سے ثابت ہو۔ جو نجاست ایسی نہیں۔ وہ خفیفہ ہے÷ بیٹ۔ لید۔ گوبر۔ پیشاب۔ خون۔ شراب وغیرہ غلیظ نجاستیں ہیں۔ مگر حلال جانوروں کا پیشاب اور حلال پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے÷

بدن یا کپڑے وغیرہ کو اگر اس کی چوتھائی تک نجاست خفیفہ یا ایک درم تک نجاست غلیظہ لگ جائے۔ تو معاف ہے۔ مگر اس سے زیادہ معاف نہیں÷

(۲) پاک اور ناپاک پانی

جس پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ وہ پاک ہے۔ جس سے وضو کرنا جائز نہیں۔ وہ ناپاک (نجس پلید)÷

جس پانی سے وضو ہو سکتا ہے۔ اُسی سے غسل بھی ہو سکتا ہے اور اُسی سے ناپاک شے کو پاک بھی کر سکتے ہیں÷

اِن تینوں پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے (۱) مینہ کا پانی (۲) چشمے یعنی کوئیں وغیرہ کا پانی (۳) پگھلی ہوئی برف کا پانی (۴) وہ پاک پانی جو رکھے رکھے بُو دار ہوگیا ہو یا کسی پاک چیز

سے اُس کی بُو یا مزہ یا رنگ بدل گیا ہو۔ ہاں اگر جنے کا وصف نہ رہے۔ تو پھر اُس سے وضو جائز نہیں (۵) آہستہ یا زور سے بہتا پانی (جاری پانی) بعض کے نزدیک جاری وہ پانی ہے جو گھاس اور تنکے کو بہالے جا سکے (۶) ایسا کھڑا پانی جس کا رقبہ سَو مربع گز ہو اور اِتنا گہرا ہو کہ چُلو لینے سے زمین کُھل جائے۔ اسی کو شرع کی اصطلاح میں دہ در دہ کہتے ہیں +

اِن پانیوں سے وضو جائز نہیں (۱) کسی درخت یا میوے کا نچوڑ (۲) وہ پانی جس پر کوئی دوسری چیز اس طرح غالب ہو کہ پانی کی طبیعت بدل جائے۔ جیسے شوربا وغیرہ (۳) وہ پانی جس کا رنگ یا بُو یا کوئی اَور وصف کسی چیز کے گرنے یا ملنے سے بدل جائے (۴) دہ در دہ سے کم کھڑا پانی جس میں کوئی ناپاک شے پڑ جائے (۵) ایسا بہتا یا کھڑا پانی جس میں نجاست کا اثر غالب ہو (۶) مستعمل پانی (۷) حرام جانور کا جھوٹا پانی +

بہتے یا دہ در دہ پانی میں کوئی مُردار نظر آئے۔ تو اُس جگہ کو چھوڑ کر اَور جگہ پر سے وضو کر لیں +

مستعمل پانی وہ ہے جس سے وضُو یا کسی چیز کو پاک کر لیا گیا ہو۔ وضو پر وضو کریں۔ تو بھی پانی بدن پر سے گرتے ہی مستعمل سمجھا جاتا ہے +

حرام جانور کا جھوٹا پانی اور پسینہ ناپاک ہے۔ بِلّی۔ پھرتی پھراتی مُرغی۔ شکاری پرندوں اور حشرات الارض کا مکروہ گدھے اور خچّر کا مشکوک۔ حلال جانور کا پاک +

مکروہ پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر پانی نہ ملے۔ تو اُس سے وضو کر کے نماز پڑھ لیں۔ لیکن مشکوک پانی ہی ملے۔ تو اُس سے وضو بھی کریں اور تیمّم بھی +

حوض یا تالاب - برتن یا کوئیں وغیرہ میں کا کھڑا پانی جو دہ در دہ سے کم ہو - کسی نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ کے ملنے سے ناپاک ہو جاتا ہے +

وہ در دہ سے کم پانی ان جانوروں کے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتا + (۱) وہ جانور جو پانی ہی میں پیدا ہوتے ہیں - جیسے مچھلی - جھلّی دار مینڈک وغیرہ (۲) وہ جانور جن کے بدن میں خون جاری نہیں ہوتا - جیسے بھڑ - مکھّی - چیونٹی - مچھّر - پسّو - چھپکلی وغیرہ - مگر اُن میں سے زہریلے جانور کے پانی میں مرنے کی صورت میں زہر کے اثر کی وجہ سے اس کے استعمال سے پرہیز بہتر ہے +

(۳) کوئیں کا بیان

گوبر - لید - مینگنی اور بیٹ کے سوا جب کوئیں میں کوئی غلیظہ یا خفیفہ نجاست جا پڑے - وہ ناپاک ہو جاتا ہے +

اوپر کی چیزوں کے گرنے سے رنگ - بُو - مزہ وغیرہ میں فرق آ جائے - تو پھر بھی کوآں پاک نہیں رہتا +

کوآں نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جائے - تو اُس میں سے دو سَو ۲۰۰ ڈول نکالنے واجب ہیں - اور تین سَو ۳۰۰ ڈول نکالنے مستحب یعنی اس میں سے اتنے ڈول پانی یک دفعہ نکال ڈالیں تو اُس کے بعد وہ پاک ہو جاتا ہے +

کوئیں میں گرنے سے جانور کی تین حالتیں ہونگی یا تو وہ زندہ نکلیگا یا بغیر پھولے سڑے کے ثابت مُردہ نکلیگا یا وہ مر کر پھول پھٹ گل سڑ گیا ہوگا ؛

تیسری صورت میں تو خواہ جانور چھوٹا ہو خواہ بڑا - وہی دو سَو ۲۰۰ سے تین سَو ۳۰۰ تک ڈول نکالنے چاہئیں +

دوسری صورت کے لئے یہ تین حالتیں ہیں (۱) جانور بڑا ہو۔ جیسے کتا۔ بلی۔ بڑی بط اور اس سے بڑے جانور۔ خواہ اُن کا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو دو سَو سے تین سَو تک ڈول نکالیں (۲) درمیانے درجے کا جانور ہو۔ جیسے کبوتر مُرغی وغیرہ۔ تو ۴۰ ڈول نکالنے واجب ہیں اور ۱۰ ڈول نکالنے مستحب۔ لیکن اگر ان کی تعداد دو سے زیادہ ہو۔ تو دو سَو سے تین سَو تک ڈول نکالیں (۳) جانور چھوٹا ہو۔ جیسے چوہا۔ چھچھوندر۔ چڑیا وغیرہ۔ تو ۲۰ ڈول نکالنے واجب اور ۳۰ ڈول نکالنے مستحب ہیں۔ دو سے زیادہ چھوٹے جانور ہوں۔ تو ۴۰ سے ۶۰ ڈول تک نکالیں +

پہلی صورت میں خواہ جانور کا مُنہ پانی میں جائے خواہ نہ جائے۔ اگر اُس کا جھوٹا ناپاک ہے۔ تو دو سَو سے تین سَو تک ڈول نکالیں۔ اگر اُس کا جھوٹا مکروہ یا مشکوک ہے۔ تو دس ڈول نکالنے مستحب ہیں۔ اگر جانور ایسا ہو کہ اس کا جھوٹا تو پاک ہے۔ مگر اس کے بدن پر نجاست ہے۔ تو بھی دو سَو سے تین سَو تک ڈول نکالنے چاہئیں +

(۴) جبیرہ وغیرہ کا بیان

جبیرہ اُن لکڑیوں کو کہتے ہیں جو کسی ٹوٹے ہوئے عضو پر رکھ کر باندھی جاتی ہیں +

وضو کرتے وقت جبیرہ پر اس صورت میں مسح کرنا درست ہے۔ جب اس کے کھولنے اور عضو پر مسح کرنے میں ضرر کا خوف ہو۔ لیکن اگر جبیرہ پر مسح کرنے سے بھی ضرر کا خوف ہو۔ تو اُس پر بھی مسح نہ کریں +

پٹی اور پھاہے کا بھی یہی حکم ہے +

اگر کسی کے اعضا ایسے پھٹ گئے ہوں کہ اُن کو دھو نہ سکے

تو اُن پر پانی بہائے۔ اگر پانی نہ بہا سکے۔ تو مسح کرے۔ مسح بھی نہ کر سکے۔ تو اُسے چھوڑ دے اور اس کے ارد گرد تک دھولے۔

تیسرا باب

روزے کے مسئلے

(۱) روزہ اور اس کا وقت

صبح صادق کے ظاہر ہو جانے سے سورج کی ٹکیا ڈوب جانے تک نیت کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دینا روزہ (صوم) کہلاتا ہے۔

ماہ رمضان کا روزہ رکھنا ہر عاقل و جوان مسلمان پر فرض ہے اور جو شخص اس کے فرض ہونے کو نہ مانے۔ وہ کافر۔

اگر اس مہینے کا روزہ کسی عذر[1] سے نہ رکھا جائے۔ تو اُس کی قضا فرض ہے نذر اور کفارے کا روزہ واجب ہے۔ ان کے سوا باقی سب نفل۔

رمضان اور نذرِ معیّن کے روزے کی نیت رات سے دوپہر[2] تک کرنی درست ہے۔ پر قضا۔ کفارہ اور نذر غیر معین کے لئے رات ہی سے نیت کرنی چاہیئے۔

روزہ رکھنے کے لئے پچھلی رات سحری کھانا سنت ہے۔ جسے سحُور کہتے ہیں۔ اس کا وقت آدھی رات یا رات کا چھٹا حصّہ باقی رہے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

دن غروب ہوتے ہی روزہ کھول دینا چاہیئے۔ زیادہ دیر نہ کرنی چاہیئے۔ تازہ یا خُشک خُرما سے روزہ کھولنا سنت ہے۔ اگر یہ نہ ملیں تو پانی سے کھول لیں۔

[1] معذروں کی تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۱۸ سے۔ [2] صاحبین رح اور امام شافعی رح کے نزدیک رات ہی سے نیت کرنی چاہیئے۔ دن کو درست نہیں۔

جو شخص روزہ رکھ کر گالی گلوچ۔ جھوٹ غیبت اور اور سب بُرے کام نہ چھوڑے۔ اُس کا روزہ مقبول نہیں ہوتا +

اگر شک کی رات۔ مثلاً شعبان کی تیسویں کو ابر ہو۔ تو اس تاریخ کے دن کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ شک کی رات اس طرح کی نیت کرنی درست نہیں کہ اگر کل رمضان کا دن ہو۔ تو میرا رمضان کا روزہ ہوگا۔ نہیں تو روزہ نہیں رکھونگا +

جس شخص نے اکیلے ہی رمضان کا چاند دیکھا ہو۔ وہ دونو صورتوں میں روزہ رکھے۔ خواہ اس کی بات مانی جائے خواہ نہ مانی جائے۔ اور اگر اکیلے نے عید کا چاند دیکھا ہو اور اس کی بات نہ مانی جائے۔ تو اُسے بھی روزہ رکھنا چاہیئے اور اگر ان حالتوں میں افطار کرے تو قضا کا روزہ رکھے کفارہ[1] نہ دے +

اگر آسمان پر ابر یا غبار ہو۔ تو رمضان کے چاند کے واسطے ایک[2] عادل شخص کی خبر کافی ہے۔ پر شوال اور ذی الحج کے لئے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی۔ جب مطلع صاف ہو۔ آسمان پر ابر یا غبار نہ ہو۔ تو تینوں مہینوں کے لئے شرط ہے کہ بہت سے آدمی گواہی دیں۔ جن کے سچے ہونے پر عقل یقین کرے جب مطلع صاف نہ ہو اور ایک عادل شخص کی گواہی پر رمضان کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھا گیا ہو۔ اور اس طرح سب لوگوں نے تیس روزے پورے کر لئے ہوں اور تیسویں دن پھر ابر ہو۔ تو اس صورت میں ایک شخص کی گواہی پر افطار نہیں کرینگے۔ جب تک کہ دو[3] عادل آدمی گواہی نہ دیں +

عادل وہ ہے جو کبیرہ[4] گناہ نہ کرے اور صغیرہ گناہوں سے

---

[1] امام شافعیؒ کے نزدیک کفارہ بھی دے + [2] امام شافعیؒ کے نزدیک دو آدمیوں کی گواہی لازم ہے + [3] امام محمدؒ کے نزدیک ایک ہی عادل شخص کی گواہی کافی ہے + [4] کبیرہ و صغیرہ کی تعریف صفحہ ۴۳ سے دیکھو +

بھی حتے المقدور پرہیز کرتا رہے +

(۲) روزے کے مفسدات۔ اس کی قضا اور کفارہ

اِن باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے (۱) جان بوجھ کر کھانا پینا (۲) روزہ یاد ہو اور کلّی کرتے وقت ارادہ کیے بغیر پانی حلق میں چلا جائے (۳) کوئی زبردستی افطار کرا دے (۴) کان یا ناک میں دوائی ڈالی جائے (۵) سر کے زخم میں دوائی لگائیں اور دماغ میں چلی جائے (۶) پیٹ کے زخم میں دوائی لگائیں اور پیٹ میں چلی جائے (۷) سنگریزہ نگل لیا جائے (۸) اپنی خواہش سے مُنہ بھر قے کی جائے (۹) سحری کھالیں یا روزہ افطار کریں اس شبہ میں کہ رات ہے اور پیچھے معلوم ہو کہ دِن تھا (۱۰) بھولے سے کھا پی لیا اور اس شبہ میں کہ اب روزہ نہیں رہا پھر قصداً کھا پی لیا (۱۱) رمضان کے سارے مہینے میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی نیّت ہی نہ کی +

پہلی صورت میں یعنی صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک کھائیں۔ پئیں۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر رمضان کا روزہ ہو۔ تو اُس کی قضا اور کفارہ دونو لازم ہو جاتے ہیں۔ مگر اور روزوں میں صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ باقی سب صورتوں میں قضا کا روزہ رکھنا چاہیئے۔ کفارے دینے کی ضرورت نہیں +

ایک روزہ توڑنے کے کفارے میں غلام آزاد کرنا چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو متواتر دو مہینے روزے رکھنے چاہئیں۔ یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے +

ان حالتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا (۱) تیل[۱] لگانا (۲) سُرمہ لگانا (۳) کسی کی غیبت[۲] کرنا (۴) قے کے غلبہ کرنے پر قے کرنا (۵) کان

---

[۱] امام شافعیؒ کے نزدیک مکروہ ہیں + [۲] غیبت کرنے والے کا روزہ قبول نہیں ہوتا +

میں پانی ٹپکانا (۶) غبار دھوئیں یا مکھی کا حلق میں چلا جانا (۷) مسواک کرنا +

روزے کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے کچھ اور مسئلے بھی ہیں جن کی ضرورت جوانوں کو ہوتی ہے۔اس لئے وہ یہاں نہیں لکھے گئے +

(۳) مکروہات روزہ

روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا اور چبانا۔اس شرط سے کہ حلق کے نیچے نہ جانے دے۔مکروہ ہے۔ پر بچے کے لئے ضرورت کے وقت ایسا کرنا مکروہ نہیں +

(۴) روزہ رکھنے سے کون لوگ معذور ہیں

بڈھا ضعیف اگر روزہ نہ رکھ سکے۔تو روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا دے اور اس کی مقدار صدقۂ فطر کے برابر ہے۔اگر اسے روزہ رکھنے کی طاقت ہو۔تو پھر قضا کرے +

یہ لوگ روزہ نہ رکھیں۔ پر جب ان کا عذر نہ رہے ۔صدقے دئے بغیر اس کی قضا کریں (۱) حاملہ عورت (۲) دود پلانے والی عورت جب اسے اپنی یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو (۳) مریض جسے مرض کے بڑھ جانے کا ڈر ہو (۴) مسافر +

مسافر کو روزے سے نقصان نہ ہو۔تو بعض کے نزدیک اُسے روزہ رکھنا مستحب ہے اور بعض کے نزدیک روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے +

(۵) وہ دِن جن میں روزہ رکھنا منع ہے

اِن پانچ دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے عیدِ فطر۔عیدِ اضحےٰ اور عیدِ اضحےٰ سے تین دن بعد یعنی ذی الحج کی گیارھویں سے تیرھویں تک +

(۶) مستحب روزے

(۱) ماہ شوال میں عید کے دن کے بعد چھ دن کے روزے

بعض کے نزدیک یہ روزے متواتر نہیں رکھنے چاہئیں - جدا جدا رکھیں - مگر بعض کے نزدیک متواتر رکھنے جائز ہیں (۲) ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں - چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو (۳) ماہ ذی الحج کے پہلے دو نو دنوں کے روزے (۴) محرم کے روزے +

(۷) اعتکاف

اعتکاف سُنّتِ مؤکّدہ ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ روزہ دار ایسی مسجد میں جس میں جماعت[۱] ہوتی ہو - عبادت کی نیّت سے ٹھیرا رہے - ٹھیرنے کی مدت کم سے کم ایک دن رات ہے - مگر امام محمدؒ کے نزدیک ایک ساعت ہے - زیادہ کی کوئی حد نہیں +

معتکف کو کھانا - پینا - سونا - نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد میں جانا - سودا سامنے رکھے بغیر خرید و فروخت کرنا جائز ہے - عورت اپنے گھر ہی میں اعتکاف کر سکتی ہے +

چوتھا باب
حج کے مسئلے

ہر ایک آزاد مسلمان مکلّف تندرست آنکھ والے کو معیّن وقتوں پر ساری عمر میں ایک دفعہ حج کرنا اس صورت میں فرض ہے کہ اس کے لئے سواری اور اتنا توشہ معین ہو جو اس کے ضروری خرچ اور اس کے پلٹ آنے تک عیال کے نفقے سے زیادہ ہو اور راہ میں امن بھی ہو +

حج کرنے کے لئے مکّہ معظمہ میں جاتے ہیں - جہاں کعبہ ہے -

[۱] بعض کے نزدیک اعتکاف جامع مسجد میں چاہیئے +

اور پھر وہاں سے مدینۂ منوّرہ کو مسجد نبوی اور روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کے لئے جاتے ہیں +

حج کے مسئلوں کی بچوں کو ضرورت نہیں - اس لئے وہ یہاں نہیں لکھے جاتے +

پانچواں باب

زکوٰۃ کے مسئلے

(۱) زکوٰۃ کن چیزوں پر ہے

چاندی - سونے اور تجارت کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے - جب یہ حاجتِ اصلی سے زیادہ ہوں اور نصاب کے موافق - اور آزاد عاقل ، جوان مسلمان کے قبضے میں ہوں اور اُن پر ایک سال گزر چکا ہو +

نصاب سے زیادہ تعداد کی مویشی پر بھی زکوٰۃ دینی پڑتی ہے +

جو مال حاجت اصلی سے زیادہ نہ ہو - اس پر زکوٰۃ نہیں - جیسے کھانے کا غلّہ - پہننے کے کپڑے - گھر کے برتنے کا اسباب - سواری کے جانور - مزدوری کے ہتھیار - پڑھنے کی کتابیں وغیرہ +

جو مال اصلی حاجت سے زیادہ ہو - جیسے رہنے کے سوا کوئی اور مکان - حاجت سے زیادہ برتن اور اور ایسی ہی چیزیں - تو ان پر اگر تجارت کی نیت نہ ہو - زکوٰۃ نہیں ہوتی - مگر تجارت کی نیّت ہو - تو زکوٰۃ دینی پڑیگی +

جو شخص قرضدار ہو - وہ اپنے مال سے قرض کی رقم کو کم کرکے باقی پر اگر نصاب کے موافق ہو - زکوٰۃ دے - اور اگر خدا

کا قرض ہے۔ جیسے نذر۔ کفارہ۔ تو اس پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی +

(۲) نصابِ زکوٰۃ

مال کی اُس مقررہ مقدار کو نصاب کہتے ہیں جس کے موجود ہونے پر زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ ہر ایک شے کا نصاب ذیل میں درج ہے۔

نام شے	نصاب	حصہ جو زکوٰۃ میں دینا ہے	مقدار زکوٰۃ
چاندی	۵۲½ تولے	چالیسواں حصہ	ایک تولہ ۳ ماشے ۵ رتی
سونا	۷½ تولے	″	۲ ماشے ۲ رتی
مال تجارت	۔	″	چالیسویں حصے کی قیمت

سونا۔ چاندی سکہ دار ہو۔ خواہ معمولی یا ڈلا۔ خواہ زیور۔ سب پر زکوٰۃ ہے +

پانچ اونٹوں تیس بھینسوں یا گایوں اور چالیس بھیڑ بکریوں پر بھی زکوٰۃ دینی ہوتی ہے۔ ان کے مسئلے تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے +

تجارت کے خچروں اور گدھوں پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے +

(۳) زکوٰۃ میں عفو

سونے چاندی میں پورا پانچواں حصہ بڑھے۔ تو اس کی زکوٰۃ دینی ہوتی ہے۔ مگر اس سے کم بڑھے۔ تو اس بڑھوتری پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ مثلاً چاندی ۵۲½ تولے پر ۱۰½ تولے بڑھیں۔ تو ۳ ماشے ۱⅕ رتی زکوٰۃ زائد دینی ہوگی۔ مگر دو چار یا ۱۰ تولے بڑھیں۔ تو اس بڑھوتری کے لئے کچھ زکوٰۃ نہیں دینی پڑتی +

(۴) متفرق مسئلے

زکوٰۃ۔ کفارہ اور نذر میں قیمت کا دینا بھی درست ہے +

صاحب نصاب ایک سال سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے یا حساب سے جس قدر زکوٰۃ دینی اسے واجب ہے۔ اس سے زیادہ دیدے تو درست ہے۔ مگر جو نصاب کا مالک نہ ہو۔ اُسے درست نہیں کہ وہ کئی نصابوں کی زکوٰۃ پہلے ہی دیدے +

(۵) مصارفِ زکوٰۃ

مالِ زکوٰۃ جہاں جہاں خرچ کیا جاتا ہے۔ اسے مصارفِ زکوٰۃ کہتے ہیں اور وہ سات ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص جو مالکِ نصاب نہ ہو (۲) مسکین جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو (۳) صدقہ اُگاہنے والا جسے اس کے کام کے عوض اس کے موافق روپیہ دیا جائیگا (۴) مکاتب[1] غلام کا آزاد کرنا (۵) قرضدار یعنی وہ شخص جس کے موجودہ مال میں سے اس کے قرض کو منہا کریں۔ تو اُس کے پاس باقی روپیہ نصاب سے کم ہو (۶) فی سبیل اللہ یعنی اُس شخص کی امداد کرنا جو خرچ نہ ہونے کے باعث حج سے رُک گیا ہو (۷) مسافر جس کے پاس سفر میں روپیہ موجود نہ ہو۔ اگرچہ اس کے گھر میں نصاب یا اس سے بھی زیادہ ہو[2]

مالکِ نصاب کو درست ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ اِن سب مصارف میں دے یا بعض میں[3]

اِن جگہوں پر مالِ زکوٰۃ کا خرچ کرنا درست نہیں (۱) مسجد بنانا۔ (۲) میّت کو کفن دینا (۳) میت کا قرض ادا کرنا (۴) غلام خرید کر پھر آزاد کرنا (۵) اپنے بزرگوں مثل باپ دادا۔ نانا نانی وغیرہ کو دینا (۶) اپنی اولاد مثل پوتا پوتی۔ بیٹا بیٹی وغیرہ کو دینا (۷) خاوند کا اپنی جورو کو اور جورو کا اپنے خاوند کو دینا (۸) بنی ہاشم یعنی حضرت علیؑ۔ حضرت عباسؓ۔ حضرت جعفرؓ۔ حضرت عُقیلؓ اور حضرت حارثؓ کی اولاد اور غلاموں کو دینا (۹) دولتمند یعنی مالکِ نصاب کو دینا[4]

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جسے اُس کے مالک نے لکھ دیا ہو کہ تم اس قدر روپیہ کما کر مجھے دیدو تو آزاد ہو جاؤگے [2] بعض کے نزدیک نومسلم اور خفیف ایمان والا بھی مصرفِ زکوٰۃ ہے [3] امام شافعی رح کے نزدیک واجب ہے کہ سب مصارف میں خرچ کرے اور ہر مصرف میں تین شخصوں کو دے [4] پہلے سات کو زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنے اصل مال سے مدد دینی چاہیئے

(۶) صدقۂ فطر

صدقۂ فطر ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے - جو نصاب زکوٰۃ کا مالک[1] ہو اور وہ اس کی حاجت اصلی سے زیادہ ہو ÷

سونے - چاندی اور مالِ تجارت پر اگرچہ پورا سال نہ گزرا ہو - صدقۂ فطر واجب ہے اور ایسا ہی اَور مالوں پر بھی - جیسے وہ گھر جو نہ اپنے رہنے کا ہے اور نہ تجارت کے لئے اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہے - لیکن اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ÷

صدقۂ فطر میں گیہوں دینا مستحب ہے اور مُنقّٰہ - کھجور - جَو - جوار - باجرا - مکّی - چنا - چاول - مونگ وغیرہ بھی دے سکتے ہیں ÷

صدقۂ فطر میں گیہوں - آٹا - ستّو یا کشمش پونے دو سیر اور چھوہارے یا جَو ساڑھے تین سیر دینے چاہئیں ÷

صدقہ عید الفطر کی صبح ہونے سے واجب ہوتا ہے اور نماز سے پہلے ادا کرنا چاہئے - اگر وہ شخص جس پر صدقۂ واجب ہے - نہ دیگا - تو اُس کے ذمے رہیگا ÷

صدقۂ فطر ان لوگوں کی طرف سے دینا چاہیئے - (۱) اپنی طرف سے (۲) اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے (۳) اپنے لونڈی غلام کی طرف سے ÷

اپنی جورو[2] اور جوان اولاد کی طرف سے نہ دے ÷

جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے - اُسے زکوٰۃ لینا حرام ہے ÷

---

[1] امام شافعی رح کے نزدیک اگرچہ کوئی شخص مالک نصاب نہ ہو مگر صدقہ دے سکتا ہو - تو اُسے صدقہ واجب ہے بعض کے نزدیک ہر مسلمان پر صاحب نصاب ہو یا نہ ہو - صدقۂ فطر فرض ہے ÷

[2] بعض کے نزدیک مرد عورت کا صدقہ دے ÷

چھٹا باب
نکاح کے مسئلے
(۱) نکاح کیونکر ہوتا ہے

نکاح ایجاب و قبول سے بندھتا ہے اور اس کے جائز ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ دونو ایک دوسرے کے کلام کو سنیں اور دو مسلمان مرد[1] یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں پاس ہوں اور انہوں نے اکٹھے ہو کر ایجاب و قبول کے لفظ سُنے ہوں[2] +

عاقل اور جوان عورت کا ولی کی اجازت بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ عورت ولی کی اجازت بغیر نکاح نہ کرے اور ولی عورت سے اذن لے کر نکاح کر دے۔ البتہ چھوٹی لڑکیوں سے ولی کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں +

نکاح میں خطبہ پڑھنا۔ نکاح کے بعد مرد کی طرف سے توفیق کے موافق دعوت ولیمہ ہونا اور اس دعوت کا قبول کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر معلوم ہو کہ وہاں راگ۔ باجا۔ کھیل تماشا اور لہو لعب ہے۔ تو ہرگز نہیں جانا چاہئے۔ اور اگر اس بات کی خبر بغیر دعوت میں چلے جائیں اور وہاں ایسی باتیں دیکھیں۔ تو واپس چلے آئیں۔ اور اگر طاقت ہو۔ تو اہل خانہ کو اس امر سے منع کریں +

(۲) محرمات۔

مرد پر یہ عورتیں حرام ہیں۔ یعنی اس کے نکاح میں نہیں آ سکتیں (۱) اس کی اصل یعنی ماں۔ دادی۔ پردادی۔ نانی۔ پرنانی

---

[1] امام شافعیؒ کے نزدیک دو مردوں کی گواہی بغیر نکاح جائز نہیں +

[2] امام مالکؒ کے نزدیک شہرت بھی شرط ہے +

اور اس کے اوپر جہاں تک سلسلہ جائے (۲) اس کی فرع یعنی بیٹی۔ پوتی اور ان کی اولاد جہاں تک چلی جائیں (۳) بہن (۴) بھانجی اور اس کی اولاد (۵) بھتیجی اور اس کی اولاد (۶) پھوپھی (۷) خالہ (۸) اپنی اس بیوی کی بیٹی جس سے صحبت ہو چکی ہو (۹) اپنی بیوی کی ماں اور اس کی اصل (۱۰) اپنی اصل کی بیوی یعنی باپ دادا یا نانا کی بیوی جہاں تک سلسلہ چلے (۱۱) اپنی فرع کی بیوی یعنی بیٹے۔ پوتے کی بیوی جہاں تک سلسلہ چلے (۱۲) جب یہ سب رضاعی ہوں (۱۳) بیوی کی زندگی میں اُس کی بہن یا کوئی اور اُس کی ایسی رشتہ دار کہ اگر اُن دو میں سے کسی ایک کو مرد قرار دیں۔ تو دوسری اُس پر حرام ہو (۴) مشرکہ ÷

جب کسی کے پاس چار عورتیں موجود ہوں۔ تو اسے ان کی موجودگی میں کسی اور عورت کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ÷

بُت پرست۔ ستارہ پرست اور آتش پرست وغیرہ سے بھی نکاح درست نہیں اور نہ کسی خاص معیّن وقت کے لئے ÷

اپنی لڑکی یا بہن دیکر دوسرے کی لڑکی یا بہن سے نکاح کیا جائے اور دونو طرف سے کچھ مہر مقرر نہ ہو۔ تو ایسے نکاح کو نکاحِ شغار کہتے ہیں۔ اور وہ جائز نہیں ÷

کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاقیں دیدے اور عورت کسی اَور شخص سے نکاح کرکے پھر اس سے طلاق لیکر پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے حلال ہو۔ تو ایسے نکاح کو حلالہ کہتے ہیں۔ اور اس سے بچنا بہتر ہے ÷

(۳) مہر

مہر کم سے کم دس درم یعنی ۲ روپے ۱۰ آنے ہوتا ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک جس چیز کی کچھ قیمت ہو۔ وہ مہر ہو سکتی ہے ÷

مہر اتنا ہی دینا پڑتا ہے۔ جتنا مقرر کیا گیا ہو۔ اور وہ جورُو خاوند کے ایک علیحدہ مکان میں ٹھیرنے یا جورُو خاوند میں سے کسی ایک کے مر جانے سے لازم آتا ہے +

مہر کے ذکر کے بغیر بھی نکاح ہو جاتا ہے ؞

(۴) بیویوں میں عدل

جب کسی شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں۔ تو خاوند کو چاہیئے کہ سب کو کھانے۔ پینے۔ پہننے اور رات رہنے میں برابر رکھے۔ لیکن اگر کوئی عورت اپنا حصہ راضی ہوکر سوکن کو دیدے۔ تو جائز ہے +. سفر میں مرد کو اختیار ہے۔ جسے چاہے۔ ساتھ لے جائے۔ مگر بہتر ہے کہ قرعہ ڈالے۔ جس کے نام پر قرعہ پڑے۔ اسے ساتھ لے یا سب کی رضامندی سے کسی کو ساتھ لے جائے +

(۵) طلاق

جب مرد عورت میں کسی طرح کی بن نہ آئے۔ تو جائز ہے کہ مرد عورت کو طلاق دیکر چھوڑ دے۔ لیکن پھر بھی طلاق دینا اللہ کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں اور صورتیں ہیں جن کا مفصّل بیان تم بڑی کتابوں میں پڑھوگے +

(۶) عِدّت

طلاق پانے یا خاوند کے مرجانے کے بعد جس عرصہ تک عورت کو دوسرا نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ اُسے عِدّت کہتے ہیں۔ اس کی عام صورتوں کی مقدار حسب ذیل ہے :-

	مدّت عدّت
عورت کا خاوند مرجائے اور وہ حاملہ نہ ہو	۴ مہینے ۱۰ دن
ایضاً " حاملہ ہو	بچہ جننے تک
طلاق دی ہوئی حاملہ ہو	بچہ جننے تک
ایضاً ایضاً حاملہ نہ ہو	۳ چاند

عدّت گزرنے سے پہلے عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس عرصے

میں نہ تو اُسے زینت کرنی چاہیئے اور نہ گھر سے باہر نکلنا چاہیئے +

(۷) حقوقِ زوجین

مرد پر عورت کے یہ حق ہیں (۱) پردے میں رکھنا۔ (۲) شریعت سکھانی (۳) اپنے مقدور کے موافق حلال کمائی سے اُس کو کھلانا پلانا اور پہنانا (۴) ناموافقت ہو جائے۔ تو اُسے خوشی خوشی چھوڑ دینا (۵) اس کے لیئے رات کو سونے کا علیحدہ مکان مقرر کرنا (۶) اسے اس کے ماں باپ کے بارے میں طعنہ نہ دینا (۷) گالی نہ دینا (۸) عورت کے ماں باپ اور بھائیوں کے ساتھ ہو سکے۔ تو احسان کرنا (۹) عورت کو خدا کی عبادت اور نیک خصلتوں کی نصیحت کرنا۔ (۱۰) سفر سے واپس آتے وقت اس کے لیئے کچھ سوغات لانا +

مرد کے عورت پر یہ حق ہیں (۱) عورت خاوند کے حکم پر چلے۔ (۲) خاوند کی اجازت بغیر کسی کو کچھ نہ دے (۳) خاوند کی اجازت بغیر نفلی روزہ نہ رکھے (۴) خاوند کی اجازت بغیر گھر سے باہر نہ نکلے (۵) خاوند کا عیب اوروں کے سامنے ظاہر نہ کرے (۶) ضروری چیزوں کے سوا خاوند سے کچھ نہ مانگے (۷) خاوند کی خوشی سے خوشی اور اس کے غم سے غم کرے (۸) خاوند کو کسی بات میں نہ شرمندہ کرے نہ غیرت دلائے (۹) اپنے تئیں بناؤ سنگار سے رکھے۔ جو بات خاوند کو ناپسند ہو وہ نہ کرے (۱۰) لوگوں کو بددعا نہ دے (۱۱) خاوند کے مال اور عزت کی حفاظت کرے +

ساتواں باب

رضاع کے مسئلے

مدت رضاع میں جب بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا تھوڑا

یا بہت دودھ پیئے۔ تو رضاع ثابت ہے۔ اس کے بعد نہیں +
رضاع کی مدّت دو برس ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک ڈھائی برس +
جس عورت نے دودھ پلایا۔ وہ دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور اس عورت کے خاوند باپ اور ان کے بچے پر جو عورتیں یا مرد اُن کے رشتہ دار حرام ہونگے۔ وہی اس دودھ پینے والے پر بھی حرام ہونگے اور دودھ پلانے والی پر دودھ پینے والی لڑکی کا خاوند اور اس کی نرینہ اولاد حرام ہوتی ہے۔ اسی طرح دودھ پلانے والی کے خاوند پر دودھ پینے والی لڑکی کی بیٹیاں وغیرہ اور دودھ پینے والے لڑکے کی بیوی اور اُس کی بیٹیاں وغیرہ +
اس بیت کو سمجھ کر یاد کر لو۔ تو اس میں کبھی نہ بھولوگے۔ بیت

از جانبِ شیردہ ہمہ خویش شوند   وز جانبِ شیرخوارہ زوجان و فروع

آٹھواں باب

میّت کے متعلّق مسئلے

(۱) عام مسئلے

جب کوئی آدمی مرنے لگے۔ تو سنت یہ ہے کہ اس کا منہ قبلے کی طرف کیا جائے۔ دائیں کروٹ پر لٹایا جائے اور اُسے سُنا سُنا کر کلمۂ شہادت پڑھا جائے +

جب مر جائے۔ اس کے دونو جبڑے باندھیں۔ آنکھیں بند کردیں خوشبو آگ پر رکھیں اور جلد اُس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کریں +
پہلے اُسے غُسل دیکر کفن پہنائیں۔ پھر باہر لے جاکر اُس پر نماز جنازہ پڑھیں اور آخرکار قبرستان میں لے جاکر دفن کر دیں +
جب کسی کی وفات کی خبر سُنیں یا جنازہ دیکھیں۔ تو کہیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ﴿۱﴾ +

(۲) غُسل

مُردے کو نہلانے کے واسطے وہ پانی بہتر ہے جو بیری کے پتے یا اشنان گھاس ڈالکر جوش دیا گیا ہو۔ نہیں تو خالص پانی ہی سے نہلایا جائے +

نہلانے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے مُردے کو تخت پر رکھیں۔ پھر اس کے کپڑے اُتار لیں۔ مگر ناف سے گھٹنوں تک ننگا نہ ہونے دیں۔ پھر کہیں بدن میں نجاست لگی ہو۔ تو دھو ڈالیں۔ سر اور ڈاڑھی گل خیرہ سے دھوئیں۔ اس کے بعد کُلّی اور ناک میں پانی ڈالے بغیر وضو کرائیں۔ اس کے بعد سارے بدن کو اس طرح دھوئیں کہ پہلے میّت کو بائیں کروٹ لِٹاکر اس پر اس طرح پانی بہائیں کہ جو حصہ بدن کا تخت سے ملا ہو۔ اس پر بھی پانی پہنچ جائے۔ پھر ایسا ہی دائیں کروٹ لٹا کر غسل دیں۔ پھر اسے ٹیکن دیکر بٹھالیں اور اس کے پیٹ کو نرم نرم ملیں۔ اگر کچھ نکلے تو اُسے دھو ڈالیں۔ دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد کپڑے سے بدن پونچھیں اور اس کی ڈاڑھی۔ سر اور سجدے کے اعضا یعنی پیشانی۔ ناک۔ دونو ہاتھوں اور دونو زانوؤں پر خوشبو ملیں۔ پھر کفن پہنائیں +

ناخن تراشنے اور کنگھی کرنے اور شہید کو غسل دینے کی ضرورت نہیں +

(۳) کفن

مرد کے کفن کے لئے یہ تین کپڑے سنّت ہیں۔ تہ بند۔ کفنی۔ چادر۔ صرف تہ بند اور چادر بھی کافی ہیں۔ عورت کے کفن کے واسطے یہ پانچ کپڑے سنّت ہیں۔ تہ بند۔ کفنی۔ چادر۔ اوڑھنی اور سینہ بند۔ صرف تہ بند۔ چادر اور اوڑھنی بھی کافی ہے +

﴿۱﴾ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف مُڑنے والے ہیں +

کفن پہنانے کی ترکیب یہ ہے - پہلے چادر بچھائیں - اس کے اوپر تہ بند - اس پر مُردے کو کفنی پہنا کر لٹا دیں - پہلے تہ بند کو دائیں طرف سے - پھر بائیں طرف سے لپیٹیں - اس کے بعد اسی طرح چادر لپیٹ لیں +

عورت ہو - تو اُسے پہلے سینہ بند اور کفنی پہنائیں - پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے اوڑھنی اوڑھائیں - اس کے بعد تہ بند اور چادر اوڑھا دیں اور کفن کے کھُل جانے کا اندیشہ ہو - تو دونو طرف سے باندھ دیں +

شہید کو اُس کے پہنے ہوتے کپڑوں ہی میں دفن کر دینا چاہئے +

(۴) نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے - یعنی ایسا فرض کہ اگر بعض پڑھ لیں - تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے - اور اگر کوئی بھی نہ پڑھے - تو سب گنہگار ہوتے ہیں +

نمازِ جنازہ کی چار[۱] تکبیریں - پہلی تکبیر کہہ کر ثنا پڑھیں - دوسری کے بعد درود شریف - تیسری کے بعد دعا اور چوتھی کے بعد دونو طرف سلام پھیر دیں +

نمازِ جنازہ جماعت سے پڑھی جاتی ہے - امام مُردے کے سینے[۲] کے برابر کھڑا ہو - مقتدی طاق صفوں میں اس کے پیچھے + امامت کے واسطے سب سے بہتر بادشاہ ہے - پھر قاضی - پھر محلے کا امام - پھر ولی اور ولی کی اجازت سے غیر آدمی بھی امامت کرائے - تو درست ہے +

مسجد میں نمازِ جنازہ مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک جائز - جو بچہ بول کر مرے اُس کا جنازہ جائز ہے - جو شخص خودکشی کرے - اُس کا

---

[۱] چار کی جگہ پانچ - چھ - سات تکبیریں بھی ہیں - پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھتے ہیں - باقی اسی طرح جیسے کہ لکھا گیا +

[۲] بعض کے نزدیک امام مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو +

جنازہ جائز نہیں۔ غائب مُردے پر نمازِ جنازہ بعض کے نزدیک جائز ہے۔

(۵) جنازہ اُٹھانا

جنازہ چار آدمی اپنے کندھوں پر اُٹھائیں اور جلدی جلدی چلیں۔ مگر دوڑیں نہیں۔ جنازہ جاتا ہو۔ تو راستے میں جو آدمی بیٹھا ہو۔ کھڑا ہو جائے اور ہو سکے۔ تو شریک نمازِ جنازہ ہو۔ اس کا بہت ثواب ہے +

جنازے کے ساتھ بلا ضرورت سواری پر جانا منع ہے۔ جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے +

مستحب ہے کہ جنازے کے پیچھے پیچھے چلیں +

(۶) دفن کرنا

مُردے کے دفن کرنے کے لئے گہری قبر کھود کر اس میں لحد بنائی جائے اور مُردے کو لحد میں اس طرف سے رکھنا چاہیئے۔ جو ادھر سے قبلے کی طرف قریب ہے اور اس کا منہ قبلے کی طرف کر دینا چاہیئے اور مُردے کو قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھنا چاہیئے۔ جو گرہ کفن کھلنے کے خوف سے باندھی گئی تھی۔ اُسے کھول دیا جائے۔ لحد کو کچی اینٹوں یا بانس سے بند کر دیں۔ پھر ساری قبر مٹی سے بھر کر ماہی پشت بنا دیں۔ مربع نہ بنائیں۔ مٹی ڈالتے وقت جتنے آدمی قبر پر حاضر ہوں۔ سب کم سے کم تین مٹھی مٹی ضرور قبر میں ڈالیں +

دفن کرتے وقت عورت کی قبر پر پردہ کرنا چاہیئے۔ مرد کی قبر پر پردے کی ضرورت نہیں۔ قبر میں پکی اینٹیں اور لکڑی بچھانا مکروہ ہے۔ قبر کا پختہ بنوانا ناجائز ہے +

(۷) مُردے پر سوگ

کتنا ہی قریبی رشتہ دار یا دوست کیوں نہ ہو۔ مُردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کو

ا؎ بعض کے نزدیک میت کو سر کی طرف سے پکڑ کر قبر کی پائنتی کی جانب سے قبر میں رکھنا چاہیئے +

چلاّ چلاّ کر رونا۔ بَین کرنا۔ کپڑے پھاڑنا۔ بال منڈوانا یا نوچنا۔ بالوں کو بکھیرنا۔ سر اور مُنہ پیٹنا ہرگز درست نہیں۔ بلکہ گناہ کا کام ہے آنسو کا بہانا جائز ہے۔

مُردے کے گھر میں سے تین دن تک کھانا کھانا منع ہے۔ ان کو اپنے گھر سے کھانا دینا چاہیئے۔ تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ مُردے کی بیوی کو ۴ مہینے ۱۰ دن سوگ کرنا چاہیئے۔

(۸) قبر پر جانا

مردوں کو قبرستان میں جانا اور عبرت حاصل کرنا درست ہے۔ جب آدمی قبرستان میں جائے۔ تو مُردوں کے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ لیکن عورتوں کو قبروں پر جانا منع ہے۔

نواں باب
ذبح کرنے کے مسئلے

(۱) ذبح کرنے کا طریق

ذبح کرتے وقت یہ چار رگیں کاٹنی چاہئیں (۱) نرخرا جس سے سانس آتا ہے۔ (۲) مری جس سے کھانا اور پانی پیٹ میں جاتا ہے۔ (۳ و ۴) دو شہ رگیں جن میں خون پھرتا ہے۔ اور نرخرے اور مری کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔

اگر ان میں سے تین رگیں بھی کٹ جائیں۔ تو ذبیحہ[۱] حلال ہو جائیگا۔ ان رگوں کو ٹینٹوے (پنجابی گھنڈی) سے نیچے کاٹنا چاہیئے۔ اوپر کاٹیں۔ تو اس کے جائز ہونے میں اختلاف ہے۔

دھار والی شئے سے جو ان چاروں رگوں کو کاٹ کر خوں بہا دے۔ ذبح کرنا درست ہے۔ مگر دانتوں اور ناخنوں سے جو بدن میں لگے

[۱] وہ جانور جو ذبح کیا جائے۔

ہوں۔ درست نہیں۔ مستحب یوں ہے کہ جانور کو ذبح کرنے کے لیئے لٹانے سے پہلے چھری کو تیز کر کے تیز چھری سے ذبح کیا جائے ✣

جانور کو لٹا کر چھری تیز کرنا۔ جانور کو پاؤں سے پکڑ کر مذبح کی طرف گھسیٹنا۔ گردن کے نیچے سے ذبح کرنا۔ ایسی سختی سے ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے۔ ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اُتارنا یا سر کاٹنا مکروہ ہے ✣

مسلمان یا اہل کتاب۔ لڑکی۔ عورت۔ گونگے اور بے ختنہ کیئے ہوئے کا ذبح کیا ہؤا حلال ہے۔ مگر مشرک و مرتد اور قصداً بسم اللہ نہ پڑھنے والے کا حلال نہیں۔ جب کوئی جانور اللہ کے سوا کسی مخلوق کے نام پر ذبح کیا جائے۔ تو حرام ہے۔ ایسا ہی ذبح کرتے وقت اللہ کے نام کے ساتھ کسی مخلوق کا نام لیا جائے۔ یا ذبیحہ کو کسی مخلوق کے نام پر مشہور کیا گیا ہو۔ تو بھی حرام ہے ✣

گائے۔ بکری کو ذبح اور اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے۔ نحر گردن کے نیچے برچھا مارنے کو کہتے ہیں ✣

(۲) حلال و حرام جانور

یہ جانور حلال نہیں۔ حرام ہیں۔ (۱) دانت سے شکار کرنے والے درندے (۲) پنجے سے شکار کرنے والے پرندے (۳) حشرت الارض یعنی وہ جانور جو زمین میں رہتے ہیں۔ جیسے چوہا۔ گھونس۔ چھچھوندر۔ سیہ۔ سانپ وغیرہ (۴) بستی کے گدھے (۵) خچر (۶) گھوڑا[۱] (۷) بجو (۸) گوہ (۹) بھڑ (۱۰) کچھوا (۱۱) بڑا سیاہ کوّا (۱۲) گدھ (۱۳) ابلق کوّا جو مُردار کھاتا ہے (۱۴) ہاتھی (۱۵) جنگلی چوہا (۱۶) نیولا (۱۷) مچھلی کے سوا اور سب دریائی جانور ✣

جو حلال جانور ذبح نہ کیا جائے یا شکار نہ ہو اور کسی اور طرح مر جائے۔ وہ حلال نہیں مگر مچھلی اور ٹڈی ذبح کیئے بغیر

[۱] بعض کے نزدیک حلال ہے ✣

حلال ہیں۔ حلال جانور کا شرمگاہ۔ کپورے۔ غدود۔ پھکنا۔ پتّا۔ بہتا ہُوا لہو اور عضوِ تناسل کھانا مکروہ ہے ؞

(۳) شکار

جس حلال جانور کو تیز چیز۔ مثلاً تیر وغیرہ یا سدھے ہوئے جانور سے شکار کیا جائے۔ اس کا کھانا بغیر ذبح کئے درست ہے مگر شرط یہ ہے کہ شکار کے لئے تیز چیز یا سدھے ہوئے جانور کو بسم اللہ پڑھکر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر بسم اللہ نہ پڑھیں یا سدھے ہوئے جانور کے ساتھ کوئی اور جانور مل جائے۔ جو سدھا ہُوا نہ ہو یا سدھا ہُوا جانور شکار کرکے خود بھی کھائے۔ یا تیز چیز کا زخم اس کی دھار کی طرف سے نہ لگے۔ تو جائز نہیں ہے ؞

(۴) قربانی

جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ اس پر قربانی کرنا بھی واجب ہے۔ قربانی اپنی ہی طرف سے ہونی چاہیئے[۱]؞

بکرا۔ بکری۔ مینڈھا اور بھیڑ میں سے کوئی ہو۔ ایک شخص کی طرف سے ایک قربانی ہونا چاہیئے۔ گائے۔ بیل اور اونٹ میں سے کوئی ہو۔ سات آدمیوں کی طرف سے۔ جبکہ سب کی نیّت قربانی کی ہو۔ ایک قربانی میں دیا جا سکتا ہے ؞

قربانی کرنے کا وقت دسویں ذی الحج کی صبح سے بارھویں کی شام تک ہے۔ مگر شہر کے آدمی کو نمازِ عید سے پہلے قربانی نہیں کرنی چاہیئے۔ نماز کے بعد کرے گاؤں والے جہاں نمازِ عید نہیں ہوتی۔ سورج نکلتے ہی قربانی کر سکتے ہیں ؞

قربانی دن کے وقت کرنی چاہیئے۔ رات کو مکروہ ہے ؞

اگلے صفحے کی فہرست میں جو عمر لکھی ہے۔ اس سے کم عمر کے جانور قربانی کے لائق نہیں ہوتے۔ اس عمر یا اس سے زیادہ

[۱] غیر کی طرف سے بھی جائز ہے ؞

کے جائز ہیں ۔

دُنبہ[1] بھیڑ۔بکری	ایک برس	گائے۔بیل	۲ برس
		اونٹ	۵ برس

ایسے جانور قربانی کے لائق نہیں (۱) اندھا (۲) کانا (۳) لنگڑا (۴) بہت دُبلا (۵ و ۶ و ۷) تہائی سے زیادہ کان ۔ دم یا سینگ کٹا ہُوا (۸) تہائی سے زیادہ جس کی بینائی جاتی رہی ہو ۔

قربانی کا گوشت قربانی کرنے والا آپ کھائے ۔ اَوروں کو کھلائے ۔ پر بہتر یوں ہے کہ تہائی گوشت خیرات کرے ۔ تہائی دوستوں اور رشتہ داروں میں بانٹے ۔ تہائی اپنے لئے رکھے ۔

جو شخص آپ اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو ۔ وہ خود قربانی کے جانور کو ذبح کرے ۔ نہیں تو کسی دوسرے کو حکم دیدے ۔

قربانی کے جانور کا چمڑا للہ دینا چاہیئے ۔ قصائی کو اُجرت میں چمڑا یا گوشت دینا درست نہیں ۔ اگر کھال بیچ لی جائے ۔ تو جو رقم وصول ہو صدقہ کرنی چاہیئے ۔ ہاں اگر موزہ پوستین ۔ دستر خوان یا کوئی اَور ایسی ہی کام کی چیز بنا لیں ۔ تو درست ہے ۔

دسواں باب

مختلف ادبوں کے مسئلے

(۱) سلام

جب مسلمان آپس میں ملیں یا ایک دوسرے سے جُدا ہوں ۔ تو اُنہیں آپس میں سلام کرنا چاہیئے ۔

[1] بعض کے نزدیک چھ ماہ کا دُنبہ جائز ہے ۔ اگر اس کا قد ایک برس کی بھیڑ کے برابر ہو یا جب اُس کے سوا اَور کا ملنا دشوار ہو ۔

پہلے سلام کرنا سنت ہے۔ اور اس کا بہت ثواب ہے۔ سلام کے جواب دینے کی زیادہ تاکید ہے ؛

سلام کرنے میں صرف سلام نہیں کہنا چاہیئے۔ بلکہ یوں کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مگر بہتر یہ ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہیں۔ جواب دینے والا کہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ پر بہتر ہے کہ یوں کہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام کرتے وقت ہاتھ سے اشارہ نہ کرنا چاہیئے ؛

سُنت یہ ہے کہ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو۔ سوار پیادہ یا بیٹھے ہوئے کو۔ تھوڑے بہتوں کو سلام کریں۔ جب کئی آدمی اکٹھے ہوں۔ تو ان میں سے کوئی ایک سلام یا اس کا جواب دے۔ تو کافی ہے ؛

(۲) ملاقات

جب مسلمان آپس میں ملیں۔ تو پہلے سلام کریں۔ پھر مصافحہ اور معانقہ کریں۔ ایک دوسرے سے خوش خوش ملیں۔ مگر ملتے وقت ایک دوسرے کے لئے جُھکنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ بوسہ لینا چاہیئے۔ ہاں باپ اپنی اولاد کو شفقت سے چُومے یا متقی و صالح کا ہاتھ چوم لیں۔ تو درست ہے ؛

(۳) چھینک

چھینک آئے۔ تو مُنہ کو ہاتھ یا کپڑے کے ساتھ ڈھانپ لیں۔ اور آواز بلند نہ ہونے دیں اور کہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ سُننے والے کو چاہیئے کہ چھینکنے والے کو کہے یَرْحَمُكَ اللّٰہُ تَعَالٰی[1] اس کا جواب چھینکنے والا یوں کہے یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ[2] مگر جو الحمد نہ کہے۔ اُسے جواب دینے کی ضرورت نہیں ؛

---

[1] رحمت کرے تجھ پر اللہ تعالےٰ ؛

[2] ہدایت دے تمہیں اللہ تعالےٰ اور تمہاری حالت کو درست کرے ؛

(۴) جمائی

جمائی امتلا۔ کدورتِ حواس اور ثقلِ بدن کے باعث ہوتی ہے اور یہ باتیں غفلت۔سستی۔کند ذہنی۔بدفہمی اور عبادت میں نشاط و حضور نہ ہونے کا باعث ہیں۔اسلئے یہ خدا کو پسند نہیں۔شیطانی کام ہے۔پس جہاں تک ہوسکے۔جمائی کو روکنا چاہیئے۔جمائی لیتے وقت منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے بند کر لینا چاہیئے+

(۵) کھانا

اتنا کھانا کہ آدمی ہلاک ہونے سے بچ رہے۔فرض ہے۔ اتنا کھانا کہ آدمی کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکے اور روزہ رکھ سکے۔ ثواب ہے۔ اتنا کھانا کہ اس سے سیری و آسودگی حاصل ہو۔ جس سے قوت بڑھے۔مباح ہے اور اس سے زیادہ کھانا حرام ہے۔لیکن دوسرے دن روزہ رکھنا ہو۔تو اس کے لئے طاقت حاصل کرنے یا مہمان کی خاطر اس خیال سے کہ وہ شرما کر تھوڑا نہ کھائے۔زیادہ کھا لینا جائز ہے+

کھانے میں یہ باتیں سنّت ہیں۔(۱) شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا۔اگر پہلے بھول جائیں۔تو کھانے میں جب یاد آئے۔کہیں بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ۔(۲) اخیر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔(۳) کھانے سے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھونے۔(۴) دائیں ہاتھ سے کھانا۔(۵) تین انگلیوں یعنی انگوٹھے سبابہ اور درمیانی سے کھانا۔(۶) اپنے سامنے ہی سے کھانا میوہ ہو۔تو اِدھر اُدھر سے کھانا درست ہے۔(۷) اخیر میں ہاتھ دھونے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔(۸) رکابی کو صاف کر دینا۔(۹) دسترخوان پر لقمہ گر جائے۔تو اُسے اُٹھا کر کھا لینا۔(۱۰) رکابی میں کنارے سے کھانا۔ بیچ میں سے نہ کھانا۔(۱۱) روٹی کی عظمت و حرمت کرنا۔یعنی روٹی آ جائے۔ تو سالن کے انتظار میں نہ بیٹھے رہنا+

مکروہ ہے (۱) کھانے کو بُرا کہنا۔ (۲) تکیہ لگا کر کھانا۔ (۳) لوگوں کے مُنہ کو کھانے وقت دیکھنا۔ (۴) ایسی بات کرنا جس سے لوگوں کو کراہت ہو یا ہنسی آئے یا رنج ہو۔ (۵) پیاز یا ایسی ہی اور چیزیں کھانا جن کی بُو اچھی نہ ہو (۶) اپنے مُنہ سے لقمہ نکال کر کھانے میں ڈالنا۔ (۷) کھاتے وقت خلال کرنا۔ (۸) روٹی سے ہاتھ پونچھنا۔ (۹) اوروں کے سامنے اپنے کھانے کو اچھا کہنا اور اس پر خوش ہونا۔ (۱۰) کھانے کی قیمت بتانا۔ (۱۱) اچھے کھانے کو چُن چُن کر کھانا +

اگر کھانے میں مکھی کے سوا کوئی ایسی چیز پڑ جائے۔ جس میں خون جاری ہو۔ تو اس سے کھانا کھانے کے لائق نہیں رہتا۔ اگر ایسی چیز پڑے جس میں خون جاری نہیں۔ لیکن زہریلی ہے۔ جیسے سانپ۔ بچھو وغیرہ تو بھی نہ کھانا چاہیئے۔ کھانے میں اگر مکھی پڑ جائے۔ تو اُسے غوطہ دیکر نکال ڈالیں اور کھانا کھالیں +

(۶) پینا

پینے میں یہ سنتیں ہیں (۱) پینے سے پہلے بِسمِ اللّٰہ پڑھنا۔ (۲) تین دفعہ کرکے پینا۔ (۳) ہر دفعہ پینے سے رُکتے وقت اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہنا۔ (۴) بیٹھ کر پینا۔ (۵) دائیں ہاتھ سے پینا +

پینے کی شے کو ایک ہی گھونٹ سے نہیں پینا چاہیئے اور اس میں پھونکیں بھی نہیں مارنی چاہئیں اور مُنہ ڈالے ہوئے سانس بھی نہیں لینا چاہیئے۔ سانس لینا ہو۔ تو برتن سے مُنہ نکال لینا چاہیئے اگر پینے کی شے میں تنکے ہوں۔ تو انہیں پہلے نکال لیں۔ پھونکیں مار کر ہٹانا درست نہیں۔ کھڑا ہو کر پینا جائز ہے۔ مگر بیٹھ کر پینا بہتر ہے۔ مشک وغیرہ سے پینا ہو۔ تو اُسے منہ نہ لگائیں +

اگر بہت سے آدمی اکٹھے بیٹھے ہوں اور سب کو کچھ پلانا ہو۔ تو پینے کی چیز کا دَور دائیں طرف سے چلانا سنّت ہے۔ اور

پلانے والے کو سب سے اخیر میں پینا چاہیئے +

شراب اُس چیز کو کہتے ہیں جو نشہ لائے۔اُس کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) خمر۔ یہ انگور کا نچوڑا ہؤا پانی ہے۔جو جوش مارتا اور جھاگ اُٹھاتا ہو اور اُس میں اتنی تیزی ہو کہ اس کے پینے سے عقل جاتی رہے۔ یہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ حرام ہے اور اس کی تجارت بھی درست نہیں۔ (۲) طلا۔ یہ انگور کے پانی کو دو تہائی سے کم جلا دینے پر بن جاتی ہے۔ (۳) سکر۔ یہ تر چھوہاروں کا کچّا پانی ہے۔ (۴) نقیع زبیب یہ خشک کشمش یا منقے کو پانی میں بھگونے سے بنتا ہے۔ یہ اخیر کی تینوں قسمیں بھی جب اُن سے نشہ ہو۔ حرام ہیں +

بھنگ۔افیون حرام ہیں۔ان کے سوا اور چیزیں بھی جو نشے والی ہوں۔ نا درست ہیں۔ تمباکو کے باب میں اختلاف ہے۔لیکن بہتر یہی ہے کہ اُسے بھی نہ پئیں +

(۷) برتن

ایسے برتن کا استعمال کرنا حرام ہے۔ جو سونے یا چاندی سے بنا ہو۔ یا اس میں ان کا ملاپ ہو +

(۸) لباس

جس کپڑے کا تانا بانا دونو ریشم کے ہوں۔ اُسے حریر کہتے ہیں۔اس کا پہننا عورت کو جائز ہے مرد کو حرام۔البتّہ چار اُنگل تک چوڑا سنجاف ہو تو درست ہے۔ حریر کا بچھونا بنا کر استعمال کرنا مرد کو جائز ہے +

جس کپڑے کا تانا ریشم اور بانا ریشم کے سوا اور ہو۔ تو اُس کا پہننا درست ہے۔ اگر تانا ریشم کے سوا کچھ اور ہو اور بانا ریشم تو اس کا لڑائی میں پہننا جائز ہے۔ مگر اور حالتوں میں پہننا مکروہ ہے +

درندے جانوروں کی کھال کا لباس یا فرش بنانا درست نہیں +

عورتوں کو ہر ایک رنگ کا کپڑا پہننا درست ہے۔مردوں کے لئے

سفید سب سے بہتر ہے۔ کسمب اور زعفران کے رنگ کا مکروہ ہے۔ باقی رنگوں میں قباحت نہیں۔ لیکن نرا سُرخ بعض کے نزدیک مکروہ ہے +

لباس فاخرہ نہیں پہننا چاہیئے اور نہ ایسا کپڑا جو بہت لمبا ہو اور اس سے غرور و تکبّر کا اظہار ہو۔ یا وہ اہل شہر کی عادت کے خلاف ہو۔ مگر اپنی لیاقت و استطاعت کے موافق عمدہ۔ پاک وصاف کپڑے پہننے کی ممانعت نہیں۔ بلکہ اس کا پہننا ضروری ہے۔ تہ بند یا پائجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے پر سخت وعید ہے +

کپڑا پہننے کی غرض سترِ عورت اور جسم کو گرمی و سردی کی تکلیف سے بچانا ہے۔ پس ہمیشہ ایسا لباس پہننا چاہیئے جس سے یہ غرضیں پوری ہوں۔ اگر کپڑا پہننے سے بدن خصوصاً وہ حصہ جو عورت ہے۔ ننگا رہے یا اس سے گرمی و سردی کی تکلیف رفع نہ ہو۔ تو اس کا پہننا درست نہیں +

عورتوں کو مردوں کا اور مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا جائز نہیں۔ پھٹا ہوا کپڑا پہننے کی بھی ممانعت ہے اور اگر کپڑا ایسی جگہ سے پھٹا ہو۔ جس کا چھپانا فرض ہے۔ تو اس کا پہننا گناہ ہے +

کپڑا ہمیشہ دائیں طرف سے پہننا شروع کرنا چاہیئے۔ پہنتے وقت بسم اللہ پڑھنا اور پہن چکنے کے بعد خدا کا شکر ادا کرنا ضروری ہے +

سونے چاندی کا گہنا عورت کو پہننا درست ہے۔ مرد کو حرام۔ مگر سخت ضرورت کے موقع پر مرد کو چاندی کی انگوٹھی پہننا درست ہے۔ پتھر۔ لوہے اور پیتل کی انگوٹھی نہیں بنوانی چاہیئے +

(۹) سونا

سوتے وقت مستحب ہے (۱) چراغ بجھانا (۲) پانی کے برتن کا مُنہ بند کرنا۔ (۳) دروازہ بھیڑ دینا۔ (۴) کچھ کھایا ہُوا ہو۔ تو مُنہ دھو لینا۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ وضو کر لیا جائے۔ (۵) دائیں کروٹ پر قبلے کی طرف مُنہ کرکے سونا۔ مگر پیٹھ کے بل آسمانی اجرام میں خدائے پاک کی قدرت سامنے

دل میں سوچتے سو جائیں - تو جائز ہے - مُنہ کے بل سونا مکروہ ہے +
رسول خدا صلّی اللہُ علیہِ وَسلّم سوتے وقت اپنا ہاتھ رخسارِ مبارک کے نیچے رکھ کر فرماتے اَللّٰھُمَّ[1] بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی اور جب جاگتے فرماتے اَلْحَمْدُ[2] لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ +

(۱۰) مجلس

مجلس میں کسی آدمی کو اُٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا درست نہیں - ہاں کوئی آدمی خود اپنی خوشی سے اُٹھ جائے - تو اُس کی جگہ پر بیٹھنے میں کچھ گناہ نہیں - لیکن اگر وہ پھر اپنی جگہ پر آئے - تو اپنی جگہ پر بیٹھنے کا مستحق ہے + مجلس میں جہاں جگہ ملے - بیٹھ جانا چاہئے - دو آدمی ایک دوسرے کے پاس بیٹھے ہوں - تو اُن کی رضا مندی بغیر اُن کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہئے +

اہلِ مجلس کو چاہئے کہ جب کوئی آدمی اُن کے درمیان آکر بیٹھنا چاہے - تو کُھل کر بیٹھ جائیں تاکہ اُس کے بیٹھنے کے لئے جگہ نکل آئے - مجلس وہی اچھی ہے جس میں آدمی کُھلے بیٹھے ہوں اور خدا و رسولؐ کا ذکر ہو - جس مجلس میں خدا و رسولؐ کا ذکر نہ ہو - اور اُس میں لغو و بیہودہ باتیں ہوں - وہ بہت ہی بُری مجلس ہے +

اگر لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوں - تو اُن کی درمیانی خالی جگہ میں بیٹھنا جائز نہیں +

(۱۱) بدن کی سنّتیں

بدن کے متعلق یہ دس سنّتیں ہیں - (۱) کُلّی کرنا - (۲) ناک میں پانی ڈالنا - (۳) مسواک کرنا - (۴) مونچھیں کٹوانا - (۵) ڈاڑھی لمبا ہونے دینا - اس کے منڈوانے اور کتروانے سے بچتے رہنا - (۶) ناف کے نیچے

---

[1] اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں - یعنی سوتا ہوں - اور جاگتا ہوں + [2] اللہ ہی کی تعریف ہے جس نے زندہ کیا ہم کو ہمارے مارنے کے بعد یعنی سُلا کر جگایا اور اُسی کی طرف اٹھنا ہے +

کے بال مونڈنا۔(۷) بغلوں کے بال لینا۔(۸) ناخن کتروانا(۹) پانی سے استنجا کرنا۔(۱۰) ختنہ کرنا +

سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ نہ منڈوانے درست نہیں۔ بال دھونا اور اُن کے دو حصے کرکے ان میں فرق رکھنا سنت ہے +

(۱۲) دائیں بائیں ہاتھ کے کام

یہ کام دائیں ہاتھ سے کرنے چاہئیں۔(۱) کسی چیز کا پکڑنا۔(۲) کھانا پینا۔(۳) مصافحہ۔(۴) وضو میں ابتدا۔(۵) جوتی پہننا۔(۶) کپڑے پہننا۔(۷) مبارک و مقدّس مقاموں۔ جیسے مسجد میں جانا (۸) خط یا فرمان لکھنا اور دینا +

یہ کام بائیں ہاتھ سے کرنے چاہئیں۔(۱) ناپاک چیز کا دور کرنا۔(۲) میل کچیل کا جُدا کرنا۔ جیسے ناک صاف کرنا۔ استنجا کرنا +

عذر کی حالت میں اس کے خلاف کرنا جائز ہے +

جب اپنے سے بزرگ کے ساتھ چلنا ہو۔ تو اُس کے پیچھے پیچھے دائیں طرف چلنا چاہئے اور اگر اپنے سے کم درجے کے ساتھ چلنا ہو۔ تو آپ آگے رہیں۔ اور اُسے پیچھے دائیں طرف رکھیں۔ بائیں طرف ہمیشہ خالی چھوڑنی چاہئے۔ تاکہ اِدھر ضرورت کے وقت تھوکا جا سکے +

(۱۳) مکروہ خصلتیں

اِن مکروہ خصلتوں سے بہت بچنا چاہئے۔(۱) سیٹی بجانا۔(۲) تالیاں پیٹنا (۳) انگلیاں چٹخانا (۴) رستے میں کھانا۔(۵) جماعت یا مجلس میں پاؤں پھیلانا۔(۶) اوروں کو حقیر جان کر غرور و تکبّر کے مارے تکیہ لگا کر بیٹھنا (۷) لمبے کپڑے پہننا۔(۸) مصطکی پھانکنا۔(۹) ہنستے ہوئے مُنہ کھول دینا۔(۱۰) کھلکھلا کر ہنسنا۔(۱۱) بے ضرورت اونچی آواز سے بولنا۔(۱۲) جلدی جلدی چلنا۔(۱۳) خدا کے خوف بغیر چیخ چیخ کر رونا (۱۴) لوگوں کے سامنے اپنے بدن سے میل کچیل دور کرنا۔(۱۵) پاخانے اور ایسے ہی مقاموں میں بولنا اور سلام یا اُس کا

جواب دینا - (۱۶) لوگوں میں سر ننگا کرنا - (۱۷) بدن کا جو حصّہ عورت ہے اس کا ننگا کرنا تو حرام ہی ہے - اس کے سوا بدن کا باقی حصّہ ننگا کرنا (۱۸) خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا - کیونکہ یہ شرک ہے +

(۱۴) مسجد

مسجد یں خدا تعالےٰ کا ذکر کرنے نماز پڑھنے - قرآن شریف پڑھنے پڑھانے اور وعظ و نصیحت کرنے کے لئے ہوتی ہیں - پس ان میں یہی باتیں کرنی چاہئیں - لڑنا جھگڑنا - خرید و فروخت کرنا کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈنا اور شرع کے خلاف باتوں کا کرنا درست نہیں +

مسجد کو صاف اور ستھرا رکھنا چاہئے - اس میں تھوکنا - بول اور پائخانہ کرنا - ناک سُنک کر رینٹ ڈالنا یا کسی قسم کی کوئی نجاست پھینکنی جائز نہیں +

مسجد میں بے وضو چلانا جانا - سونا - لیٹنا مباح ہے - مگر بے ضرورت اس میں بے تمیز بچّے - دیوانے اور بہائم کو لے جانا مکروہ ہے +

پیاز - لسن یا کوئی اور ایسی بدبُو دار چیز کھا کر مسجد میں جانا درست نہیں - ہاں بدبو جاتی رہے - تو مضائقہ نہیں +

(۱۵) درُود

درُود سے مراد یہ ہے کہ آدمی رسولِ خدا صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے لئے خدا تعالےٰ سے رحمت طلب کرے - ساری عمر میں ایک دفعہ اِس کا پڑھنا فرض ہے - اس سے زیادہ دفعہ پڑھنا سنت ہے - اور کثرت سے پڑھنا بڑے ثواب کا کام ہے +

درود اِن مقامات میں پڑھنا چاہئے (۱) نماز میں تشہّد کے بعد دُعا سے پہلے - (۲) آپ کا نام لینے - سُننے اور لکھنے کے وقت - (۳) جنازہ میں - (۴) خطوں اور کتابوں میں بسم اللہ کے بعد +

(۱۶) کبائر

کبائر جمع ہے کبیرہ کی - جس سے کبیرہ گناہ مراد ہے - علما کا اس کی

تعریف اور تعداد میں اختلاف ہے +

بعض نے اُن سب کاموں کو گناہ کبیرہ سمجھا ہے جن کے کرنے سے خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں منع کیا ہے - بعض کے نزدیک وہ کام کبیرہ ہیں جن کی سزا دوزخ میں ملیگی یا جن کی وجہ سے دنیا میں شریعت سزا دیتی ہے +

اِن کی تعداد تین - چار - سات - نو - سترہ اور ستر بتائی گئی ہے مگر بعض علما کا اتفاق ہے کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں - (۱) شرک کرنا (۲) گناہ صغیرہ پر اڑے رہنا - (۳) خدا کی رحمت سے ناامید ہونا (۴) اللہ تعالےٰ کے عذاب سے نہ ڈرنا - (۵) جھوٹی گواہی دینا - نیکوکار کو زنا کی تہمت لگانی - (۶) جھوٹی قسم کھانی اور اس سے یہ مراد ہے کہ قسم کھاکر جھوٹ کو سچ - سچ کو جھوٹ بنا دیا جائے یا کسی مسلمان کا مال ناحق اس کے قبضے سے نکال لیا جائے - اگرچہ مسواک ہی کیوں نہ ہو - (۷) جادو - (۸) خمر یا کسی اور مست کرنے والی شے کا استعمال کرنا - (۹) یتیم کا مال ظلم سے کھانا - (۱۰) سُود لینا (۱۱) ناحق کسی کو مار ڈالنا - (۱۲) چوری - (۱۳) ماں باپ کی نافرمانی - اس سے یہ مراد ہے کہ جب وہ اولاد پر قسم کھائیں - اِن کی قسم کو پورا نہ کیا جائے - وہ گالی دیں - تو اُنہیں اس کے عوض مارا جائے - وہ کچھ مانگیں - تو اُن کا سوال ردّ کیا جائے - وہ بُھوکے ہوں - اور کھانا مانگیں - تو اُنہیں کھانے کو نہ دیا جائے - (۱۴) مسلمان بھائی کو گالی دینا - (۱۵) غیبت - (۱۶) جھوٹ - (۱۷) چُغلی کھانا +

اِن کے سوا چند اَور بھی کبیرہ گناہ ہیں جن کا ذکر بڑی کتابوں میں ہوگا +

(۱۷) صغائر

صغائر صغیرہ کی جمع ہے جس کے معنی ایسا گناہ ہیں جو کبیرہ نہ ہو ان کا شمار بہت زیادہ ہے +

تمت

طرز معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتفاق و اتحاد کا شوق دلانا اور ان کی ترقی اور بہتری کے وسائل کو پیدا کرنا اور تقویت دینا (۵) اہل اسلام کو گورنمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی کے فوائد سے آگاہ کرنا (۶) ان اغراض و مقاصد کے پورا کرنے کے واسطے واعظوں کے تقرر۔ ماہواری رسالے کے اجرا۔ مدارس۔ کالج اور یتیم خانے کے قیام اور دیگر مناسب وسائل کو عمل میں لانا +

ان اغراض کی تکمیل کے واسطے انجمن کی طرف سے کئی واعظ ہیں جو بیرونجات میں انجمن کے مقاصد کی اشاعت اور برادران اسلام سے انجمن کے لئے امداد طلب کرتے ہیں ان کے پاس قلمی سند مثبتہ دستخط میر مجلس و سکرٹری انجمن موجود ہے + ۱۰ زنانہ مدرسے ہیں جن میں کلام اللہ اور دینی و دنیوی کتابوں کی تعلیم کے ساتھ ضروری دستکاری سکھائی جاتی ہے + ماہ محرم ۱۳۰۲ھ سے لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے ایک سکول لاہور میں جاری ہوا جو یکم جنوری ۱۸۸۸ء سے مڈل کے درجے تک۔ یکم جنوری ۱۸۹۱ء سے انٹرنس کے درجے تک پہنچا۔ یکم مئی ۱۸۹۲ء سے ایف اے تک کالج بنا۔ یکم جون ۱۹۰۰ء سے بی اے اور یکم جون ۱۹۰۶ء سے ایم اے بھی کھل گیا ہے۔ اس سکول و کالج میں دو ہزار سے زیادہ طلبا دینی و دنیوی تعلیم پاتے ہیں اور یونیورسٹی کے امتحانوں میں شریک ہو کر علی العموم عمدہ نمبروں پر پاس ہوتے ہیں۔ شروع ۱۸۹۰ء سے سکول و کالج کے متعلق دو بورڈنگ ہوس بھی ہیں جن میں بورڈروں کی ہر طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے + ہفتہ وار جلسہ وعظ اسلامیہ کالج و سکول میں ہوتا ہے۔ جس میں مدرسین۔ پروفیسر۔ واعظ اور طلبا اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے بھائیوں کو مستفید کرتے ہیں + انجمن کے سابق میر مجلس خلیفہ حمید الدین صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک عربی دینی مدرسہ موسوم بمدرسہ حمیدیہ اکتوبر ۱۸۹۶ء سے کھولا گیا ہے جس میں اعلیٰ دینی تعلیم دی جاتی ہے + ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے جس میں انجمن کی کارروائی۔ تہذیب کے ساتھ مخالفین مذہب اسلام کے جواب اور ان کے مذہب کی تردید اور مسلمانوں کی حالت کی درستی کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں + بچوں کی تعلیم کے واسطے بہت سی کتب چھپ گئی ہیں جن سے اکثر اسلامیہ سکول و کالج کی تعلیم میں داخل ہونے کے سوا سارے ہندوستان کے اسلامی اور بعض سرکاری صوبجات اور ریاستوں کے مدارس میں مروج ہیں۔ اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں جو صرف مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاءاللہ چھپتی جائینگی + مسلمانوں کے لاوارث۔ یتیم اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو بیکسی کی حالت میں پادریوں کے ہاتھ میں آجاتے تھے یتیم خانہ کھل گیا ہے۔ اس میں دو سو سے زیادہ لڑکے اور لڑکیاں داخل ہیں جن کی خوراک و پوشاک کا نہایت معقول انتظام ہے + علاوہ ازیں بعض مفلس و یتیم بچوں کو سکول و کالج اور مدرسہ حمیدیہ میں وظیفہ دیا جاتا ہے۔ بعض کو فیس۔ چنانچہ ان سب مندرجہ بالا کاموں پر دس ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ خرچ ہوتا ہے جو بفضل خدا ہمدردان قوم کے غیر مستقل ماہوار و یکمشت چندوں سے بصد مشکل پورا ہوتا ہے +

مندرجہ بالا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مال سے۔ زبان سے۔ قلم سے مدد کریں۔ اور جس طرح ہو سکے ان کے پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ تاکہ دین اور دنیا میں ان کو سرخروئی حاصل ہو +

اشتہار

انجمن کے متعلق کل معاملات میں خط و کتابت سکرٹریان انجمن کے نام کرنی چاہیے مگر روپیہ ہمیشہ صاحب فنانشل سکرٹری انجمن کے نام آنا چاہیئے +

المشتہران شمس الدین و عبدالعزیز سکرٹریان انجمن حمایت اسلام لاہور

فہرست تالیفات انجمن حمایت اسلام لاہور

نام کتاب	قیمت
کاپی سلیب نمبر ۱-الف	ـ/
” ” نمبر ۱-ب	۰/
” ” نمبر ۲	۰/
” ” نمبر ۳	۰/
تختۂ حروف اردو جلی	ـ
اردو قاعدہ	۰/
اردو کی پہلی کتاب لڑکوں کے لئے	۰۱/
” ” لڑکیوں ”	۰۱/
اردو کی دوسری کتاب	۰۲/
” تیسری ”	۵/
” چوتھی ”	۸/
” پانچویں حصہ نظم	۲/
اردو میں دینیات کا پہلا رسالہ	۱/
” ” دوسرا ”	۱/
” ” تیسرا ”	۲/
صرف اردو کا ابتدائی رسالہ	۲/
فارسی کی پہلی کتاب ...	۱/
” دوسری ” ...	۲/
” تیسری ” ...	۶/
” چوتھی ” ...	۸/
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ	۳/
فرہنگ اردو کی پہلی کتاب	۰/
” ” دوسری ”	۱/
” ” تیسری ”	۲/
” ” چوتھی ”	۴/
فرہنگ فارسی کی پہلی کتاب	۱/
” ” دوسری ”	۳/
” ” تیسری ”	۳/
” ” چوتھی ”	۴/

نام کتاب	قیمت
تختۂ حروف عربی جلی ..	۰/
عربی قاعدہ	۰/
عربی میں دینیات کی پہلی کتاب	۱/
” ” دوسری ”	۰۲/
” ” تیسری ”	۰۳/
” ” چوتھی ”	۰۳/
” ” پانچویں ”	۴/
منیۃ الراغب	۶/
عوامل عربیۃ	۱/
اردو خط و کتابت ...	۳/
انگریزی بول چال ..	۶/
انگریزی قاعدہ مرتبہ انجمن	ـ
انگریزی کی انگلش پرائمر	۰۱/
” فسٹ ریڈر ...	۰۴/
” سیکنڈ ریڈر ...	۰۵/
” گرائمر	۰۱/
لکچر نمبر ۳۶	۳/
لکچر نمبر ۳۸	۲/
انعام	۳/
لکچروں کا مجموعہ حصہ دوم	۱۲/
لکچروں کا مجموعہ مجلد ..	۶/
لکچر درباری	۳/
چند پند	۴/
ابن الوقت	۱۲/
مرآۃ العروس ...	۱۰/
بنات النعش	۱۰/
توبۃ النصوح	۱۰/
فسانہ مبتلا الملقب بہ محصنات	۱۰/
نصاب خسرو	۰۱/

نام کتاب	قیمت
منتخب الحکایات	۴/
مبادی الحکمت	۹/
رویائے صادقہ	۴/
نصیحت ترجام و نام پیام الملقب موعظ حسنہ	۱۰/
مائینیک فی الصرف	۸/
پرشین اینڈ ٹیک روٹس اینڈ پلورلز	۱۲/
رسالہ صابون سازی ..	۱۰/
شرف و شرافت ...	۲/
شرف المحترفین	۲/
فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب	۲/
رسالہ بطلان تناسخ	۲/
قول الفصیح علے ذوائد المسیح	۴/
قصیدہ میمیہ	۳/
بہار نیوگ تحفہ بالیر کوٹلہ نمبر	۱/
عین الفوائد	۵/
ناصح حصہ دوم	۲/
مفید المسلمین مدرسی حرفی و حکایات افضل المرسلین	۲/
ارکان اسلام	۸/
باغ بہشت پنجسورہ مترجم	۲/
ضرورۃ المسلمین نماز مترجم	۳/
مجموعہ معجزات محمدیہ اردو	۵/
راحت المومنین فی مذمت المنکرین ...	۶/
شرح انوار العاشقین	۶/
رہنمائے تفحص ...	۸/
رفیق الطلبہ	۵/

نوٹ۔ کتب فروختنی موجودہ کتب خانہ انجمن کی مکمل فہرست علیحدہ چھپی ہوئی ہے۔ انجمن سے درخواست کرنے پر مفت مل سکتی ہے + اور عام کمیشن کتب انجمن کی بارہ روپے آٹھ آنے (۱۲/۸) فیصدی ہے +

فرمائش بھیجنے کا پتہ :- کتب خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور

جو درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔